تذکرہ

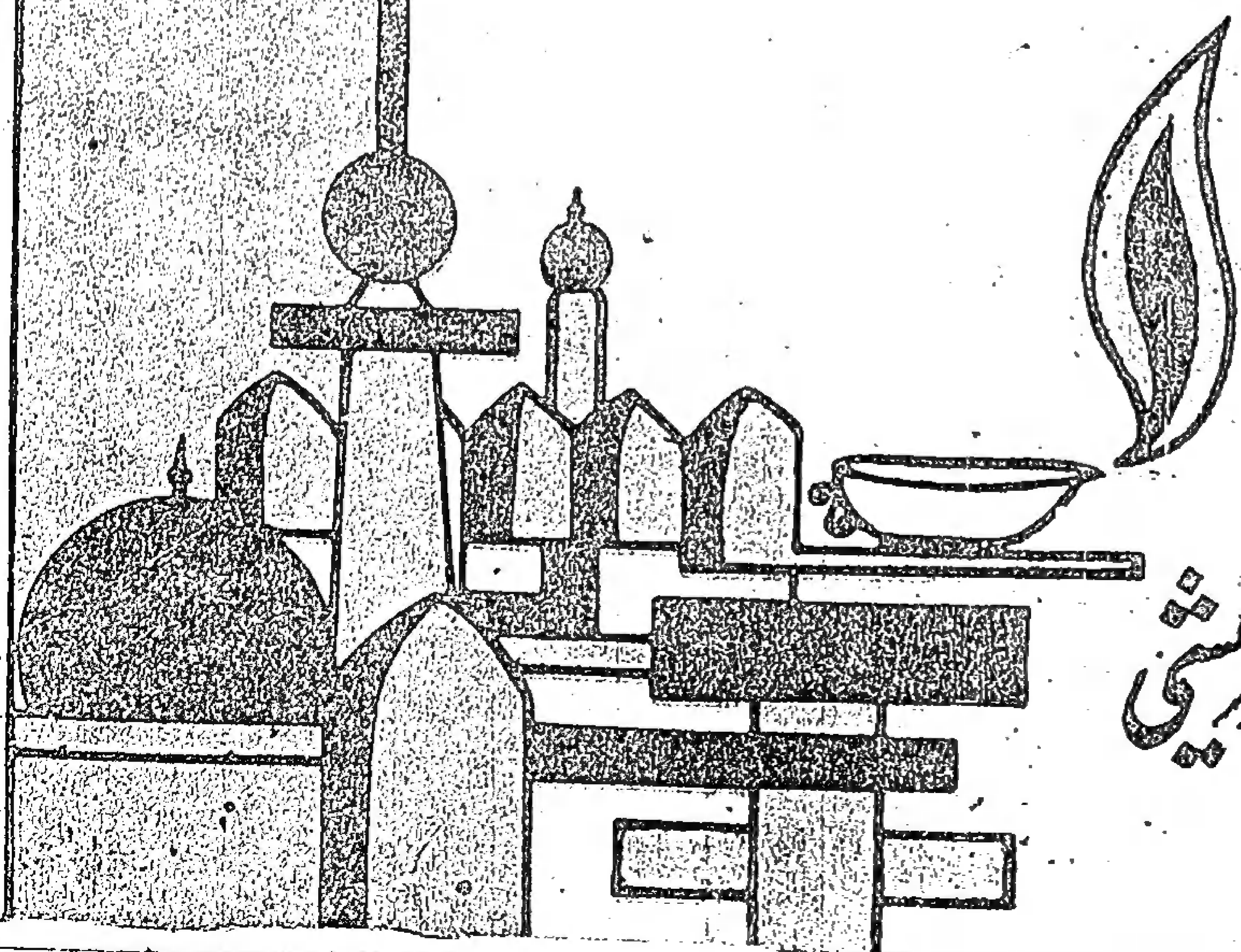
اولیائے گجرات

مصنف

ڈاکٹر احمد حسین قریشی قلعداری

Marfat.com

تذکرہ اولیائے گجرات



ڈاکٹر احمد حسین احمد قریشی

Marfat.com

Marfat.com

شاھین پبلک لائبریری (فری)
زیر سرپرستی
محمد اقبال شاہین Ph. 0433-81794 مچھیانہ ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تذکرہ اولیائے گجرات



ڈاکٹر احمد حسین احمد قریشی قلعہ داری
ایم اے عربی، ایم اے فارسی، ایم اے اردو
پی۔ ایچ۔ ڈی (عربی)

جواد برادر
کمرہ نمبر 4 ○ افضل مارکیٹ ○ اردو بازار لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ

اہتمام: محمد علی چودھری
تعداد: ۵۰۰
بار اول:
پریس:
قیمت: -/۲۴ روپلے

فہرست

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

انتساب

قدوۃ السالکین حضرت صاحبزادہ **سیّد محمّد یُوسف شاہ** صاحب
مجدّدی نقشبندی، سجادہ نشین درگاہ امام العارفین
حضرت **سیّد محمّد حبیب اللہ شاہ** صاحب
مجدّدی نقشبندی قدس سرّہٗ

کیمیا پیدا کُن از مُشتِ گِلے
بوسہ زن بر آستانِ کاملے
(اقبالؒ)

(احمد حُسین احمد)

Marfat.com

سخن ہائے گفتنی

گجرات کی سرزمین مردم خیزی کے لحاظ سے پنجاب بلکہ ہند و پاکستان میں مشہور ہے۔ علم و حکمت کی نشر و ترویج کے سلسلہ میں دانشوروں نے اس کو خطۂ یونان کہا ہے اس کو خطہ بغداد بھی کہتا ہوں۔ کیونکہ اس خطہ میں بے شمار عالمانِ دین اور دانشور لوگ پیدا ہوئے جن کی علمی فضیلت کے باعث اس خطہ کو خطۂ یونان کا خطاب ملا۔ ان دانشوروں کے ساتھ ساتھ اس علاقہ میں کچھ ایسے برگزیدہ لوگ جنہیں صوفیائے کرام کے خطاب سے پکارتے ہیں، پیدا ہوئے۔ اور انہوں نے اپنے رشد و ہدایت کی شمعیں روشن کیں۔ طالبانِ حق پروانہ داران کی طرف بڑھے ان کے باعث پنجاب بلکہ پاک و ہند میں روشنی ہی روشنی پھیلی۔

نام نیکو رفتگان ضائع مکن کے سلسلہ میں مدت سے آرزو تھی۔ کہ ایسے برگزیدہ ہستیوں کے نقوش جو اب لوگوں کے دلوں میں مستحکم ہیں۔ صفحۂ قرطاس پر بھی نقش ثبت کر دیئے جائیں۔ زمانہ بڑی سرعت سے بدل رہا ہے۔ پرانی روایات مٹتی جا رہی ہیں۔ اور نیا دور اپنے پاؤں مضبوطی سے جما رہا ہے۔ پرانی تہذیب مٹ جائے گی۔ اور ان لوگوں کے کارنامے بلکہ نام و نشان نسیاً منسیاً ہو جائیں گے۔

آج سے کوئی سال پہلے گجرات کی تمدنی تاریخ مرتب کرنے کا کام شروع

Marfat.com

گیا۔ اور تھوڑے سے ہی عرصہ میں خطۂ گجرات میں پیدا ہونے والے اطبا، صوفیاء، علماء شعرا، (عربی، فارسی، اردو، پنجابی)، خطاط، قدیم درسگاہوں، کتب خانوں، نامور خاندان نامور شخصیتوں کا ایک مبسوط تذکرہ کوئی چودہ سو صفحات پر مشتمل جمع ہو گیا جس کے ابتدا میں گجرات کی قدیم و جدید تاریخ کا اضافہ کر کے گجرات کی تمدنی تاریخ کا کام مکمل کر دیا

جن برگزیدہ ہستیوں (علماء، صوفیاء وغیرہ) کا ذکر اوپر آیا ہے۔ ان میں میرے خاندان کے بزرگوار کا کچھ حصہ ہے۔ اس رعایت سے اس موضوع سے میری حقیقی دلچسپی رہی۔ اور اس دلچسپی کے ساتھ ساتھ کچھ معلومات کا ذخیرہ میرے قلب و ذہن کے علاوہ میری ذاتی لائبریری میں جمع ہوتا رہا۔ زمانہ بڑی سرعت سے بدل گیا۔ پرانے خاندانوں سے پرانی روایات یک قلم مٹا دیں۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ اس گئے گزرے دور میں بھی میں نے ان روایات اور حکایات کو سینے سے لگایا ہوا ہے۔ اور اب جب کہ چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے ۔ مجھ پر اخلاقی فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ ان معلومات کو مستحکم کر جاؤں۔ تاکہ آنے والے لوگ شاید کسی وقت اس کی ضرورت محسوس کریں۔ خدا کا پھر شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ میں نے اپنا اخلاقی فریضہ ادا کر دیا۔ اور اپنی بساط اور استطاعت کے مطابق اپنے اسلاف کے احوال و آثار مستحکم کر دیئے ہیں۔ اب ان کو سنبھالنا ملک و ملت کا کام ہے۔

وما توفیقی الا باللہ

احمد حسین احمد گجرات جون ۱۹۷۲ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

از رشحاتِ قلم جناب ڈاکٹر رانا احسان الٰہی صاحب ایم اے عربی، پی ایچ ڈی جرمنی

پی ایچ ڈی پنجاب، استاذ شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی اورنٹیل کالج لاہور

سرزمینِ گجرات کو قدرت نے کیا کچھ عطا نہیں کیا۔ آبادیاں شادماں ہیں تو بے حساب رعنائیاں تابانیاں ہیں تو لاجواب، قدیم و جدید کے دھارے یہاں ملتے ہیں، شرق و غرب کی خوبیوں کا سنگم یہیں ہے۔ یہیں سے اہلِ ہنر اٹھے تو باکمال، اہلِ علم پیدا ہوئے تو بے مثال اس کی گود میں حسن و عشق کے افسانے پرورش پاتے رہے، اس کی مٹی کو مجاہدین اپنے خون سے رنگین بناتے رہے۔ بڑے بڑے نامور فاتحین اسی کے میدانوں میں نبردکش ہوئے اسی کے مرغزاروں میں شہنشاہوں نے اپنے کرم اور اپنے عذم و حشم کے جلو میں منزل کی۔

غرض گجرات کو بہت سی فضیلتیں حاصل رہی ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ زاہدین جناب جہلم آبِ پاکیزہ سے دھلی ہوئی اس وادی کے سینے میں سینکڑوں اصفیاء و اتقیاء کے آثار محفوظ ہیں جنہوں نے اپنے ظاہر و باطن کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے وقف کر دیا اور جملہ دنیاوی جھمیلوں سے دل کو منقطع کر کے اپنے رب العزت کی محبتِ سرمدی سے معمور کر دیا یہ وہ فانی بالنفس اور باقی باللہ ہیں جنہوں نے عمر بھر خدمتِ خلق کو اپنا شعار بنائے رکھا یہ وہ طائع سے رستگار اور حقیقۃ الحقائق سے ہم کنار ہیں جنہوں نے اپنے دل و دماغ کو غیر اللہ کے تصور سے پاک رکھا انہوں نے علم و حکمت اور حقائق و معارف کی شمعیں روشن کیں اور خاندانِ سید کو بقعۂ نور بنا دیا۔

میرے برادر عزیز پروفیسر احمد حسین قریشی قلعہ داری ایم اے نے ان ٹمٹماتے ہوئے چراغوں کو آراستہ کر کے ایک فانوس مرصع کی شکل میں پیش کیا ہے۔ پروفیسر احمد حسین قریشی خود بھی علمائے گجرات کے ایک قدیم اور نامور خانوادے کے چشم و چراغ ہیں۔ ان کی یہ کوشش

Marfat.com

اولیائے گجرات کے تعارفی شذرات پر مشتمل ہے۔ یہ ایک مختصر سا تذکرہ ہے جو بڑی احتیاط سے مرتب کیا گیا ہے۔ اللہ جل شانہٗ انہیں دونوں جہانوں کی برکتوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

بطور تتمہ یا ضمیمہ نہیں بلکہ بطور تکمہ میں اس تذکرے میں عمدۃ العارفین، قدوۃ الزاہدین پروفیسر احمد حسین قریشی کا نام گرامی بھی درج کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ ذخائر مخطوطات جمع کرنے کا ذوق ان کی ایک ڈھال ہے جس کے پیچھے وہ اپنی کرامت نفسی کو خلائق کی نگاہوں سے چھپائے پھرتے ہیں۔ قلمی نوادر فراہم کرنا تو بادشاہوں کا شغل رہا ہے اور یہ مہنگا شغل ہے۔ یہ شغل انہیں کو راس آتا ہے۔

اس صبر و توکل کے پیکر نے رزقِ حلال سے کچھ لیا تو صرف قوت لا یموت لیا۔ باقی سب کچھ مخطوطات کے تحصل کی نذر کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ان کی ذات میں شگفتہ مزاجی ان کی شکستہ حالی سے باہم بغل گیر ہوتا دیکھتے ہیں۔ ان کا تاریخی نام (۱) ہے اور اپنے دور کے فضلائے نامدار اور علمائے کبار سے کسب فیض کیا۔ میری دعا ہے کہ خداوند تبارک و تعالی پروفیسر قریشی احمد حسین کو اپنے مشاغل و مقاصد میں سرافرازی و سربلندی عطا فرمائے اور دنیائے علم و حکمت کے لیے ان کی کوششیں تشنگان آبِ زلال حکمت کے لیے مشعل راہ ہوں۔ آمین ثم آمین۔

(احسان رانا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

صوفیائے کرام حضرت آدم کی اولاد سے ان لوگوں کو کہتے ہیں جنہوں نے تصوف یعنی ذہنی اور جسمانی کردار کی صفائی کو اپنا شعار بنایا۔ اور احکام الٰہی کی عملی شکل پیش کی۔ اس لئے تصوف کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ خود بنی نوع انسان کی تاریخ۔ اللہ تعالیٰ کے پاک لوگ یعنی پیغمبران حق اسی مشن کے لئے مبعوث ہوئے۔

اس تصوف کی ہیئت کذائی خود بنی نوع انسان کی ہیئت کذائی کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتی رہی۔ ہمارے موجودہ تصوف کی عظیم عمارت ان الدین عند اللہ الاسلام کی بنیادوں پر استوار ہوئی۔ جس دین کے بانی آقائے نامدار سرور کائنات خواجہ مخلوقات جناب نبی اکرم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس دین کی آواز کوہ حرا سے بلند ہوئی۔ عرب کے ریگستان میں پھیلی۔ اور سرزمین پاک و ہند میں براستہ ایران وارد ہوئی۔

اس اسلام کی اشاعت و تبلیغ اور اعلائے کلمۃ الحق کا اعلیٰ منصب اس پاک وطن کے علمائے کرام و صوفیائے عظام کے حصہ میں آیا جنہوں نے اپنے قول و فعل کی زندہ تصویر لوگوں کے سامنے پیش کی۔ حضرت علی ہجویری المعروف داتا گنج

Marfat.com

بخش، خواجہ معین الدین چشتی، بابا فریدالدین گنج شکر اس دین کی چلتی پھرتی تفسیریں ہیں۔ ان لوگوں کی بدولت دین اسلام پھیلا اور خوب پھیلا۔ حقیقت یہ ہے کہ خاتم النبیین سید المرسلین کی وفات کے بعد دین اسلام کی پشت پناہی انہی پاک لوگوں کے افعال و کردار نے کی۔ اور آج تک اسلام انہی لوگوں کے دم قدم سے زندہ و پائندہ ہے یہ لوگ دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلے۔ اور رشد و ہدایت کی شمعیں روشن کیں۔ روشنی پھیلی اور اجالا بڑھا۔ اور اعلائے کلمۃ الحق کی صدا گھر گھر گونجی۔

گجرات کا خطہ اس سلسلہ میں کسی صورت میں مستثنیٰ نہیں رہا۔ بلکہ اس خطہ میں رشد و ہدایت کے وہ چراغ ہوئے جن کی روشنی آج تک بھی تابندہ و پائندہ ہے

اسلامی تصوف کی بنیاد عرب و ایران خراسان میں رکھی گئی۔ اور صوفیا کے متعدد فرقے معرض وجود میں آئے ہیں۔ ان میں سے اکابر فرقے۔ قادری چشتی، سہروردی اور نقشبندی بہت زیادہ مشہور ہوئے۔ سلسلہ قادریہ کے بانی حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ متوفی ۵۶۲ھ ہیں

چشتی سلسلہ کی بنیاد حضرت شیخ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ متوفی ۶۳۳ھ نے رکھی۔

سہروردیہ سلسلہ کے بانی جناب شہاب الدین سہروردی متوفی ۶۳۲ھ اور نقشبندی فرقہ کے بانی حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندی علیہ الرحمۃ متوفی ۵۹۱ھ ہیں۔

سرزمین پاک و ہند میں انہی خاندانوں کے سلسلے پھیلے۔ اور روشنی بڑھی بعد میں ان خاندانوں سے صوفیا کے بہتر خاندان بنے۔ اور بہتر سے کئی بہتر نے جنم لیا۔ حقیقت میں وہ انہی اکابر چار سلسلوں کی شاخیں ہیں۔ خود گجرات میں انہی خاندانوں سے نئے خاندان پیدا ہوئے۔ سلسلہ نوشاہیہ، شاہ دولیہ اس کی روشن مثالیں ہیں۔ مجددیہ اولیاء کا سلسلہ

Marfat.com

ان سے علاوہ ہے۔

ہم اس مختصر کتابچہ میں گجرات کے صوفیا کا تذکرہ درج کریں گے۔ یہ تذکرہ سلسلہ وار نہیں۔ بلکہ تاریخ وار یا ادواری اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے۔ اور اس کتاب میں ہم نے چار دور قائم کئے ہیں۔ مغلیہ دور، خالصہ دور، انگریزی اور پاکستانی دور۔ یہ ادوار قطعی طور پر حد فاصل نہیں ہو سکتے۔ کئی بزرگوار مغلیہ دور میں پیدا ہوئے۔ اور خالصہ دور میں وفات پائی۔ یا بعض لوگ خالصہ عہد میں پیدا ہوئے۔ اور انہوں نے انگریزی عہد اور پاکستانی بھی دیکھا۔ اس لئے ادواری امتیاز کی خاطر ہم نے تاریخ ہائے وفات کو حد فاصل قرار دیا ہے۔ جو کوئی بزرگ جس دور میں فوت ہوا۔ اس دور کا بزرگ قرار دیا گیا ہے۔

صوفیائے کرام کا سلسلہ اگرچہ پاک و ہند میں سلطان محمد یا محمود غزنوی کے دور سے شروع ہوتا ہے لیکن گجرات کے علاقہ میں مغلیہ دور سے قبل کے کسی بزرگ کی نشان دہی نہیں ہو سکی۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ مغلیہ عہد سے پہلے یہاں کوئی بزرگ پیدا نہیں ہوئے۔ بلکہ یہ کہنا مناسب ہو گا۔ کہ ان لوگوں کے نام اور کارنامے دستبرد زمانہ سے محفوظ نہیں رہ سکے۔

نوگزے بزرگ اس موضوع کا ایک اور حصہ ہیں۔ پنجاب اور بالخصوص گجرات میں ایسے لوگوں کی قبریں ملتی ہیں۔ یہ لوگ قبل از اسلام کے زمانہ سے متعلق ہیں۔ کچھ لوگ ان کو پیغمبر یا پیغمبروں کی اولاد بتاتے ہیں۔ ان کے احوال محض زبانی روایات پر مبنی ہیں۔ ہم نے ان زبانی روایات سے ان لوگوں کا تذکرہ بس شامل کتاب ہذا کر دیا ہے۔

یہ تذکرہ ابھی اس موضوع پر حاوی و ساری نہیں۔ بلکہ ایک مقالہ یا مضمون کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس میں ضلع گجرات میں بسنے والے ولی اللہ لوگوں کا تعارف چند سطور میں کرا دیا گیا ہے۔ جو کہ میری کتاب گجرات کی تمدنی تاریخ کا ایک باب ہے۔ اس موضوع پر مستقل کتاب نہیں۔

Marfat.com

ہیں ان بزرگوں کے مفصل حالات زندگی اور ان کے ساتھ دیگر ولی اللہ لوگوں کے حالات جو اس مقالہ کی تدوین کے بعد جمع ہوئے ہیں۔ بالخصوص سادات معین الدین پور دمنگووال بابا قطب شاہ صاحب ساکن میانی پنڈی کی اولاد، حضرت شیخ الہ داد سرکی مدفون گنادھرہ کی اولاد کے جامع تذکرے دستیاب ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ان کے تفصیلی حالات اور ان بزرگوں کی تعلیم و کردار و اطوار اور طریقہ ہائے رشد و ہدایت ہر ایک جامع کتاب میں ۔ انشاء اللہ مستقبل قریب میں پیش کریں گے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

احقر حسین احمد

Marfat.com

حضرت میراں یحییٰ ترمذی

آپ کا سلسلہ نسب ۲۳ پشت سے حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہٗ سے ملتا ہے۔ آپ ۸۰۴ھ میں ترمذ سے ہندوستان میں تبلیغ اسلام کی خاطر وارد ہوئے۔ پہلے دہلی پھر مختلف مقامات سے ہوتے ہوتے رانبول سیداں میں مقیم ہوئے اس سے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔ آپ کی اولاد سے سیّد پیر ولایت شاہ صاحب نے چالیس سال گجرات میں درسِ تجوید القرآن و حفظِ قرآن جاری رکھا جس سے ہزاروں لوگوں نے قرآن پاک حفظ کیا۔ اور پڑھا پیر ولایت شاہ صاحب حال ہی میں فوت ہوئے ہیں۔ اُن کا ذکر مناسب مقام پر درج کیا جائیگا۔

پیر سبز غازی

آپ کا مزار کنجاہ ضلع گجرات میں موجب برکات و کرامات ہے۔ کہتے ہیں، یہ بزرگ حضرت امام علی حق کے لشکر میں تھے۔ جب حضرت امام علی الحق سیالکوٹی نے سالباہن راجہ کے ساتھ لڑائی کی اس جنگ میں پیر سبز غازی کا سر تن سے جدا ہو گیا۔ اور صرف تن لڑتا لڑتا کنجاہ تک پہنچ آیا۔ اور یہیں گر گیا۔ اور دفن کر دیے گئے۔ سر مبارک سیالکوٹ میں ہے۔ وہاں بھی آپ کا مزار موجود ہے واللہ علم بالصّواب۔ آپ کے روضہ میں داخل ہوتے ہی ایک کیفیّت طاری ہو جاتی ہے۔ جو آپ کی بزرگانہ عظمت پر دلالت کرتی ہے۔ سن وفات معلوم نہیں۔

شاہ سرمست

مغلیہ عہدِ حکومت میں لالہ موسیٰ کے قریب ایک بہت بڑے بزرگ گزرے

ہیں۔ اُن کے نام سے ایک گاؤں اب بھی آباد ہے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

شیخ الہ داد سرّی

شیخ الہ داد سری حضرت ابوبکر صدیق کی اولاد سے بتائے جاتے ہیں۔ آپ جلال الدین اکبر بادشاہ کے عہد میں قریشی والا ضلع ملتان سے اٹک پار سہدا ری سے ہوتے ہوئے گندھرہ متصل گجرات میں مقیم ہوئے۔ اکبر بادشاہ نے جب تسخیر کشمیر کا عزم کیا۔ تو آپ کے حضور میں دعا کے لیے حاضر ہوا۔ آپ کی دعا سے کشمیر فتح ہوا بادشاہ نے شاہی جاگیر کے لیے فرمان جاری کیا۔ جس کی رو سے آپ کو پانچ سو بیگھہ زمین بطور جاگیر عطا ہوئی۔ آپ کی بیشمار کرامات قرب و جوار میں مشہور ہیں۔ راقم احمد حسین نے اِن کے مسلسل حالات اور ان کی اولاد کا ایک علیحدہ ضخیم تذکرہ مرتب کیا ہے۔ جس میں شاہی فرامین اور دیگر حالات تفصیل سے درج کئے ہیں۔ آپ نے ۱۰۱۱ھ میں وفات پائی۔ قطعاتِ تاریخ راقم نے لکھے۔ میرے ہی ایما سے آپ کے مزار پر روضہ شریف تعمیر ہوا۔ اور یہ قطعات مزار کے سرہانے روضہ میں درج ہیں۔ ؎

امامِ عارفاں آں شیخ سری
بنام خویش معرد فی الہ داد
ازیں دارِ فنا چوں رخت بر داشت
بہر سو رفت آہ فریاد فریاد
امام عارفاں قطب زماں سال
ز شاہی او شمر ایں جملہ اعداد
سن فوتش بگو آہ شیخ پاکاں
یا احمد ہاتف غیبی ندا داد ۱۰۱۱ھ

ماخذ: "شیخ الہ داد سری اور اُن کا خاندان" مصنفہ راقم احمد حسین احمد

شیخ محمد امین

شیخ الہ داد سری قریشی صدیقی ساکن گندھرہ ضلع گجرات کے فرزندِ دوم تھے

Marfat.com

علومِ ظاہری و باطنی سے بہرہ ور تھے۔ اس کے ساتھ نہایت محتشم اور صاحبِ مال ومنال تھے۔ حکومت مغلیہ کی طرف سے شاہی دربار کے رکن اور پالکی نشین تھے۔ چالیس سال کی عمر کے بعد تارک الدنیا ہو کر گوشہ نشین ہو گئے۔ اور بقیہ عمر یادِ الٰہی میں بسر کی۔ آپ کی کئی ایک کرامات مشہور ہیں۔ جو تفصیل سے "اسرار الصدق" مصنفہ فضل حق وزیرآبادی میں درج ہیں۔ ملّا عبدالحکیم سیالکوٹی سے آپ کے مراسم تھے۔ ملّا عبدالحکیم کی ایک کتاب ہم نے اُن کے قلم سے لکھی ہوئی دیکھی ہے۔

ماخذ:- اسرار الصدق قاضی فضل حق، تذکرہ صدیقیاں منشی نادر حسین نادر شیخ الہ داد سری اور اُن کا خاندان۔ راقم:- احمد حسین احمد

حضرت شاہدولہ دریائی

گجرات میں مشہور ولی اللہ گزرے ہیں۔ اور گجرات میں اِن کی درگاہ مرجع خواص و عوام ہے۔ اِن کے حالات مفتی غلام سرور۔ لاہوری خزینۃ الاصفیا میں اسطرح لکھتے ہیں:

از اعاظم اولیائے صاحب کمال و کبرائے مشائخ با حال و قال است۔ جامع فتوحات ظاہری و باطنی و کمالات صوری و معنوی است شجرۂ آبائے کرام دے بادشاہ بہلول لودھی۔ می رسد و سلسلۂ پیرانِ عظام شیخ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی می پیوندد۔ و بدیں طریق کہ حضرت شاہ دولہ مرید خلیفہ شاہ سیّدنا سرمست و دے مرید حضرت شاہ مونگا و دے مرید شاہ کبیر و دے مرید شیخ شہاب اللہ و دے مرید شاہ یوسف و دے مرید پیر برہان و دے مرید شیخ صدرالدین و دے مرید شیخ بدرالدین و دے مرید شیخ اسماعیل قریشی و دے مرید شاہ صدرالدین راجن قتال و دے مرید شیخ رکن الدین ابوالفتح ملتانی و دے مرید شیخ صدرالدین عارف و دے مرید غوث بہاؤ الدین ذکریا ملتانی قدس اللہ سرہم

العزیز از پیرانِ چشت اہلِ بہشت ہم فیضِ کامل بوے رسید۔ واز کاملانِ وقت گشت در هنگام طفولیتش مادر و پدرش برحمتِ حق پیوستند۔ و وے یتیم بے پدر و مادر بماند۔ و بعضے ناحق شناساں بروے مستولی شدہ۔ اورا بدست ہندواں فروختند۔ چوں در حالت بندگی وے مالکِ خود را از خدمت شائستہ خود خوشنود ساخت۔ وے اورا آزاد نمود و وے خلعت آزادگی در بر پوشیدہ بخدمت سید ناسرمست سیالکوٹی کہ قطب وقت بود رسید و مرید شد۔ و چند سال در خدمت وے حاضر ماند۔ و شیخ را مریدے دیگر بود دولا نام و میخواست کہ نعمت باطن بوے ارزانی دارد۔ چوں وقت شیخ باخر رسید۔ از اندرون حجرہ آواز داد۔ کہ اے دولا بیا۔ آں دولا در آں وقت حاضر نہ بود۔ شاہ دولہ حاضر شد۔ گفت من ترا نمی طلبم دولا را می خواہم۔ شاہ دولہ واپس آمد۔ بر دروازۂ حجرہ نشست۔ بعد ساعتے شیخ باز دولا را آواز داد۔ او حاضر نہ بود۔ شاہ دولہ حاضر گشت۔ شیخ نعمتِ باطن بوے ایثار نمود، و گفت ہر کرا مولا بدہد شاہ دولہ گردد۔ ایں گفت و برحمت حق پیوست۔ پس شاہ دولہ را مدتے سکر و جذب و مستی لاحق حال ماند بحدیکہ فرائض و سنن ہم از وے ترک می گشتند و در ویران با پلنگاں و شیراں انس داشتی۔ چوں بہوش آمد در بابِ فتوحات ظاہری و باطنی بروے مفتوح گشتند۔ خوارق و کرامات بے حساب از وے بظہور میآمدند و خلق کثیر از حاجت منداں دنیا و عقبیٰ بخدمت وے حاضر آمدہ۔ بمرادات خود می رسیدند و سماع طیور چوں شاہین و باز و شیر و پلنگ بسیار در سرکار وے می بودند۔ و وے دست بر خزانہ غیب داشت۔ زر نقد بے شمار و بے حساب خرچ می کرد۔ بمساکین می داد۔ لنگرہا عظیم جاری می کرد۔ عمارات عالی از قسم باؤ و سرائے و پل و مسجد تعمیر می فرمود۔ چنانچہ عمارات وے در گجرات و سیالکوٹ وغیرہ تاحال یادگار وے باقی اند۔ سرکار وے مثل سرکار امرا ملوک بودے استغراقِ دوام شہود حقانی داشت۔ اکثر اوقات از ماسوائے اللہ بیخبر می بود۔ و سر در مراقبہ می داشت۔ و باوجود تعلق بسیار مجرد بودے۔ غرض از مشائخ متاخرین فتوحے کہ اورا در عالم

ظاہر و باطن حاصل شد۔ احدے را از مشائخ کرام میسّر نہ گردید۔ ہر چہ کہ از خیر و شر از زبانش برآمدے ہم بظہور رسیدے و تیر دعائے وے گاہ از نشانہ خطا نرفت و در سماع وجد و تواجد غلوے تمام داشت مجلس عالی وے گاہ از سماع خالی نبودی وقت حاسداں و معاندان و ملائیاں خشک بروے محضرے نوشتند۔ و در سندد وے ایذا سے وے گشتند۔ از شاہجہان بادشاہ کہ حاکم بے تعصب بود۔ بن ایذا سے وے نہ رنداد۔ اگر کسے بے اولاد و برائے حصول اولاد بخدمت وے استدعائے دعا بجناب کبریا کردے۔ فرمودے۔ کہ اگر پسر کلاں نظر یا کنی۔ اولاد از درگاہ خالق حقیقی بتو عطا خواہد شد۔ سائل قبول می کرد۔ پسر اوّل بخانہ اش پیدا شدے۔ او را چند علامات می بود۔ اوّل سر او خورد بودے دوم گنگ و بے زبان سوم مجذوب مسلوب الحواس۔ چوں پسر بایں صورت پیدا می شد۔ والدین او را بحضور شاہ آوردندے وے قبول فرمودہ نزد خود می داشت۔ ہم چنیں صدہا طفلاں باسم موش شاہ دولہ موسوم می بودند۔ بخدمت وے حاضر می بودند۔ خوراک از لنگرے وے می یافتند۔ چنانچہ ایں خارق تاحال از مزار پرانوار وے جاری است۔ و ہر سال از ممالک دور دراز طفلاں کہ بنام موش شاہ دولہ موسوم از بر مزار گوہر بار وے میآیند و خواہان اولاد را از شہرہائے دور بر مزار گوہر بار آمدہ یک ولد از اولاد خویش نذرانہ شاہ قبول نمودہ میروند چوں در خانہ ایشاں بہ ہماں شکل و شباہت بچہ پیدا می گردد او را بمزار میرسانند چنانچہ بدیں سال کہ تالیف کتاب است چہار بچہ نرد مادہ ہماں شکل و شباہت بر مزار موجودند۔ و صاحب معارج الولایت میفرماید۔ کہ بندہ بوقت سفر حسن ابدال بخدمت شاہ دولہ رسیدہ۔ شاہ در مراقبہ بود و قوالان مدح خواجگان چشت می گفتند۔ چوں سر از مراقبہ برآورد۔ بحال من متوجہ گشت و شرینی عطا فرمود۔ عرض کردم۔ کہ بندہ خواہاں عطائے ظاہری نیست حصہ از نعمت باطنی بخش کنید۔ تبسم فرمود گفت ایں را ہم بگیر باید آنرا ہم ۷۲ ہم عنایات بے غایات ظاہری و باطنی بحال بندہ مبذول فرمود و وفات آں جامع الکمالات بقول صاحب فخر الواصلین در سال یکہزار و ہشتاد و پنج و بقول صاحب شجرۂ چشتیہ در

سال یک ہزار و ہفتاد و پنج ہجری است و قول دوم مقرر دان بصحت است و صاحب شجرہ چشتیہ در حال بزرگان سہروردی تاریخ وفات از مصرع بجنت رسید۔ شاہ دولہ خدا دوست ۱۰۷۵ اخذ کردہ است۔ مزار گوہر بار وے در شہر گجرات پنجاب زیارت گاہ خلق است و از اولاد وے پیر بہاون شاہ بہ تعمیر مزار وے پرداخت و دریں ایام امام شاہ سجادہ نشین مزار وے است۔ قطعہ تاریخ از مؤلف ؎

چو شاہ دولہ ولی با عزت و جاہ ز دنیا رفت در فردوس شادان
بسر در شد ندا تاریخ سالش کہ شاہنشاہ دولا قطب دوراں

حضرت نوشہ گنج بخش

آپ کی ولادت ۹۵۹ ہجری کو ہوئی۔ والد کا نام علاؤالدین تھا۔ مولانا حافظ قائم الدین صاحب سے فارسی کی تعلیم پائی۔ بہت بڑے عالم دین اور حافظ قرآن پاک تھے۔ خرقہ خلافت حضرت سخی شاہ سلیمان نوری بہلوالی سے حاصل کیا۔ اور کمالات حاصل کیے۔ حتیٰ کہ آپ کے نام سے علیحدہ سلسلہ طریقت نوشاہیہ جاری ہوا۔ گارسان دتاسی لکھتے ہیں کہ آپ نے دو لاکھ ہندو مسلمان کیے۔ آپ کے خلفاء پاک ہندوستان سندھ کشمیر اور قندھار وغیرہ میں تبلیغ کے فرائض سر انجام دیتے رہے۔ ۱۰۶۴ ہجری میں وفات پائی۔ مزار مبارک ساہنپال ضلع گجرات میں مرجع خاص و عام ہے۔ قطعہ تاریخ وفات ملاحظہ ہو۔

رفت از عالم شہ دنیا و دین کرد روحش جانب بالا صعود
شیخ حاجی بن علاؤالدین حسین خسرو ملک ولایت کان جود
بہر ارشاد مریداں مثل او در زمان او کسے دیگر نبود
سال تاریخ وصالش یافتم شیخ حاجی از ولی اللہ بود ۱۰۶۴ھ

ماخذ شریف التواریخ از شریف احمد شرافت و گجرات کی تمدنی تاریخ از احمد حسین احمد۔

Marfat.com

حضرت صالح محمدؒ ساکن چک سادہ

حضرت صالح محمد ساکن چک سادہ حضرت نوشہ گنج بخش کے دوسرے نامور خلیفہ تھے۔ سیّد الاصل تھے۔ میاں اشرف منچری لکھتے ہیں۔

زہے سیّد صالح سعادت پناہ | رفیق علی در حضور اللہ
زسبطین والا گہر ذات او | رخش روشن از نور عرفاں چو ماہ
ز لطف و کرم طالباں را شدہ | پد و شواری دو جہاں جاپناہ
شد از صدق دل مرقد پاک شاں | پے زائران جہاں قبلہ گاہ
کند اشرف از رحمت پیر خود | بہر لحظہ فخر جناب نوشاہ

حضرت میاں محمد صالح کے بیعت ہونے کا واقعہ اشرف منچری لکھتے ہیں سہ

زہے سیّد صالح محمدؒ کمال | کہ از قرب حق یافت جاہ جلال
چوں در خدمت نوشہ آمد نخست | نشست آنچناں اعتقادش درست
کہ در پیش حضرت نمود التماس | کہ شوق الٰہی شدہ بے قیاس
ز رحمت سوئے من نگاہے کنید | کرم بر من داد خواہے کنید
بفرمود حضرت کہ اے داد خواہ | تو آل نبی و سعادت پناہ
منم خاک روب جہاں سر بسر | توئی سیّد از آل خیر البشر
بگفتا کہ در کوئے ایں خاکسار | فتاد است خاشاک خس بیشمار
بروبید گر از کرم تو خار و خاک | شود صحن خانہ دلم خیر و پاک
اثر شد بحضرت زگفتار او | نمودند از یک نگاہ کار او
سہ فرزند بودند شاں را کمال | بفقر و بعلم و بجاہ و جلال
مزارش تو در چک سادہ بداں | کہ نزدیک گجرات ہست او عیاں

Marfat.com

فارسی زبان کے مشہور اور نامور شاعر ملّا غنیمت کنجاہی انہیں حضرت صالح محمد کے مرید صادق تھے۔ اور انہیں بزرگوار کی نگاہِ کیمیا ئے ساز سے فارسی زبان کی شہرۂ آفاق مثنوی نیرنگ عشق مظہر وجود میں آئی۔ ملّا غنیمت کنجاہی اپنی مثنوی میں حضرت صالح محمد کی تعریف میں لکھتے ہیں۔ ؎

بیا بنگر در شاہے کہ آنجا | تجلّی ہاست مشتاق تماشا
نظر گر سرمہ سا گردد ز توفیق | بدیں در حلقۂ بینی چشم تحقیق
در کشور کشا ئی فیض سرمد | امامِ عاشقاں صالح محمدؒ
سر سر حلقۂ صاحبدلاں است | جنید وقت و شبلی زماں است
خیال از جلوۂ او روح پرور | دہن از نام او لبریز کوثر
گماں خود گرش علاّج دادہ | بود در دست بہ زورش لباده
سرم در پیش او گردیدنی داشت | جبیں چوں ماہ نو بالیدنی داشت
وفا جستم بعہدش دل گرو شد | صبا گفتم نگاہش رہ برو شد
بیا بگذار پیش شاہ فاوست | کہ از بوئے کباب دل شنوی مست
کند از یک نگاہ مہر پرور | کف خاک ترا خورشید انور
منی شوقت اگر در جام ریزد | انا المقصود از گرد تو خیزد
اگر خود را کنی گم بر در شاہ | بہ بینی خویش را در بزم دلخواہ
ہما بزمی کہ نام اوست عرفاں | ہماں بزمی کہ جام اوست ایماں
چو لعل او در معنی کشاید | شنیدن مایۂ دریار باید
بیا تا بر در سیّد نشینیم | نزول رحمت حق را ببینیم
بہشت کامرانی جلوہ فرماست | طواف کعبۂ ہستی ہمیں جاست

جناب صالح محمد صاحب کی وفات ۱۱۵۲ھ ۱۱۱۸ھ کو ہوئی غنیمت کنجاہی نے ہی

Marfat.com

قطعہ تاریخ لکھا ہے

چو شد آں حق خلیل عشق باللّٰہ بخواب راحت اندر مہد تربت
ہدایت کعبہ او باد معمور باولاد گرامی چشم بد دور
خرد تاریخ سالش از رہ صدق بگفتا بے فنا دآں کعبہ عشق ۱۱۱۸ھ ۵۷۲ھ

حضرت صالح محمد کے تین صاحبزادے فیض اللہ دوسرے کا نام ضیاء اللہ ہوسکا۔ اور تیسرے شیر محمد ہیں۔ اپنے وقت کے کامل ولی اللہ تھے۔

سیّد فیض اللہ ۱۰۹۹ ہجری میں فوت ہوئے۔ قطعہ تاریخ

دریائے کشف کان کرامات ملک وجود کز فیض او جہاں ز عدم آمدہ وجود
باورد غم چو سال وصالش بخواستم آمد ندا ز غیب قطب العظیم بود

حافظ محمد برخوردار نوشاہی

حضرت نوشہ گنج بخش علیہ الرحمۃ کے فرزند اکبر تھے۔ مفتی غلام سرور لاہوری خزینۃ الاصفیا میں ان کے متعلق لکھتے ہیں۔

فرزند عالیجاہ و خلیفہ حق آگاہ حاجی محمد نوشاہ و صاحب زہد و ریاضت و ذوق و شوق و وجد و سماع، متقی و مہمان نواز بود۔ شب و روز در وجد و استغراق و توجہ الی اللہ می گزرانید۔ و خوارق و کرامت بسیار ازوے بظہور آمدند۔ نقل است۔ کہ روزی حافظ برخوردار ا ضرورت سیراب کردن زراعت خود بود۔ کہ بھیرو نام زمیندار برائے یک روز چرخ چوب چاہ بعاریت طلبید واو انکار کرد وگفت۔ کہ چاہ من خراب می گردد۔ فرمود کہ انشاءاللہ خراب خواہد شد۔ چنانچہ ہمزاں ہماں روز عمارت چاہ بیفتاد ہر بار یکہ تعمیر میکرد قائم نمی گشت و نیز در تذکرہ نوشاہی است۔ کہ روزے حافظ برخوردار در حالتِ استغراق در خانہ خود نشستہ بودند متصل آں دخترے زمیندارے چرخہ میزد و چوں می سرانید وے را سرود آں دخترے خوش آمد و حالت

وجد طاری گشت و فرمود ایں دختر بار دیگر آں سرود بگو۔ دختر شرمناک شد و بار دیگر نگفت چوں دختر بخانہ خود رفت بدرد شکم گرفتار شد۔ بحدیکہ حالت نزع و از علاج اطبا نیامدہ شد۔ آخر کار مادر و پدر دختر بخدمت حضرت حافظ حاضر شد۔ مستدعی معافی و تقصیر شدند فرمود کہ اورا روبروے من بیارید۔ چوں آوردند۔ ارشاد کرد ہماں سرود کہ می سرائیدی۔ بگو انشاء اللہ شفا خواہی یافت دختر چوں سرود آغاز کرد فی الحال شفا یافت۔ وفات حافظ برخوردار با قوال صحیح در سال یک ہزار و یکصد و سی ہجری است۔ از مؤلف:۔

شیخ برخوردار پیر کامگار ۔۔۔ شد چوں از دنیا بجنت یافت جا

حافظ عالم بگو تاریخ او ۔۔۔ پیر فرما دوستدار مجتبیٰ

حافظ غلام مصطفےٰ نوشاہی ان کی تاریخ وفات ۱۰۹۲ ہجری لکھتے ہیں قطعہ ملاحظہ ہو:

بعالم قدس برخوردار چوں رفت ۔۔۔ مبارک پسر نوشہ پیر واعظ

زہاتف است نوشاہی فضالش ۔۔۔ شد ارشاد گو با عین واعظ

ماخذ۔ خزینۃ الاصفیا و عیون التواریخ نوشاہی۔

شیخ پیر محمد سچیار

از عظام خلفائے حاجی محمد نوشاہ است۔ و در خورد سالی بخدمت وے رسیدہ تربیت و تکمیل یافت و در وجد و سماع و ذوق و شوق غلو تمام داشت از آنجا کہ براستی و صدق و ورع و تقویٰ موصوف بود۔ حضرت شاہ اورا بہ پیر محمد سچیار یعنی راست گو مخاطب کرد و ہر کہ بخدمت وے حاضر می شد۔ بیک نظر فیض اثر وے صاحب وجد و حالت می گشت و چوں حضرت نوشہ برحمت حق پیوست۔ پیر محمد در موضع نوشہرہ مغلاں کہ بر دریائے چناب واقع است۔ سکونت داشت۔ کہ از گجرات بطرف مشرق بفاصلہ

Marfat.com

شش کردہ واقع است۔ وفات پیر محمد در سال یک ہزار و یک صد و پنجاہ و دو ہجری است۔ از مؤلف :۔

شیخ دیں پیر محمد متقی ! | شد چوں از دنیا بجنّت راہ گیر
سال ترحیلش چو جستم از خرد | شد عیاں معصوم پیر دستگیر ۱۱۲۰ھ

قاضی رضی کنجاہی

حضرت نوشہ گنج بخش کے مریدانِ خاص میں سے تھے۔ وقت کے بہت بڑے عالم اور حکومت وقت کی طرف سے قاضی تھے۔ ان کا خاندان علم و فضل کے لحاظ سے معروف تھا ان کے والد بزرگوار مولوی عبدالنبی شاہی دربار میں مفتی تھے۔

آپ قلعہ دار ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ بعد میں کنجاہ ضلع گجرات میں منتقل ہو گئے۔ آپ نے بزرگانِ دین کا ایک جامع تذکرہ تصنیف فرمایا جو کہ اب ناپید ہے۔ اس کے حوالہ جات مقامات قطبیہ میں ملتے ہیں۔ قاضی رضی الدین شاعر بھی تھے۔ حضرت شاہدولہ دریائی کے ساتھ ان کے خاص مراسم تھے۔ کرامت نامہ شاہدولہ مصنفہ مشتاق رام میں آپ کے کئی واقعات متعلقہ شاہدولہ دریائی درج ہیں۔ راقم کے کتاب خانہ میں بزرگوار کا ایک قلمی فتاوی موجود ہے۔ جس میں قاضی رضی الدین کی مہریں ثبت ہیں جس سے اُن کا عالمانہ شکوہ واضح ہوتا ہے۔ ان کے والد بزرگوار ملّا عبدالنبی کی متعدد مہریں شاہی فرامین پر دیکھی گئی ہیں۔ دیکھئے تاریخ خوارزمی سادات و بزرگانِ مگھووال۔

ماخذ :۔ (۱) مقامات قطبیہ (قلمی)، (۲) شریف التواریخ (قلمی)، (۳) مجموعہ فتاوی، حافظ خان محمد قلعہ داری (قلمی)، (۴) کرامت نامہ شاہدولہ مشتاق رام۔ (قلمی)، (۵) تاریخ خوارزمی مطبوعہ

Marfat.com

خوشی محمد کنجاہی

حضرت نوشہ گنج بخش کے مرید خاص اور شاعر خوش بیان تھے۔ حضرت نوشہ گنج بخش آپ کی بے باکانہ گفتگو سے اکثر تبسم فرمایا کرتے تھے۔ اشرف منچری لکھتے ہیں۔

محمد خوشی نور بحر رسول — شدہ در جناب محمد قبول
چو ابجد برد بود از بر تمام — مقالات علم و فروع و اصول
زالطاف نوشاہ عالی قدر — شد اور امقامے ولایت وصول
ز زہد و عبادت و امر و نہی — نکردہ گہے یک زمانے عدول
میاں خوش محمد ز یاران خاص — ہمے رفت در منزل اختصاص
بجملہ کمالات موصوف بود — بزہد و عبادات معروف بود
زباں داں سخن پرور شعر گو — دراں عہد نہ بد شاعر مثل او
بخدمت ہمہ وقت گستاخ وار — نمودے ز ہر سو سخن بے شمار
کہ از استماع سخن ہائے او — نمودند حضرت تبسم نکو
بجذب آمدندے ز کارے دگر — ہم او کردے ازجبیں دور تر

آپ کی قبر کنجاہ میں موجود ہے۔ خوشی محمد شاعر بھی تھے۔ فرحتہ الناظرین میں آپ کے یہ دو شعر درج ہیں۔ ان کی وفات ۱۱۳۷ھ میں ہوئی۔ غلام سرور لاہوری نے قطعہ لکھا ہے

چو از دنیا بفردوس بریں رفت — جناب شیخ حق آگاہ خوشحال
عجب سال وصالش جلوہ گر شد — ز اہل دل ولی اللہ خوشحال ۱۰۸۸ھ

مآخذ۔ فرحتہ الناظرین قاضی اسلم، کنز الرحمت اشرف منچری، خزینتہ الاصفیاء غلام سرور لاہوری۔

Marfat.com

محمد تقی مجذوب

نوشہرہ مغلاں کے رہنے والے حضرت نوشہ گنج کے مرید تھے۔ مجذوب تھے۔ ایک دفعہ لوگوں سے پوچھا۔ آج کیا دن ہے۔ لوگوں نے کہا عید قربان ہے۔ کہنے لگے حضرت نوشہ گنج نے میری قربانی مانگی ہے۔ اور خنجر سے اپنا آدھا گلا کاٹ لیا۔ ابھی شاہ رگ نہیں کٹی تھی۔ کہ لوگوں نے فوراً گلا جوڑ کر باندھ دیا۔ اس کے بعد بارہ سال زندہ رہے۔ پھر یہ ہر وقت حال میں مست رہتے۔ بال بکھرے ہوئے کبھی کبھی برہنہ بھی دیکھے گئے۔ ۱۰۹۴ھ میں فوت ہوئے۔ قطعہ تاریخ غلام سرور لاہوری نے لکھا ؎

تقی رفت چوں زیں جہانِ فنا — پے سال ترحیل بے قال وقیل
شدہ از قلم شیخ اکبر رقم — عیاں شد تقی متقی جلیل ۱۰۳۳ھ

ماخذ۔ خزینۃ الاصفیاء۔ از مفتی غلام سرور لاہوری۔

عبدالحمید نوشاہی

علاقہ گوجر کے بزرگ تھے۔ حضرت نوشہ گنج بخش کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ اشرف منچری لکھتے ہیں۔

حضرت عبدالحمید از علم بحد اجتناب — دید از پیر مغاں نور الٰہی بے نقاب
گرچہ از علم و عبادت خورد مغز سر بسے — لیک آخر دید از لطف مربی فتح یاب
بسکہ زنگ ماسوائے از آئینہ دل دور کرد — بود از نور الٰہی روئے او چو آفتاب
پردہ خود بینی از خود دور کرد از لطفِ پیر — زانکہ نبود در رہ حق جز خودی دیگر حجاب
خواندہ اشرف علم فقہ و نحو و صرف و طب تمام — از کتاب عشق باید خواند اکنوں یک دو باب

مفتی غلام سرور لاہوری آپ کے متعلق لکھتے ہیں۔

از فاضلان وقت و مشائخ عہد و افضل ترین خلفائے حاجی محمد نوشاہ است۔ مدتے بخدمت آنحضرت حاضر ماند و تکمیل یافت و بعد از وفات پیر روشن ضمیر تا دم حیات بہدایت خلق مصروف گشت۔ وفات وے بسال یک ہزار و یک صد و بست و پنج ہجری ست۔ و بہمیں سال محمد معز الدین جہاندار شاہ بادشاہ ہندوستان بعد سلطنت میعاد یازدہ ماہ و در پنجاہ و دو سال سنین عمر از دست لشکر فرخ سیر بقتل رسید۔ از مؤلف:۔

۱۹۲۵ھ

شیخ دیں عبدالحمید محترم ۔۔۔ رفت از دنیا در جنت رسید

رحلتش فرما سخی مجتبے ۔۔۔ ہم بگو شیخ ولی عبدالحمید

مقتدائے شرع ہم بارِ دگر ۔۔۔ عقل در وصلش ندا از دل شنید

۱۰۸۶ھ

میاں میہول

موضع شیخ پور کے رہنے والے تھے۔ حضرت پیپار صاحب کے مرید اور حضرت صالح محمد چک سادہ والے کے معاصر تھے۔ صاحب کشف و کرامات بزرگ تھے۔ دیکھیے کنز الرحمت میں حالات بڑی تفصیل سے درج ہیں۔

(کنز الرحمت اشرف پنجری)

حافظ فتح اللہ المعروف میاں پھتو

بابا قطب شاہ حضرت شاہدولہ اور حضرت نوشاہ گنج بخش کے ہم عصر تھے۔ سیف زبان۔ اکثر لوگوں کو بد دعاؤں سے نوازا کرتے۔ اور اُن کی بد دعا تیر بہدف ہوتی۔ اور لوگ اِن کی بد دعا سے خائف رہتے۔ ایک دفعہ بابا قطب شاہ صاحب ساکن میانی پنڈی سے آپ کا محاکمہ ہوا۔ اور بد دعاؤں سے باز آ گئے۔ آپ گجر برادری سے تعلق رکھتے تھے

Marfat.com

شاہ شریف

منگووال کے مشہور سادات خاندان کے مورث اعلیٰ تھے۔ حضرت نوشہ گنج بخش کے ہمعصر تھے۔ اور وقت کے کامل ولی اللہ تھے۔ علم و فضل سے بہرہ ور تھے ان کا ذکر کتب نوشاہیہ میں متعدد بار آیا ہے۔ ان کی اولاد سے بہت سے لوگ عارف باللہ اور عالم دین گزرے ہیں۔ آپ کا مزار منگووال ضلع گجرات میں مرجع خواص عوام ہے

بابا قطب شاہ

عالمگیری عہد میں موضع میانی پنڈی میں بہت بڑے عارف گزرے ہیں۔ خواجہ بہاؤالدین ذکریا کی اولاد سے تھے۔ ان کے حالات و کرامات ایک جامع کتاب مقامات قطبیہ میں موجود ہیں۔ جو انکی اولاد کے پاس اب بھی میانی پنڈی میں موجود ہے۔ تا حال طبع نہیں ہوئی آپ نے ۱۰۹۸ ہجری میں وفات پائی۔ قطعہ تاریخ ہے۔

شیخ قطب الدین کہ بود از عارفانِ ایں دیار — فیضِ الطافش کشادہ بند ہر امیدوار
بود بیشک در دعائے در اجابت ہمقرین — وز دم تعویذ و لحد مادمش نجات روزگار
جامع اسرار قدسی مہبطِ فیضِ اللہ — تابع شرع مہر پیشوائے نامدار
روز سہ شنبہ کہ بود از ماہ رجب یازدہ — رخ نہفت آں آفتاب چرخ عز و افتخار
چوں بزیر خاک پنہاں شد چناں گنج کرم — عقل گفتا سال تاریخ وفاتش بر شمار
مقبرہ عالی چو — بہ بالائے سرش — فاتحہ خواں دنیا بر کش کہ ماند استوار

مقامات قطبیہ میں آپ کی متعدد کرامات درج ہیں۔ ۱۰۹۸ھ

Marfat.com

میاں جعفر کنجاہی

عالمگیر اورنگ زیب کے زمانہ میں کنجاہ میں ولی اللہ اور عالم دین تھے۔ تحفہ کنجاہ اُن کی ایک تصنیف بھی بتائی جاتی ہے۔ جس میں اُس دور کے صوفیاء اور شعرا کا تذکرہ ہے اپنے نانا شیخ محمدؐ اسحاق کے مرید تھے۔ اور وہ شاہ عبداللطیف امین آبادی کے مرید تھے اُن کے بیٹے مراد شاہ بھی ولی اللہ تھے۔ حضرت محمد غوث لاہوری کی ان سے ملاقات ہوئی تاریخ وفات معلوم نہیں ہے۔

شاہ شجاع

کنجاہ میں مغلیہ عہد حکومت میں ولی گزرے ہیں۔ مزار کنجاہ میں موجود ہے۔ ان کے مفصل حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

مُلّا ابُوبکر

حضرت میاں میر صاحب کے مرید اور شہزادہ دارہ شکوہ کے پیر بھائی تھے شہزادہ دارہ شکوہ لکھتے ہیں۔ ملّا ابوبکر کہ سرشت ایشاں را حضرت میاں جیو بحضرت شیخ خود کردہ بودند۔ از حضرت ایشاں را تعریف ملا ابوبکر بسیار شنیدم در سال ہزار و چہل و نہ ۱۰۴۹ھ برحمت حق پیوستہ اند۔ نیز ایشاں در گجرات خواست از مضافات لاہور ایشاں بیش اخوند من حضرت میرک درس می خواند و شنیدم از اخوند کہ ملّا ابابکر طالب علم کتاب دوستے بود۔

(سکینۃ الاولیاء)

سیّد فاضل گجراتی

فرحتہ الناظرین میں ہے۔ بورع و تقویٰ موصوف نہی منکر و امر معروف تخفیف

داشت مگر بغایت خلیفہ الرحمان ممتاز گردید، و در گجرات خود سکونت داشت ۔ در سن ہمی
ویک جلوس انتقال نمودند

سید ابوالفتاح گجراتی

فرحتہ الناظرین میں لکھا ہے ۔ پیر نورانی بود از کمالات نفیسہ وامی داشت
مثنوی مولانا روم را خوب می دانست ۔ واوقات خود را بخدا پرستی معمور داشت
ان کی ایک تصنیف کلید دانش کا ایک قلمی نسخہ راقم کے کتاب خانہ میں موجود
ہے ۔ علم تصوّف میں لاجواب کتاب ہے ۔ دنیا میں شاید واحد نسخہ ہے ۔

شاہ جہانگیر

عالمگیری عہد حکومت میں بہت بڑے ولی اللہ گزرے ہیں انکی درگاہ گجرات میں موجود ہے ۔ یہاں ہر سال عظیم الشان میلہ لگتا ہے ۔ اور تمام پنجاب میں مشہور ہے آپ کا روضہ ۱۲۸۸ھ میں تعمیر ہوا ۔ کسی نے قطعہ تاریخ لکھا ہے ۔

مقبرہ رشک مستور جناں   گشت مرتب بقعہ سرفشاں
از پئے تاریخ ہاتف رسید   باد فراغ از قلعہ آسماں ۱۲۸۸ھ

ساتھ ہی ایک مسجد الٰہی بخش نے بنوا دی ۔ اور اس کی تاریخ

از الٰہی بخش چوں مسجد بنا   ہست زیبا ثانی بیت الحرم

حضرت شاہ جہانگیر کے حالات تفصیل سے کہیں سے دستیاب نہیں ہو سکے بہرحال گجرات میں ایک مشہور ولی اللہ گزرے ہیں ۔ بعض لوگ مذکورہ روضہ کو شاہجہانگیر

شہنشاہ ہندوستان کی استریوں کی دفن گاہ بتاتے ہیں۔ جو صحیح نہیں۔

شاہ حسین

موضع کولیاں میں مغلیہ عہدِ حکومت میں کامل ولی اللہ گزرے ہیں۔ گجر قوم سے تھے۔ صاحب کشف و کرامات بزرگ گزرے تھے اور عالم دین بھی تھے۔ آپ کا مزار کولیاں میں ہے۔ ڈھیری میاں صاحبؒ کے نام سے مشہور ہے۔

پانڈی شاہ

مغلیہ عہد حکومت میں گجرات میں ایک معروف بزرگ گزرے ہیں۔ جو اپنی معمر والدہ کو گٹھڑی کی مانند ہر وقت اپنے سامنے رکھتے تھے۔ اور بے حد خدمت کرتے تھے۔ اس نسبت سے اُن کا نام پانڈی شاہ پڑ گیا۔ اِن کا مقبرہ سبزی منڈی گجرات میں ابتک موجود ہے۔ جس کے ساتھ اسی دور کی ایک یادگار مسجد بھی ہے۔ حالاتِ زندگی سے آگاہی نہیں ہو سکی۔ مقبرہ کی حالت اور مسجد کا التزام ظاہر کرتا ہے۔ کہ کسی وقت میں بڑے صاحب احترام بزرگ گزرے ہیں۔

اولیائے قلعہ دار

بھائی خاں، شاہ شیر شاہ طالب، شاہ چھانگلی چاروں بزرگ موضع قلعہ دار میں نواب مرزا بیزن بیگ بانی قلعہ دار کے ساتھ وارد ہوئے۔ ان کے حالات معلوم نہیں ہو سکے۔ صرف نام ہی نام باقی رہ گئے۔ یا ان کے مزارات اب تک موجود ہیں۔ عام روایت ہے۔ کہ ذی شان بزرگ تھے۔

Marfat.com

پیر حیدر شاہ چیلیانوالی کے رہنے والے تھے۔ شاہ میر قادری برادر حضرت محمدؒ حضرت لاہوری کے خلیفہ تھے۔

شاہ پھول ولی مغلیہ عہدِ حکومت میں گجرات میں مشہور ولی گزرے ہیں ان کی درگاہ گجرات میں موجود ہے۔

شاہ لال بہلول پور میں مغلیہ عہد حکومت میں بہت بڑے بزرگ صوفی گزرے ہیں۔ اور ان کا خاندان تصوّف و معرفت کے لحاظ سے بہت مشہور تھا۔

حافظ محمدؒ جمال

حافظ محمدؒ جمال ولد حافظ ضیاء الدین قاضی سلطان محمود صاحب کے جدِ امجد تھے آپ اپنے وقت کے امام حافظ قرآن المجید عالم دین تھے۔ آپ دریائے چناب کے کنارے موضع ٹھٹھہ موسے میں رہا کرتے تھے۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔ آپ ان اولیاء کرام میں سے تھے۔ جن سے ایک جہان فیضیاب ہوا۔ آپ حضرت میاں میر لاہوریؒ ملا عبدالحکیم سیالکوٹی اور شیخ آدم بنوّری کے معاصر تھے۔

حافظ محمدؒ جمیل حافظ محمد جمال کے صاحبزادے تھے۔ ٹھٹھہ موسے چھوڑ کر آدان شریف میں آگئے۔ اور وہیں آپ کا مزار پرانوار ہے۔

حافظ محمدؒ محفوظ آپ علوم ظاہری میں بحرِ بیکراں تھے۔ اور اپنے وقت کے بہت بڑے خطاط بھی تھے۔ باطنی علوم میں بے مثل تھے

Marfat.com

حضرت قاضی سلطان محمود صاحب آپ کے در پہ حاضری دیتے تھے۔ آپ کی وفات بارہویں صدی کے آخر میں ہوئی۔

حضرت عبدالجلیل

حضرت پیر محمد سچیار کے فرزند دلبند تھے۔ کہتے ہیں۔ کہ جب حضور کا آخری وقت آیا۔ آپ نے اپنے صاحبزادے کو بلایا۔ اور سینے سے لگا کر خرقۂ خلافت عطا فرمایا۔ اس وقت جذبۂ عشق الٰہی اس قدر آپ میں سرایت کر گیا۔ کہ آپ کا جسم آگ کی طرح جلتا معلوم ہوتا تھا۔ ہر وقت دو آدمی پانی کی مشکیں ڈالتے رہتے تھے۔ اپنے والد بزرگوار کے بعد پانچ سال تک زندہ رہ سکے اور وفات پائی۔ آپ کا مزار پُر انوار نوشہرہ میں موجود ہے۔

کنز الرحمت

ملا نور الدین

قاضی محمد اسلم پسروری اپنی کتاب فرحۃ الناظرین میں لکھتے ہیں:۔

صاحب صدق و یقین شاہ نور دین قدس سرہٗ ساکن نوشہرہ متعلقہ پرگنہ گجرات شاہ دولہ از قوم مغل بودہ اند و رید و لحاف در سلسلہ مداریہ منسلک بودند۔ ہر سال در عرس شاہ مدار رسیدن دکن بود بر خود واجب و لازم دانستہ می رسیدند۔ اتفاقاً در سنہ یکہزار و نود ۱۰۹۰ با رادہ طواف مزار متبرکہ شاہ مدار عازم شدہ وارد تکیہ حضرت حاجی حسین گردیدند باہتمام حاجی محمد عادل زاویہ و خدمائے حاجی مذکور مسجد در تکیہ متبرکہ بنا فرمودند و احتراز بے نمود در حالت عدم وضو خشت و گل را بدست می گرفتند۔ شاہ نور الدین کہ بدو حاجت گاہے و عدم نماز آشنا بنودہ بطور امداد بسر می بردند۔ بعد دو روز در تکیہ متبرکہ خواستند۔ کہ در تعمیر مسجد شریک بودہ در تحمیل خشت داد و مشغول بشوند ضد یار خدام و فقرا حاجی محمد عادل مزاحمت نمودہ استغناثہ نمودند کہ ما انبار یک خشت بے وضو نہ بنہادیم تو کہ خلاف شرع و از صوم و صلوٰۃ

مناسبت نداری چگونه به تعمیر پردازی شاه مذکور از ممانعت ایشاں دست باز نداشتند نسبت
سابق مفید به تعمیر گردید وگفت که شما این ماجرا را چرا بیش پیر خود می برید و از احوال من برسید
اگر اجازت خود بند فرمود بهتر و الّا نه دست باز خواهم داشت. فقرا متفق شده حقیقت حال
را بعرض حاجی محمد عادل رسانیدند. حاجی محمد عادل متأمل گردید فرمودند که دست از ممانعت
باز دارید که بعوض این سر حلقه و خلیفه شما خواهد بود. خدام و فقرا از استماع این چنیں کلمات
متحیر گردیده شاه مذکور به پیغام تعمیر مسجد رسانیده حدیث حاجی را بعینه نقل کردند. شاه مذکور بمجرد
استماع این کلمه از رضاں شنیعه خود برگشته به توبه و زاری پرداخته پیام بیعت حاجی
فرستادند. حاجی التماس اُنهارا به درجه اجابت مستود دن ساخته بارشاد و ہدایت شاه
مذکور را از مر واصلانِ من گردانید. و چوں در سلسله عالیه ایشاں مقرر است شخص
را که من بعد خود خلیفه نمودن منظور می شد. و در ایام تمارض خود آنرا با مامت پنج گانه مقرر
فرمانید و بعلام دینی استفادی کند. حاجی محمد عادل مرضِ موت خود شاه نور الدین
را خلیفه و جانشین خود مقرر فرموده و بعهد امامت صلواة پنجگانه نصب ساخته سنه یکهزار
نود و پنج ۱۰۹۵ بخلد بریں شتافتند. شاه نور دین صاحب عرفان و جامع اخلاق بود
پیوسته بتوکل بسر می برد. صاحب الخرق عادات و مظهر کرامات بوسی آثار ار دپخته
د بهزار کس طعام پخته قسمت می فرمودند و هر بار بسر حجاز پرداختند و هر مستمندی که بخدمت
ایشاں معرفت بطالب علیقه خود رسیده فائز می شد. در سنه یکهزار و یکصد و بست و نه
۱۱۲۹ بخلد بریں شتافت علیه الرحمة (فرحة الناظرین)

حاجی سعد اللہ

ملا محمد اسلم پسروری فرحۃ الناظرین میں لکھتے ہیں۔

مرید و خلیفه ارشد و جانشین شاه نور الدین بودند و بارشاد و ہدایت مریدان

Marfat.com

دکوزرع و تشرع علیم المثال بودند محرر ایں اوراق چند بار بخدمت الیشان مستفید گردید و بہ تحصیل علوم درسی مخاطب بودند بیمن توجہ آں مصدر کرامات ایں محرر را از تحصیل علوم درسید فراغت حاصل نمودہ صاحب خرق عادات بودند و در سخاوت وجود و مروت بے بہا بودند در سنہ یکہزار و یک صد ہفتاد ۱۱۷۰ بخلد بریں شتافتہ رحمۃ اللہ علیہ

حافظ محمد حیات نوشاہی

سید جمال اللہ فقیہہ اعظم کے صاحبزادے اور خلیفہ اکبر تھے۔ اپنے وقت کے جید عالم تھے تذکرہ نوشاہی آپ کی تصنیف ہے جس میں بزرگان نوشاہیہ کے حالات درج ہیں۔ اس کتاب سے آپ کا تبحر علمی واضح ہوتا ہے۔ نوشاہی لکھتے ہیں۔

حضرت حافظ محمد با حیات عارف و علامہ در کائنات
خاندان را زینت و فخر است زو فقر نوشاہی از و در شش جہات

آپ ۱۱۷۳ھ کو فوت ہوئے۔ قطعہ ملاحظہ ہو۔

حیات با محمد گذشت اقرب بفردوس معلی پاک و انور
چو نوشاہی بجست از عقل سالش بگفتا می شنو فاضل مکبر ۱۱۷۳

حافظ محمد جمال اللہ فقیہہ اعظم

حافظ برخوردار کے صاحب زادے تھے۔ اپنے وقت کے جید عالم اور کامل صوفی تھے۔ حضرت نوشاہی لکھتے ہیں۔

فاضل جید جمال اللہ بود حافظ اسرار حق چوں ماہ بود
علم وحدت را مفصل یاد داشت گوئے ارشادات نوشاہی ربود

آپ کی وفات شب سہ شنبہ وقت نماز شام بتاریخ ۱۲ ربیع الثانی ۱۱۴۲ھ مطابق

۱۷۲۹ء کو ہوئی۔ قطعہ ملاحظہ ہو۔

گشت چوں روشن بباغ جنتے — آں جمال باکمال معرفت
سال ترحیلش بسر رشد عیاں — قبلۂ عالم جمال معرفت ۱۱۴۲

محمد اشرف منچری حضرت برخوردار کے فرزندانِ گرامی قدر کا ذکر اِس طرح کرتے ہیں۔

نخستیں عنایت اللہ باعز و جاہ — کہ زائیدہ بود اولی بعہدِ نوشاہ
شدہ یازدہ سال ترکِ طعام — بہ ردکرد رحماں کوتہ تمام
دوم بود سعد اللہ مرد حکیم — کہ صحت ازو یافتے ہر سقیم
سوم رحمت اللہ بغضب و جلال — کہ او بود سیف اللساں باکمال
چہارم میاں عصمت اللہ بداں — خطابش شدہ حمزۂ پہلواں
پنجم داں جمال اللہ خاص الہ — نبودے ز ذکرش جدا ہیچ گاہ
ششم نصرت اللہ کہ از یادِ حق — ز ہم زادگاں بردگوئے سبق

مفتی غلام سرور لاہوری لکھتے ہیں۔

فرزندِ ششم حافظ برخوردار بود۔ عالم و عامل و پیر کامل تارک الدنیا صاحب جذب و وجد و تواجد و سماع بہ ہر کہ نظر توجہ انداختے مست بادۂ الست شدے۔ چوں بخواب می رفت۔ آواز ذکر ھو از دل حق منزل وے علانیہ می برآمد کہ ہمہ حاضرین بگوش ظاہر میشنیدندے و محمد حیات صاحب تذکرہ نوشاہی کہ فرزند دلبند وے بود میفرمود کہ روزے شیخ جمال اللہ بزیارت خانقاہ نوشاہ عالیجاہ تشریف برد۔ دید کہ وہاب نام زمیندار موضع اگردیہ در زمین خانقاہ مویشی خود میچراند۔ ہر چند کہ منع کرد۔ باز نیامد صبر کردہ واپس تشریف آورد۔ بقہر الہی ہماں شب جملہ مویشی وے بمرد تاہم آں زمیندار نابکار از شرارت باز نیامد۔ و سخنان بد در حق شیخ بر زبان آورد۔ روز دوم وزدان

Marfat.com

بخانہ اش آمدہ ہمہ قال و متاع وے بغارت بردند۔ بحدیکہ از پارۂ نان محتاج شد

وفات شیخ جمال اللہ بقول تذکرہ نوشاہیہ۔ بتاریخ دوازدہم ربیع الثانی

بروز سہ شنبہ بوقت نماز شام سال یکہزار و یک صد و چہل و دو است۔

از مؤلف گشت چوں روشن بباغ جنتی — آں جمال با کمالِ معرفت

سال ترحیلش بسرور شد عیاں — قبلۂ عالم جمال معرفت ۱۱۴۲

شیخ عصمت اللہ نوشاہی

پسر پنجم حافظ برخوردار است۔ نہایت بزرگ و عالم و عامل و فقیر متقی بود۔ و بعد تحصیل علوم از خدمت حافظ محمد تقی ترخیص حاصل کردہ در موضع بھلوال بخدمت شیخ رحیم داد فرزند شاہ سلیمان حاضر شد۔ و فیض کامل یافت بعد ازاں بخدمت پیر محمد سچیار و قاضی رضی الدین و شاہ محمد و دیگر خلفائے حضرت نوشاہ جابجا می گشت امّا تسلّی نمی یافت۔ آخر بخدمت شیخ عبدالرحمان المشہور پاک رحمان حاضر شد۔ و بتکمیل رسید۔ و صاحب حال و قال شدہ۔ بزیں حالتِ جذب فائز گشت کہ ہر کسی کہ نظر فیض اثر می کرد مست و مدہوش می شد۔ و چوں در خانہ می نشست از راہِ کشف خبر مے داد کہ حضرت شیخ فلاں جا است و فلاں کاری کند و در حالتِ وجد اکثر حال از بالاخانہ برزمین افتادی و آسیب عاید نشدی چوں آوازۂ کشف و کرامات وے در اقصائی عالم رسید شاہ محمد غوث ولد سید حسن از پشاور بخدمتش آمدہ فیض کامل یافت دیگر شیخ محمد عظیم فرزند شیخ ابو سعید کہ بجناب وے سوائے رابطہ ہمشیرہ زادگی نسبت دامادی و فرزندی داشت آنقدر بہ کامل و مکمل شد۔ کہ ثانی نداشت۔ و شیخ محمد سلطان برادر زادہ ثانی بتوجہ وے تا دوازدہ سال طعام نخورد۔ و شیخ عبدالجلیل ہمشیرہ زادہ ایں راینز

آنچناں حالت جذب حاصل گشت کہ سالہا سال طعام بحلقش نرفت آخر در کشمیر رفتہ جاں بجانِ آفریں داد۔ شیخ محمد حیات صاحب تذکرہ نوشاہی می فرمائید کہ روزی بخاطر من گزشت۔ کہ شیخ نجم الدین کبریٰ ہر گاہ کہ بہ سبوئی خام نظر انداختی پختہ شدے۔ واگر بہ پختہ انداختی بشکستی۔ آیا ایں سخن راست است یا نہ شیخ بر خطرہ من مشرف شدہ فرمود کہ آرے حق تعالے را بندگان اند کہ ایں تا ثیر در نظر ایشاں نہادہ اند وسر بر داشت۔ و بجانب شیشہ کہ بر طاق حجرہ نہادہ بود نگاہ کرد فی الحال شیشہ بشکست و بر زمین افتاد وفات آنحضرت بتاریخ دوازدہم رجب المرجب بمطابق نوزدہم ماہ چیت بروز دوشنبہ وقت نماز شام در عین نماز ظہور آمد کہ دو رکعت نماز بقیام بخواند و در سجدہ رکعت سوم وفات یافت۔ سال وفاتش سنہ ہجری یک ہزار و یک صد و سی و ہفت ۱۱۳۷ بود ازاں سہ صاحبزادہ عالی قدر ماندند۔ اول شیر محمد کہ بعد از وی بر مسند سجادگی قیام فرمود دوم شیخ گل محمد کہ اسم با مسمیٰ سوم محمد عظیم کہ صاحب مراتب عظیم بود و خطاب بحضرت عصمت اللہ از بیشگاہ شیخ عبد الرحمان المیر حمزہ پہلوان نوشاہ ثانی عطا شدہ بود۔ قطعہ ؎

زعالم شد چو در خلد معلیٰ — جناب شیخ صادق عصمت اللہ

زدل جستم چو سال ارتحالش — خرد فرمود عاشق عصمت اللہ ۱۱۳۷

شاہ نصرت اللہ نوشاہی

مفتی غلام سرور لاہوری ان کے متعلق لکھتے ہیں۔

صاحبزادہ چہارم حافظ برخوردار بن حاجی محمد نوشاہ عالیجاہ است۔ عالم

متبحر و فقیر کامل الاکمل بود۔ در شہر سیالکوٹ تحصیل علم کرد بعد ازآں بکسب حصول ولایت باطنی از خدمت والد ماجد خود جد و جہد بلیغ بکار برد و از کاملین وقت شد چوں پدرش وفات یافت چندی فیض از احمد بیگ لاہوری ہم حاصل نمود وفات در سال یک ہزار و یک صد و ہفتاد ہجری است۔ از مؤلف

رفت از دنیا چو در خلد بریں | نصرت اللہ رہبر کون مکان
رنشم عشق است سالش کن رقم | پیر نصرت واصل کامل بخوان

میاں رحمت اللہ

حافظ برخوردار کے صاحبزادے تھے مستجاب الدعوات صاحب جذب و جلال تھے مفتی غلام سرور لاہوری لکھتے ہیں۔

صاحبزادہ سوم حافظ برخوردار ابن حاجی محمد نوشاہ است۔ جامع بود میان کرامت و خوارق و زہد و ورع و تقوی سخاوت و شجاعت۔ چوں متولد شد۔ حضرت نوشاہ درحق وی دعائے عمر درازی کرد۔ چنانچہ عمر دراز یافت۔ بر مزاج حق امتزاج وی جلالت غالب بود۔ چنانچہ یکبار حاکم پرگنہ پیادہ خود بطلب زر مطالبہ زمین بخدمت وے فرستاد ازیں سبب در جلالت آمدہ۔ نزد حاکم تشریف برد و فرمود۔ کہ ما بہر فصل از معاملہ خود بخود ادا می کنم۔ امسال چرا پیادہ نزد ما فرستادی پس ترا از مسند حکومت برداشتم۔ چنانچہ۔ ہماں روز پروانہ معزولی وے از صوبہ لاہور رسید۔

اسی طرح کی دو اور کرامات خزینۃ الاصفیا میں درج ہیں۔ آپ کی وفات ۱۱۶۷ھ میں ہوئی۔ قطعہ از غلام سرور لاہوری

شد چو رحمت ازیں جہان پدرود | ہست تاریخ آں شہ ابرار
رحمت اللہ ولی بر ہمبر تیز | رحمت اللہ محا۔ن الانوار
۱۱۶۷ھ | ۱۱۶۷ھ خزینۃ الاصفیا

Marfat.com

شیخ سعد اللہ

حافظ برخوردار صاحب کے صاحبزادے تھے۔ طبیب حاذق حکیم کامل الفن تھے۔ تصوف میں عالی مرتبہ تھے۔ ان کی کرامات میں سے مفتی غلام سرور لاہوری لکھتے ہیں۔ کہ شیخ سعد اللہ وان کے بھائی نصرت اللہ کی جب شادی ہوئی۔ تو والد بزرگوار نے ان دونوں بھائیوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا۔ ایک بھینس شیخ نصرت اللہ کو اور بھینس کا بچہ۔ شیخ سعد اللہ کو دے دیا۔ آپ کو یہ بات ناپسند آئی اور بددعا کی بھینس اور بچہ دونوں مر گئے۔ ایک اور کرامت جو بیان کرتے ہیں۔ شیخ سعد اللہ موضع بھاگٹ میں اپنی زمین کاشت کرتے تھے۔ سیدا نامی نمبردار صوفیائے سے کدورت رکھتا تھا۔ اور مالیہ کی وصولی میں ان کو پریشان کرتا تھا۔ اور آپ صبر سے کام لیتے تھے۔ آخر ایک دن تنگ آ کر کہا۔ سیدا! خدا سے ڈر۔ ورنہ اس کے غضب میں مبتلا ہو جائے گا۔ چنانچہ چند دن کے بعد ہی اس کے دو نوجوان لڑکے مر گئے۔ مال ومتاع چور لے گئے۔ اور خود نابینا ہو گیا۔ حالت یہاں تک پہنچی۔ کہ گداگری شروع کر دی۔ اور اسی حالت میں فوت ہوا۔ شیخ سعد اللہ کی وفات ۱۱۲۵ھ میں ہوئی۔ قطعہ از سرور لاہوری۔

شیخ سعد اللہ ولی جاوداں ۔۔۔ شد چو از دنیا بجنت شد قریب
سال تاریخ وصال آنجناب ۔۔۔ گفت سرور شیخ سعد اللہ نجیب

ماخذ:۔ خزینۃ الاصفیا ص۳

۱۱۲۵ھ

سید عنایت اللہ زاہد

مفتی غلام سروری لاہوری خزینۃ الاصفیا میں لکھتے ہیں۔

پسر حافظ برخوردار و نبیرہ نوشاہ عالیجاہ است و تربیت و تکمیل از شیخ

عبدالرحمان یافت و در حالت استغراق تا یازدہ سال طعام نخورد۔ و صاحب تذکرہ نوشاہی زبانی مسمی بختاور مقدم موضع گھمھٹ عشاہی فرمایا۔ کہ چوں شیخ عنایت اللہ اکثر اوقات روز و شب بر زراعت خود می ماند۔ و در آنجا حجرہ تعمیر کردہ بود۔ شبی بارادہ خدمت آنحضرت رفتم چوں بحجرہ رفتم دیدم۔ کہ تمام اعضائے وے از یک دیگر جدا بر زمین افتادہ اند از معائنہ ایں حال متحیر شدم۔ کہ آیا کدام ظالم بیرحم یا قزاق غارت گر ایں مشتاق ایزد خلاق را شہید ساخت دریں حیرت بودم کہ شیخ عصمت اللہ برادرش از در درآمد و فرمود کہ اے بختاور دریں سری است از اسرار الٰہی جائے عجب و حیرت نیست و زنہار ایں اسرار را پیش عوام ظاہر نکنی۔ وفات شیخ عنایت اللہ در سال یک ہزار و یک صد و پنجاہ ہشت است۔ از مؤلف

زدنیا رفت چوں در خلد اعلیٰ — شہ جن و بشر پیر عنایت
وصال او عیاں شد مظہر جود — دگر عالی قدر پیر عنایت
۱۱۴۰ھ

خزینۃ الاصفیا ص۲۰۱

حضرت محمد اکرم

حضرت عبدالجلیل کے بعد انکے فرزند ارجمند حضرت محمد اکرم سجادہ خلافت پر متمکن ہوئے۔ اپنے بزرگوار کی طرح بڑے صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ وفات کا وقت نزدیک آیا۔ تو اپنے دوستوں سے پوچھا۔ میری آخری آرام گاہ کہاں ہوگی۔ دوستوں نے فرمایا جہاں آپ کا ارشاد ہو۔ آپ فوت ہوئے۔ تو حضرت پیر محمد سچیار اور حضرت عبدالجلیل کی قبروں کے درمیان آپ کو جگہ ملی۔

Marfat.com

حضرت سلطان محمد

آپ حضرت محمد اکرم صاحب کے صاحبزادے تھے۔ آپ کے متعلق اور آپ کے متعلق حضرت میاں محمد اشرف منچری لکھتے ہیں:

زہے ذات سلطان محمد کمال — کہ رہ یافت در قرب ایزد تعال
زمشرق بمغرب گردہ نام — ہم دست بستہ بروئے سلام
چو گردد بنو شہرہ روز چراغ — جہان از چراغاں شود باغ باغ
خلائق ز قندھار و ہندوستان — بیایند بہر زیارت شاں
جگر بند شاں بود سلطان بخش — کہ در باغ جنت جہانید رخش
دگر پیر بخش است عالی مکاں — جہان فیوضات شد ذات شاں
جہان فیوضات و دریائے عشق — ندیدہ چو نوشہرہ جائے عشق
بسلطان ملک از حضور الٰہ — رسیدہ لسبے رتبہ بے اشتباہ
بہ در صغیر است محبوب شاہ — کہ مست اندر و شوق ذات الٰہ
برادر دگر ہست سلطان شاہ — کہ با گمرہاں مے نمایند راہ
پسر پاک شاں اہل علم و جواں — کہ نامش تو سلطان سکندر بداں
بعلم و بحلم و فصاحت تمام — بود مشتغل باد ایزد مدام

حضرت پیر محمد سچیار کے ان کے علاوہ خلفاء دنیائے معرفت میں کامل روزگار گزرے ہیں۔ جن کے مناقب حضرت غلام مصطفٰے شاہ نوشاہی نے نظم میں تحریر کیے ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

Marfat.com

شاہ بلاق

بود مردے حق عجب صاحب بلاق — در ریاضت کار او بُد با وثاق
شائق زہد و قناعت صبر و شکر — گفت نوشاہی بر فت با خلاق

میاں کالا

میاں کالا از عباد اللہ بود — عاشق پیر طریقت در سجود
در سماع و وجد و حالت بود چست — گفت نوشاہی براد فضل ودود۔

ابو سعید محمد ناصح

سید حافظ جمال اللہ فقیہہ اعظم کے فرزند اور حافظ محمد حیات کے بھائی تھے۔ اہل معرفت و کرامات تھے۔ جناب بھی ان کے مرید تھے۔ مقدمہ نوروز عالم ان کی یادگار ہے۔

حکیم بایزید

حکیم بایزید خلف شاہ رحمت اللہ گجراتی نے طب میں شہرت پائی حکیم عزیز الدین مہیر کٹی حکیم ثنا اللہ بریلوی اور حکیم کبیر الدین کبیر سنبھل و شاگرد حکیم علوی خاں) سے تحصیل طب کی۔ ۱۲۰۲ھ تک زندہ رہے۔ فیض اللہ خاں کے دربار سے متوسل تھے رسالہ فیض اللہ خاں ۱۲۰۲ھ اور دوسری تالیفات ان سے یادگار ہیں۔

ملا فقیر اللہ اخوند

ملا فقیر اللہ اخوند عرف شاہ عبد الکریم خلف شاہ رحمت اللہ گجراتی ولادت ۱۱۴۳ھ بمقام گجرات۔ علوم متداولہ میں مہارت تھی۔ شاہ صفدر علی مراد آبادی کے خلیفہ تھے۔ ۱۲۰۶ھ میں رام پور میں انتقال ہوا

Marfat.com

شاہ جمال

حافظ شاہ جمال اللہ ولد سید سلطان شاہ معروف بہ سید محمد روشن گجراتی سید عبد القادر جیلانی کی نسل سے تھے۔ بچپن میں گھر سے نکل کھڑے ہوئے دہلی میں شاہ قطب الدین سے خلافت پائی۔ کھیپڑ والا بیل گھنڈ صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ میں قیام کا حکم ہوا۔ ایک لاکھ کے قریب مرید تھے۔ ۳ صفر ۱۲۰۹ھ کو رام پور میں انتقال ہوا۔

شاہ سلطان حضرت حافظ شاہ جمال کے والد بزرگوار تھے۔ سید محمد روشن کے نام سے مشہور تھے۔ تفصیل حالات نایاب ہیں۔ ان کی قبر موضع تارہ گڑھ سندھار متصل قلعہ دار بر لب دریائے چناب واقع ہے۔

شاہ درگاہی

میاں لال شاہ کے بیٹے تھے۔ ولادت مقبول شاہ رؤف احمد مصنف جواہر علویہ ۱۱۶۱ھ میں تخت ہزارہ میں ہوئی۔ سکھوں نے ان کے والد کو شہید کر دیا۔ انہوں نے گھر چھوڑ کر مداریہ سلسلہ میں بیعت کر لی۔ پھر حافظ جمال اللہ سے بیعت کی۔ اور خلافت پائی۔ رام پور میں ۱۲۲۶ھ میں انتقال ہوا۔

سید عبد الواسع

سید فیض اللہ کے صاحبزادے سید عبد الواسع جو ۱۱۶۲ھ میں فوت ہوئے قطعہ تاریخ وفات از برہان شاہ۔

اولاد سید عبد الواسع ان کے بیٹے علیم اللہ اور ان کے بیٹے سید حاجی شاہ اور

Marfat.com

ان کے پوتے سید برہان شاہ متوفی ۱۲۶۷ھ اور ان کے سید جلال شاہ اپنے بزرگوار کی شرافت، اور نجابت تصوف و معرفت کے صحیح جانشین رہے۔ آج کل سید فضل شاہ کے فرزند سید معصوم شاہ صاحب لاہور میں مقیم ہیں اور اپنے سلف صالحین کے پورے پورے جانشین اور صحیح وارث ہیں۔ شرافت و نجابت علم و فضل اور تصوف و معرفت میں بے مثل ہیں۔ لاہور میں ایک عظیم الشان جامع مسجد تعمیر کرائی ہے۔ اور دربار حضرت داتا گنج بخش کے قریب ایک مکتبہ نوری کتب خانہ کے نام سے جاری کر رکھا ہے جس سے تشنگانِ علم و حکمت کو آب زلالِ معرفت ملتا رہتا ہے۔ راقم کا ان سے تعارف نہیں ہے۔ البتہ دیکھنے کا از حد اشتیاق ہے۔

ان بزرگوں کے علاوہ سید شرف شاہ گیلانی متوفی ۱۲۹۸ھ سید شاہ متوفی ۱۳۰۷ھ اور سید بڈھے شاہ گیلانی متوفی ۱۲۸۴ھ چک سادہ میں مدفون ہیں۔ جو خاندانِ نوشاہیہ کے بزرگوں کے مرید ہیں۔ سید جھنان شاہ کا قطعہ تاریخ وفات ملاحظہ ہو۔

غریق بحرِ عرفاں جھناں شاہ — چو گشت اور راہبند قرب حق جا
سنین وصل او جستم زہاتف — جوابم گفت خواب راحت افزا ۱۳۰۷ھ

ماخذ:۔ شریف التواریخ از سید شریف احمد شرافت نوشاہی۔ (۲) مثنوی نیرنگ عشق از ملا غنیمت کنجاہی (۳) کنز الرحمت اشرف نوشاہی منچری۔

شیخ حقو

حضرت شیخ اللہ داد سری کی اولاد سے تھے۔ بہت بڑے عالم دین گزرے ہیں۔ گجرات میں ان کی دینی درس گاہ موجود تھی جس میں علوم دین کی تدریس اس انداز سے ہوتی تھی۔ کہ گرد و نواح میں یہ شعر کہاوت کے طور پر پڑھا جاتا تھا۔

Marfat.com

اگر خواہی تو علم لپ گڑپو بیا در درس گاہ شیخ حقو

قاضی فضل حق وزیر آبادی اپنی کتاب اسرار الصدق میں انکے متعلق لکھتے ہیں

حضرت شیخ عبد الحق معروف بہ شیخ حقو از اولاد حضرت شیخ محمد ابن بن شیخ الہ داد سری است صاحب سلوک طریقت و کامل و مکمل در ابتدائے درس طالب علماں می داشتند الا طلبا روز و شب مشغول خدمات خود می داشتند مشغولی تعلیم بس اندک بود و شغل استغراق و حیرت فراواں آخر وارثان طلبا حاضر خدمت بودہ شکایت عدم حصول علم آنہا در بیان کردند۔ حضرت فرمود۔ ہر کتابیکہ می خواہید طلبا بنہید۔ ہر کتاب کہ نہادند طلبا بلا تامل خواندند ایں کہ کرامت عجیب دیدہ ہمہ کس بر زبان کردہ اند۔

اگر خواہی تو علم لپ گڑپو بیا در درس گاہ شیخ حقو

بعد ظہور ایں کرامت حضرت شاہ حقو ترک تدریس فرمود۔ سیاحت اختیار نمودہ۔ بدعای حصول اولاد بے اولاداں غنائی مفلساں و شفای علیلاں اکثر خلائق از فیوضات خود بہرہ مند فرمودند و گزارۂ اہل و عیال آنحضرت خود از جانب بادشاہ بود۔ ماخذ۔ اسرار الصدق

شاہ بھولا

شاہ بھولا ابن شیخ عبد الحق مشہور شاہ حقو موصوف باوصاف پدر بزرگوار تھے۔ اور طریقت میں بلند پایہ تھے۔ ظاہری علم میں انکا درک نہ تھا لیکن علوم باطنی سے مالا مال تھے۔ ان کی بے شمار کرامات لوگوں سے سنی گئی ہیں۔ ان کی قبر گجرات اور جلال پور کے درمیان ہے۔ نوشہرہ میانہ کے مشہور ولی اللہ پیر محمد سچیار نوشاہی کی اولاد کو آپ کی درگاہ سے خاص عقیدت ہے۔

Marfat.com

شیخ محمد عارف

حضرت شیخ اللہ داد سری کی اولاد سے تھے۔ علوم ظاہری و باطنی کے علم بردار تھے۔ دریائے معرفت کے شناور اور میدانِ تصوّف کے دلدادہ تھے۔ دور دور سے آکر درویش علم حاصل کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک درویش علم تصوف کی کتاب عوارف المعارف پڑھ رہا تھا۔ کہ دیوار میں سے چیونٹیوں کی آواز آ رہی تھی۔ درویش ہاتھ سے چیونٹیوں کو چپ کرانے کی کوشش کرتا تھا۔ مگر وہ چپ نہیں رہتی تھیں۔ شیخ صاحب نے درویش کو منع فرمایا۔ کہ ان کے ہاں لڑکی کی شادی ہے۔ دولھا کی آمد کے باعث گیت گا رہے ہیں۔ دولھا ملتان سے آ رہا ہے۔ درویش سنتے ہی بحرِ حیرت میں ڈوب گیا۔ اتنے میں شیخ صاحب کا ایک مرید ملتان سے شرفِ سعادت کے لئے حاضر ہوا۔ اور ایک کپڑا کاغذ میں لپٹا ہوا پیش ہوا۔ جونہی آپ نے تھان کھولا دو تین چیونٹے تھان سے کود کر دیوار کے سوراخ میں داخل ہو گئے۔ چیونٹیوں نے کچھ عرصہ شور کے بعد خاموشی اختیار کر لی۔ درویش اس واقعہ سے سخت متحیر ہوا۔

ماخذ:۔ تذکرہ صدیقیاں از منشی نادر حسین

بابا شرف شاہؒ

ایک مشہور بزرگ صاحب کی اولاد اور مجذوب تھے۔ ان کا مزار موضع کھمبی ضلع گجرات میں اب بھی مرجع خاص و عام ہے۔ چھ فٹ قد کیرا ہوا قدرے فربہ جسم، سر داڑھی مونچھ حتیٰ کہ ابرو تک اُسترے سے صاف رکھتے تھے۔ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کے ایک موضع "پیراں" کے سیّد خاندان میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے عالمِ جذب میں رہتے جب

ذرا ہوش سنبھالا۔ تو گھر سے نکل گئے۔ گو اُن کا کوئی خاص سرکرنہ تھا۔ مگر زیادہ تر موضع کھمبی میں ہی رہتے۔ ڈیرہ ہمیشہ گاؤں سے باہر لگایا کرتے تھے۔ گالیاں بہت دیتے۔ اور اکثر مارتے بھی۔ اس وجہ سے لوگ ان سے بہت خائف رہتے۔ جس طرف بابا شرف شاہ نکل جاتے لوگ سامنے سے بھاگ کھڑے ہوتے۔

میرے پردادا اعوان کاری ضلع جہلم کے ایک معزز اعوان خاندان سے تعلّق رکھتے تھے۔ کسی دیرینہ دشمنی کی بنا پر وہاں کے کئی سکھ خاندانوں کا صفایا کر کے اپنے خاندان سمیت بھاگ گئے۔ اور موضع کھمبی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں پناہ لی۔ سکھوں کا راج تھا۔ بھاگتے وقت کچھ بھی ساتھ نہ لے سکے تھے۔ لہٰذا غریب الوطنی میں بڑی کس مپرسی کے عالم میں دن گزارنے لگے۔ اور اسی عالم میں وفات پائی۔ میرے دادا ملک نظام الدّین مرحوم کا کوئی سگا بھائی نہ تھا۔ میرے والد صاحب قبلہ ابھی بچّے ہی تھے۔ کہ دادا صاحب مرحوم پر فالج کا حملہ ہوا۔ اور دونوں ٹانگیں بیکار ہو کر رہ گئیں۔ پریشانیاں اور بڑھ گئیں دونوں ٹانگیں بیکار۔ نہ مکان نہ زمین اور نہ ہی آمدنی کوئی اور ذریعہ۔ والد صاحب لوگوں کی بھیڑ بکریاں چراتے۔ اور کسی نہ کسی طرح گھر بھر کی گزر اوقات ہوتی۔ اسی عالم میں آٹھ سال بیت گئے۔ ایک دن چند لوگ کسی دوسرے گاؤں سے آئے۔ اور میرے دادا صاحب کو وہاں کے مزار کے بے شمار کمالات بتائے اور اصرار کیا۔ کہ آپ کسی نہ کسی طرح وہاں پہنچ کر جبّہ سائی کریں۔ اللہ اپنا کرم کرے گا۔ اور وہ کچھ عرصہ بعد تندرست ہو گیا۔

میں اوپر عرض کر چکا ہوں۔ کہ دادا مرحوم بے حد غریب تھے۔ مگر اب جو نقشہ بدلا۔ تو عجب ہی رنگ تھا۔ چند ہی برسوں میں گاؤں کے امیر لوگوں میں شمار ہونے لگے۔ شاندار مکان بنوایا۔ زمین خریدی کنواں کھدوایا۔ اور گاؤں بھر میں یہ ایک طرح سے حکمرانی کرنے لگے۔

Marfat.com

ایک مرتبہ شاہ صاحب نے کسی گاؤں سے گزرتے ہوئے ایک نوجوان حسین اور کنواری لڑکی کو دیکھا۔ طبیعت میں خدا جانے کیا خیال آیا۔ کہ اس کے پیچھے پیچھے ان کے گھر چلے گئے۔ اور اعلان کیا۔ کہ یہ میری بیوی ہے۔ زیورات اور کپڑے منگوا کر لڑکی کو دلہن بنوایا۔ اور خود سہرا باندھ کر دولہا بنے۔ ڈھول باجے والے منگوائے گئے۔ دلہن کو ڈولی میں بٹھایا گیا۔ خود گھوڑے پر بیٹھے۔ اب گاؤں گاؤں لئے پھر رہے ہیں۔ جہاں رات آئی۔ لڑکی کو کسی گھر رکھا۔ اور خود جنگل میں نکل گئے۔ صبح سے پھر وہی سلسلہ شروع کیا۔ کئی دن یوں ہی گزر گئے۔ اور پھر اس کے گھر لائے۔ اور کہا۔ کہ میری بیوی کو رکھو۔ میں پھر آ کر لے جاؤں گا۔ شاہ صاحب کے چلے جانے کے بعد لڑکی کے گھر والوں کو لوگوں نے طرح طرح کے طعنے دینے شروع کر دیئے اور مشورہ دیا۔ کہ شاہ صاحب دوبارہ آئیں۔ تو لڑکی ان کے ہمراہ ہرگز نہ بھیجی جائے۔ بلکہ کہہ دیا جائے۔ کہ لڑکی فوت ہو گئی ہے۔ کئی دنوں بعد شاہ صاحب پھر آئے۔ اور مطالبہ کیا۔ کہ میری بیوی کو لاؤ۔ گھر والوں نے پروگرام کے مطابق یہ ہی جواب دیا۔ کہ حضور وہ تو مر چکی ہے۔ یہ سننا تھا۔ کہ شاہ صاحب دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ اور پھر کہا۔ کہ اسے لاؤ۔ میں آخری دیدار تو کر لوں۔ لوگ اندر گئے۔ دیکھا تو لڑکی واقعی مری پڑی تھی۔

اس طرح کے صدہا واقعات شاہ صاحب سے منسوب ہیں۔ چلتی گاڑی کو انگلی کے اشارے سے کھڑی کر دیتے۔ جہلم کی عدالت کے بھرے اجلاس میں پہنچ جاتے لوگ انہیں دیکھتے ہی بھاگ کھڑے ہوتے۔ یہ تمام کاغذات لے کر پھاڑ ڈالتے۔ جیل میں جا کر قیدیوں کو آزاد کر دیتے۔ فن پہلوانی اور اسی قسم کے دیگر کھیل جن میں جسمانی طاقت کا مظاہرہ ہو۔ بہت پسند تھے۔ ڈھول کی آواز پر وجد کرتے۔ وفات سے چند دن پہلے فرمایا کہ میرے مرنے کے بعد کھمبی کی گلیوں میں گشت و خون ہو گا۔ جب فوت ہوئے۔ تو شاہ صاحب کے گاؤں اور ارد گرد کے دیہات کے تقریباً دو ہزار افراد لاش لینے

Marfat.com

کے لئے آ گئے۔ مگر ہمارے گاؤں کے لوگوں نے صاف انکار کر دیا۔ بات بڑھتے بڑھتے کشت وخون تک جا پہنچی۔ اور اس طرح شاہ صاحب کا آخری ارشاد پورا ہوا۔ اب ان کا مزار گاؤں کے اندر ہے۔ ہر سال شاندار میلہ لگتا ہے۔ اردگرد دیہات کے تمام پہلوان پہنچتے ہیں۔ قوالیاں ہوتی ہیں۔ دیگیں پکتی ہیں۔ اور تین دن تک خوب گہما گہمی رہتی ہے۔ لوگوں کا شاہ صاحب پر اس قدر اعتقاد ہے۔ کہ شرف شاہ کی قسم سچائی کی ضامن سمجھی جاتی ہے۔

شاہ سرمست

گوجر برادری کے فرد تھے۔ بہت بڑے بزرگ تھے۔ ان کی اولاد سے مولوی سعدالدین اور مولوی شیخ عبداللہ ساکن ملکہ بہت بڑے فاضل گزرے ہیں۔

بابا جنگو شاہ

گجرات کے مشہور مجذوب ولی اللہ تھے۔ مولوی صالح کنجاہی لکھتے ہیں حالش عجیب می داشت پروائے کسے نہ دارد در زمستان وتابستان بیرون مے ماند نہ از سردی خطرے ونہ از گرمی اثرے نہ با منعم الفتے ونہ از گدا نفرتے۔ نہ با کسے انسے و رازے ہمیشہ با حق در سوز و گدازے۔

بر تخت فنا نشستہ شاہے — از ترک تبار کش کلاہے
از ہر دو جہاں ورا خبر نے — وانہ گرمی و سردیش حذرنے
از جام وصبوح بے خودی مست — از بود نبود کون دار مست

(بیان فہاری شائق)

آپ کی وفات ۱۲۸۱ھ میں ہوئی۔ قبر موضع ملھو کھر المعروف بابے دا ڈیرہ میں موجود ہے۔ قطعہ تاریخ شیخ عبداللہ نے لکھا۔

جناب شاہ جنگو تودۂ خاکستر عشقش ۔۔۔ چو او مجذوب ذات کبریا کمتر شود پیدا
بجوا اے شیخ تاریخش زخاکستر علی گوید ۔۔۔ کہ زرد گم گشتہ از آتش زخاکستر شود پیدا

حضرت شاہ سمائل کنجاہی

خالصہ عہد حکومت میں بہت بڑے عالم دین اور امام الاصفیا گزرے ہیں۔ اپنے والد ماجد بزرگوار قطب الاقطاب سید قطب الدین بخاری کے مرید تھے۔ والد ماجد نے تبحر علمی اور تصوّف میں مستغرق دیکھ کر آپ کو اپنی زندگی میں ہی خلیفہ نامزد فرما دیا تھا۔ اور چاروں طریقہائے اسلامی کی اجازت دے دی تھی۔

اپنے وقت میں صاحبِ کشف و کرامت بزرگ تھے۔

دربار شاہ سمائل یہ دربار سمائل کا مزار کہلاتا ہے۔ آپ کا اصلی نام سید اسمٰعیل بخاری ہے۔ لیکن بایں نام بزبان مریدین کشمیر مشہور ہیں۔ کیونکہ کشمیر عوام اب بھی اسمٰعیل کو سمائل کے نام سے پکارتے ہیں۔ اس کے بارے میں مختلف النوع روایتیں مشہور ہیں۔ ان سے قطع نظر یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ یہ مزار کنجاہ کی منفرد ثقافتی تقریب کا مرکز ہے۔ یہاں ہر سال میلہ لگتا تھا۔ جو اب تقریباً احباب برادری کی عدم توجّہ کی صورت میں محض ختم شریف پر موقوف ہو چکا ہے۔

حضرت شاہ سمائل اپنے علاقہ کے ہر دل عزیز قابل فخر پیشوا اور اپنے وقت کے اولیاء علما میں سے بڑے متقی اور زاہد مشہور تھے۔ آپ کی ولایت کا چرچا خالصہ عہد میں ہوا جبکہ تمام پنجاب ان کے خون چکاں مظالم سے تھرّا رہا تھا۔ آپ سے ایک شخص نے اپنی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے سوال کیا۔ کہ ان حالات میں مجھے کیا کرنا چاہئے؟ آپ نے اسے صبر کی تلقین کی۔ وہ بولا کہ ان حالات میں سر سے لئے صبر

Marfat.com

کرنا مشکل ہے۔ اب مزید صبر کیا۔ تو مر جاؤں گا حضرت شاہ سائل بولے۔ کہ تیری موت خسارے کا سودا نہیں ہوگی۔ جو مارتا ہے۔ خون اس کے ذمہ ہو جاتا ہے۔ جیسا مارنے والا ہو۔ اسی نسبت سے خون بہا لیا جاتا ہے۔ اور اگر مارنے والا زمین و آسمان کے خزانوں کا مالک ہو۔ تو مرنے والے کی قسمت کا کیا کہنا! اسے تو اسی نسبت سے خون بہا ملے گا۔

آپ نے فرمایا سنو! ایمان جب زبانی اقرار سے گزر کر قلبی تصدیق کی منزل تک پہنچ جاتا ہے۔ تو اس کے نتائج کردار کی قوت، سیرت کی پختگی اور اعمال کی پاکیزگی کی صورت میں ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ قلبی تصدیق کے بغیر ایمان کی حیثیت کاغذ کے اس پھول سے مختلف نہیں ہوتی۔ جو روح میں بالیدگی پیدا کر دینے والی خوشبو سے محروم ہوتا ہے۔ موتی کی قیمت آب سے ہے۔ اور ایمان امتحان کی کسوٹی پہ پورا اترنے کے بعد قیمت پاتا ہے۔ مصلحت شناسی انسان کو حق گوئی سے اس وقت باز رکھ سکتی ہے جب اندیشے دامن گیر ہوں۔ ایمان چونکہ سراسر محبت ہے۔ اور محبت محبوب کی راہ میں پیش آنے والے خطرات سے دامن بچانے کی خوگر نہیں۔ خطرات میں کود تی ہے۔ تو اس کا حسن نکھر آتا ہے۔ اسے نئی آب و تاب ملتی ہے۔ نئی زندگی عطا ہوتی ہے۔ اور نئی آن بان کے ساتھ جلوہ گر ہو کر قلوب کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ جب تک محبت خام ہو۔ اندیشوں اور وسوسوں سے چھٹکارا نہیں ہو سکتا۔ اس کی تکمیل کی علامت ہی یہ ہے کہ خطرات سے بے نیاز ہو جاتے۔ اندیشے اس کے قریب نہ پھٹکنے پائیں۔ چنگھاڑتے ہوئے طوفان اس کے سامنے آئیں۔ تو وہ ان سے ٹکرانے کیلئے سینہ سپر ہو جاتے۔ صحابہ کی محبت چونکہ صدیق تھی۔ اس لیئے وہ اندیشوں کو کبھی خاطر میں نہ لاتے تھے۔ خطرات میں کود کر آپ کی محبت نے معراج کمال حاصل کی۔ تب اس شخص کو اطمینان قلبی حاصل ہوا۔ یہ بزرگان دین کی توجہ قلبی ظاہری و باطنی کا نتیجہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

دوبارہ فرمایا سنو! غلامانِ محمدؐ کی ہمیشہ یہ عادت رہی ہے۔ کہ انہوں نے افتادِ زمانہ میں ڈھلنے کی بجائے حالات کے دھارے کا رُخ پھیر کر رکھ دیا۔ نفس کا بندہ جب بھی قائد قومیت سے ملتا ہے۔ تو اسے خوش کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن خدا کے بندوں کا یہ معمول نہیں۔ اوّل تو وہ میر و سلطان کی بارگاہ کو قبلۂ حاجات بنانے کی بجائے خدا کی بارگاہ کو قبلۂ حاجات سمجھتے ہیں۔ اور اگر حادثے کے طور پر ان کی کسی ذی اختیار شخصیت سے ملاقات ہو بھی جاتی ہے۔ تو وہ اسے ان غلطیوں پر متنبہ کرتے ہیں جو خدا تعالےٰ کی ضعیف اور کمزور مخلوق کی پریشانیوں کا موجب ہوتی ہیں۔

(۱) آپ کا دربارِ باوقار اور مزار پُرانوار قصبہ کنجاہ سے تقریباً دو فرلانگ بجانبِ شمال مغرب نزد شاہراہ سرگودھا موجود براستہ موضع ناگریانوالہ ہشت پہلو چاہ کھجوری والہ پر اپنی زمین میں موجود ہے۔ نیز خانقاہ کے شمال مغرب ہماری مزروعہ اور مملوکہ زمین ہے۔ جس کے خویش و اقارب مالک ہیں۔ خدا انہیں برکت دے آمین۔

نوٹ:۔ آپ کے پرپوتے حکیم علی حسین قرشی نے ۱۹۴۷ء میں ہشت پہلو روضہ بنوایا ہے۔ آپ نے شب دوشنبہ ۱۲ ربیع الاوّل ۱۲۲۱ھ و مطابق ۲۰ اپریل ۱۸۰۵ء ۱۴ ربیساکھ سمت ۱۸۶۲ کو وفات پائی۔

(۲) آپ کے خاندان سے بہت سے لوگ نامور عالم، صوفی، طبیب اور شاعر گزرے ہیں۔ آج کل آپ کے پرپوتے حکیم پیر عبدالواحد بخاری رجسٹرڈ طبیہ بورڈ مغربی پاکستان درجہ اوّل و فاضل جامع اسلامیہ ڈابھیل (سی پی) گجرات میں مشہور و معروف ہیں۔ اور اپنے سلف صالحین کے پورے پورے جانشین اور صحیح وارث شرافت و نجابت علم و فضل اور تصوف، معرفت میں اچھی خاصی دسترس رکھتے ہیں ایک دواخانہ بنام بخاری فارمیسی کھول رکھا ہے جس میں مریض ماہی بے آب کی طرح آتے ہیں۔ اور صحیح سلامت ہو کر چلے جاتے ہیں۔ نیز تشنگان علم و حکمت کو آب زلال معرفت بھی پلاتے ہیں۔

Marfat.com

بزرگانِ دین کے مزارات پر ہمارے ہاں اور بھی بہت سے میلے اور عرس منعقد ہوتے ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ان تقریبات میں بعض ایسی چیزیں بھی شامل ہو گئی ہیں۔ جن پر اخلاقی اور مذہبی طور پر اعتراض کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اکتسابِ فیضِ روحانی کا بنیادی جذبہ ہر جگہ موجود ہے۔ اور اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا سکتا۔ کہ یہ میلے اور عرس مختلف علاقہ کی مخصوص ثقافت کی علامت بن گئے ہیں۔

(۱) جن لوگوں کی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ وہ بھی وہاں جا کر بعد درود شریف دعائیں مانگتے اور چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔ اور فیض اٹھاتے ہیں۔ خدا کے فضل و کرم سے اپنی منشا کے مطابق مرادیں حاصل کرتے ہیں خصوصاً گرد و نواح کے زمیندار ہر فصل کا پہلا پھل خواہ کچھ بھیجیں۔ آپ کی خانقاہ پر چڑھاوہ چڑھاتے ہیں۔ جن میں اعلیٰ درجے کے کپڑے کا اُچھاڑ نقدی اور موسم کے مطابق فصلوں کے دانے ہیں نے خود "حکیم بخاری" بھی دیکھے ہیں۔ اسی طرح سبزیوں کا حال ہے۔

(۲) تریئے کے تپ میں جو لوگ مبتلا ہوتے ہیں۔ وہ آپ کی مدفن یعنی خانقاہ شاہ سمائل بخاری سے صرف ایک ٹھیکری یا لکڑی چھوٹی سی لا کر دھاگے میں باندھ کر گلے میں باندھ دیتے ہیں۔ خدا کے فضل و کرم اور کی دعا برکت اور لوگوں کے عقیدہ اور یقین سے یقینی طور پر تریئے کا بخار اتر جاتا ہے۔ ع

حکمتے جاری است بعد از مردنش

(۳) اسی طرح خارش اور دیگر جِلدی امراض کے لاعلاج مریض آپ کی قبر مبارک کی خاک شفا لے کر جسم پر ملتے ہیں۔ ان کو اپنے عقیدہ اور یقین سے یقینی طور پر شفا کامل نصیب ہو جاتی ہے۔ جیسے نظام الدین ولد احمد دین ماچھی المعروف جامو ماچھی محلہ ہوچیاں والہ خارش سے جذام ہو گیا۔ خاک شفا سے شفایاب ہوا۔ دوسرا صوبہ ولد لہنا المعروف صوبہ لنگا کا جن کی سر اہین گھمبیر ہو گیا۔ تو آپ کی خاک شفا سے ہی فیض یاب ہوا۔

Marfat.com

(۴) آج کل بھی علاقہ کے زمینداروں کے ہاں گائیں ہوں بھینسیں ہوں۔ اُن کا سب سے پہلا دودھ ہمارے بزرگوں کے گھر پہنچاتے ہیں۔ کئی دفعہ میں نے خود پوچھا ہے۔ (حکیم بخاری) پہلا دودھ آپ کیوں دیتے ہیں۔ تو جواب میں کہتے ہیں "حضرت اگر آپ کو دودھ نہ پہنچائیں۔ تو ہمیں وہ مرد خدا (شاہ سمائل بخاری) آرام سے بیٹھنے نہیں دیتا ہے۔ اور ہماری گائیں بھینسوں کے نتھنوں میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ جب دودھ دے دیتے ہیں۔ تو پھر تمام زمانہ رضاعت کبھی کوئی تکلیف ہمارے چوپاؤں کے قریب بھی نہیں آتی ہے۔ یہ ہمارا تجربہ ہے۔

دربار شاہ سمائل میں کئی ایک مفید خلائق باتیں ہیں۔ آپ کا دربار باوقار کسی وقت بھی دعاگو سے خالی نہیں ہوا۔ اور مرجع عام و خاص ہے۔ آج بھی آپ کی کرامات زبان زد عوام و خاص ہیں۔

ماخوذ از تذکرۃ الابرار فی سلسلۃ الاشجار قلمی از حکیم عبدالواحد بخاری

حافظ نور اللہ

حضرت محمد حیات صاحب کے فرزند ارجمند تھے۔ علم و معرفت میں کامل تھے۔ اعلیٰ پایہ کے انشاپرداز تھے۔ انشاء نور اللہ آپ کی تصنیف ہمارے کتب خانہ میں موجود ہے۔ نوشاہی لکھتے ہیں۔

شیخ نور اللہ حافظ بے نظیر — بحر رحمت عالم و فاضل کبیر
ہست بیحد وصف آں عالی جناب — گشت نوشاہی از و نور کثیر

آپ نے دو صفر المظفر ۱۲۲۹ھ میں وفات پائی۔ قطعہ ملاحظہ ہو۔

آفتاب یقیں شمس الدین — در سعادت چو سعد بود سعید
چو ز شرق فنا بغرب بقا — رفت تاریخ درست شیخ شہید ۱۲۲۹ھ

حافظ اعظمؒ

صاحب زہد وعلم حافظ محمد اعظم رحمۃ اللہ علیہ مردے کمال بود۔ در علم وعمل گویند روزے بسرش درد بود۔ حضرت غوث اعظم قدس سرہٗ در عالم رؤیا دم نمود و از انبار گاہے سرش درد شدہ در سال یکہزار و دو صد و سی و چہار از ہجرت بود تاریخ وفات ساکن مغفور بہشت است ۱۲۳۴ھ (سلسلۃ الاولیا)

سید محمد شاہ

سید محمد امین کے صاحبزادے تھے۔ اور خلیفہ تھے۔ علم معرفت میں کمال رکھتے تھے۔ نوشاہی لکھتے ہیں۔

شیخ حضرت محمد شاہ کمال — حافظ علامۂ و عارف کمال
در طریقت بود استاد عجیب — تاج نوشاہی ظل لازوال

آپ نے شب سہ شنبہ ۲۳ محرم الحرام ۱۳۲۷ کو وفات پائی قطعہ یہ ہے

چو محمد شاہ شد از ما ورا — مرحبا گفتند در جنت یا و
چو بجستم سال تاریخ دلی — گفت ہاتف ورد قرآن نقل او ۱۳۲۷ھ

مفتی محمد یونس

شادیوال کے خاندان مفتیاں کے مورث اعلیٰ مفتی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ اپنے وقت کے جید عالم تھے۔ زیادہ تفصیل معلوم نہیں ہو سکی۔

میاں احمد جی

صالح کنجاہی لکھتے ہیں۔

Marfat.com

متمتع از فیض سروری حضرت میاں احمد علم ظاہری و باطنی داشت شاگرد حافظ محمد یونس مرحوم بود۔ بطریق سہروردی داشت وفاتش در سال یکہزار دو صد چہل و نہ بود قبرش در شادیوال است جانب مغرب قطعہ از عظیم جو حکیم کشمیری ؎

چو جان پاک احمد جی رواں شد سوئے دار الخلد ۔ بگفتا ناگہاں رضواں کہ رضی اللہ عن احمد
۱۲۴۹

حافظ غلام محمود

صالح لکھتے ہیں۔

وجود مسعود حافظ غلام محمود مشہور باسم صاحبزادہ ولد حافظ محمد مقیم رحمۃ اللہ علیہ در ظاہر و باطن کامل مرید والد خود بود با میر حیدر شاہ ٹالیاں والا نیز محبت داشت وفاتش شب آدینہ پنجم ماہ محرم در سال یکہزار دو صد چہل و دو از ہجرت بود و حضرت جملہ شاہ و صاحبزادہ بیک شب وفات یافتند۔ قبرش در سموال است۔

سید جملہ شاہ

صالح کنجاہی لکھتے ہیں۔

کشور سخا را کشا صاحب خرقہ و کلاہ حافظ کلام اللہ سید جملہ شاہ علیہ الرحمۃ صاحب کرامات و یگانہ زمانہ خود برادر اہل مجرد و از حظ نفس بری بود۔ طریق سہروردیہ داشت بچہار واسطہ بمخدوم عبد الکریم منگووالیہ می رسد چنانچہ وے مرید محمد فاضل است و او مرید میاں علی محمد و او مرید میاں ابراہیم و او مرید حافظ خلیل و او مرید مخدوم عبد الکریم وفاتش شب آدینہ پنجم محرم در سال یکہزار و دو صد چہل و دو بود۔ قبرش در خون متصل کنجاہ است۔ غلام قادر جلالپوری دو مادہ ہائے تاریخ وفات سید صاحب سخاوت ۱۲۴۲ ھ و منظور الہی مے گویند ۱۲۴۲ ھ

Marfat.com

سیّد نور شاہ

صالح کنجاہی لکھتے ہیں۔

اہل درد و ذوق و صاحب سوز و شوق عالیجاہ سیّد نور شاہ نور اللہ تربتہ عالم و زاہد و صاحب استغراق و کثیر البکا بود وفاتش در سال یکہزار و دو صد و چہل و دو از ہجرت قبرش کیرانوالہ است۔ قطعہ از حافظ غلام محی الدین کنجاہی است۔

چراغ خانہ دیں نور شاہ روشن دل | چو گشت جانش از صحن دنیوی بے قید
سنین حین رحیلش بگفت ملہم غیب | کہ صدر خلد بریں باد جاش جاوید ۱۲۴۲ھ

مولوی محمد ابراہیم ادھم کنجاہی

والد کا نام مولوی محمد ادہم محمد صالح کنجاہی کے نانا بزرگوار تھے۔ مولوی صالح گجراتی کے مرید تھے۔ اپنے وقت کے جیّد عالم اور بہت بڑے بزرگ تھے۔ مولوی صالح لکھتے ہیں زبدۃ الصلحا کامل الحیا مظہر صدق و یقیں صاحب درد و دیں معدن اخلاق عمیم حضرت میاں شیخ محمد ابراہیم طیّب اللہ ثراہُ و جعل الجنۃ مثواہُ عالم و عامل و در زہد و تحمل رفیع الشان بود علم ظاہری از بسیار اساتذہ حاصل نمودہ بود۔ چنانچہ از خدمت حضرت میاں محمد مصطفیٰ کھسیالی والہ و حضرت مرزا مقصود بیگ دلانوالیہ و حضرت حافظ محمد یونس شاہ دولیہ و حضرت میاں محمد صالح گجراتی رحمۃ اللہ علیہ در علم باطنی مرید حضرت سید شاہ میر است و والد بزرگوار حضرت میاں محمد ادہم مرحوم مرید حضرت شاہ محمد غوث بود حسن صورت و سیرت داشت و یکتائے جہاں آرائے خواجہ ہر دو سرائے صلی اللہ علیہ وسلم در عالم رؤیا مشرف شدہ از کسے نرنجید و نہ کسے را رنجانیدہ مدح و ذم پیش وے یکساں بود صاحب درد بود ہر کہ اسم مبارک سبحانہ تعالیٰ بر زباں راندے یا کسے ابیات محققانہ خواندے در حال

از چشمانش اشک رواں شد سے جدی مادری و استاد پاک نہاد این خاک نژاد است وفاتش روز دوشنبہ بوقت ظہر بیست و نہ ماہ ربیع الآخر در سال یکہزار و دوصد و چہل و سہ از ہجرت بود۔ قبرش در کنجاہ پایاں مرقد حضرت پیر سبز غازی است رحمۃ اللہ علیہ قطعہ تاریخ وفات از میاں اللہ جوایا شوق بسادہ چکی۔

ز دو شنبہ ربیع دو مین — بیست و نہ رفتہ بوقت پیشین
شیخ فرخندہ سید ابراہیم — جان خود کردہ بایزد تسلیم
شوق بستہ کمر عزم درست — سال تاریخ وفاتش می جست
ناگہ تقفے داد بشارت زاں سو — کان بفکر از طلب اندر تگ و پو
سال آں رخت کش خلوت عدن — دائما معتکف جنت عدن ۱۲۴۳ھ

قطعہ وفات مولوی ابراہیم کنجاہی از غلام محی الدین کنجاہی

ہیہات مات مولانا محمد ابراہیم — فجا عہ الہم علی ارواح عالم الہیم
خذ تاریخہ من ہذا الاٰیۃ الکریم — اولئک المقربون فی جنات النعیم

آپ کی مدح میں صالح کنجاہی لکھتے ہیں۔

دمادم رحمت ایزد تعالےٰ — بود بر خاک پاک شیخ والا
کہ ہست آں خوابگاہ خوش حوالی — محمد شیخ ابراہیم عالی
چو شیخ فی طریق و اقوی — امام زمرۂ ارباب تقویٰ
بملک بردباری بادشاہے — بزہد و ورع عالی دستگاہے
اگرچہ وصف اویس ولپذیر است — ولے از شرح آں فکرم قصیر است
رموز فقر در ذاتش نہاں بود — لقائے خضر از رویش عیاں بود

ہزاراں رحمۃ اللہ بر روانش
درود حق بود بر پاک جانش

خواجہ عبدالرحیم

منگووال میں حضرت شاہ سید شریف کی اولاد سے تھے۔ خالصہ عہد حکومت میں بہت اقبال پایا۔ ان کا تمام خاندان نورٌ علی نور رہا۔ مولوی محمد صالح کنجاہی لکھتے ہیں۔

ذالا درگاہ سیادت پناہ دریائی ایقان اہل طریقت وعرفان صاحب الطاف عمیم حافظ سید عبدالرحیم نوراللہ مرقدہٗ در علم ظاہری و باطنی کمال بود۔ در توحید تفرید پایہ بلند شان داشت حضرت نوراللہ شاہ را باوے اعتقاد تمام بود کہ بجائے پیر میدانستے مریدان وے بسیار بودند۔ اوّل اورا قادریہ بحضرت شاہ محمد بقا سندی رادی کوٹ والا داشت واواز خواجہ محمد معصوم سرہندی داز حضرت حافظ غلام مرتضےٰ قصوری چشتیہ نیز داشت وفاتش شب شنبہ یازدہم ربیع الآخر در سال یکہزار دو صد و چہل و پنج از ہجری بود۔ قبرش در منگووال است۔ قطعہ تاریخ از میاں اللہ جوایا شوق سادہ چکی است۔

آں مولوی شاہ دریائے الست | کز نور ابوالعباد در کنیت است
چوں جذبۂ معدن حقیقی برسید | از سلک مجاز عقد الفت بگسست
تاریخ وصال ایں چنیں گوید شوق | گوہر زیبا بحجر سر مدی پیوست

۱۲۴۵ھ

حضرت غلام غوث

آپ حضرت غلام مصطفےٰ صاحب کے صاحبزادے تھے۔ آپ ۱۲۴۵ھ کو پیدا ہوئے اپنے وقت کے متبحر عالم اور جید خطاط تھے۔ خط نسخ و نستعلیق دونوں میں مہارت رکھتے تھے۔ امیرانہ لباس پہنتے۔ لیکن دل میں فقراء و علماء کی محبت تھی قصیدہ بردہ شریف اور دلائل الخیرات کے عامل تھے۔ اللہ شریف میں بیعت ہوئی۔ ۱۱رصفر ۱۳۰۲ کو فوت ہوئے۔ قطعہ تاریخ ؎

Marfat.com

اے مجمع مروّت و اے منبع کرم — اے معدن فتوت و اے مخزن حکم
گفتند سال رحلت تو اے غیاث جم — الف و ثلثمائۃ و اثنین فوہم

آپ کا مزار موضع اعوان شریف میں ہے۔

حضرت غلام محمد

حافظ محمد محفوظ کے صاحبزادے تھے۔ تمام علوم ظاہری جو اس زمانہ میں مروّج تھے۔ اس پر حاوی تھے۔ آپ کی عمر کا اکثر حصّہ مجاہدات میں گزرا اعلیٰ درجہ کے خوش نویس تھے۔ آپ سے بکثرت خوارق عادات ظاہر ہوئیں۔ آپ کی وفات ۱۲۴۶ھ میں اعوان شریف میں ہوئی۔ قطعہ ملاحظہ ہو۔

میاں غلام محمد کہ بود کامل مرد — دہم ز ماہ رجب نقد زندگی بسپرد
زبس بہ خلق خدا راہ حق ہمے پیمود — خداش جائے بباغ ارم عطا فرمود ۱۲۴۶ھ

حافظ نصر اللہ

صالح کنجاہی لکھتے ہیں۔

برگزیدہ اہل اللہ حافظ نصر اللہ علیہ رحمۃ اللہ در علم ظاہری و باطنی تمتع داشت متقی و متورع زمان خود بود۔ مرید حضرت مرزا صاحب مرزا جان جاناں دہلوی است وفاتش در سال یکہزار دو صد و چہل و ہشت از ہجرت بود۔ قبرش در جوڑہ است۔ قطعہ تاریخ از غلام محی الدین کنجاہی۔

افسوس در دو حیف کزیں دیر شش جہات — رحلت نمود حافظ نصر اللہ نیک خو
ہاتف بگفت سال رحیلش بخاطرم — حافظ دوام باد قبول جناب او ۱۲۴۸ھ

Marfat.com

محمد قاسم ابوالوفا

حضرت میاں محمد قاسم ابوالوفا نور اللہ مضجعہ عابد و زاہد و فقیہہ و شب خیز و طبیب کامل در زمان خود بود. شاگرد و مرید والد بزرگوار خود حضرت میاں محمد اسلم است. و وے مرید والد خود حضرت حافظ بڈھا است. و وے مرید والد خود حضرت حافظ امان اللہ است و وے مرید حضرت میاں مصطفیٰ لاہور است و وے مرید حضرت میاں جان محمد لاہوری است و وے مرید حضرت میاں وڈا صاحب است رحمۃ اللہ علیہم و بشاہ صاحب حافظ سید عبدالرحیم نیز اعتقاد کمال داشت دانا و شیریں زبان متکلم بود. بکبیر الکلام مائل و دل نیکو خو و روشن رو پیوستہ بتبسم و از اقوال و افعال مالایعنی محترز کمال بود حضرت سید محمد لقا را با وے اعتقاد تمام بود. کہ بجائے پیر میدانستے پیر روشن ضمیر ایں فقیر است. وفاتش روز شنبہ وقت بامداد بیست و ہفتم از ماہ جمادی الآخری در سال یکہزار و دو صد و پنجاہ و دو ۱۲۵۲ھ از ہجرت بود. قبر آں صاحب در موضع گولیکی است. بطرف جنوب از کنجاہ در مدح او

از دل و جاں مدح گنم پیر خویش	پاک تن و پاک فن و پاک کیش
خواجہ عباد زہے پارسا	راہرو و راہبر و رہنما
زبدۂ از زمرہ دیں پروراں	اہل دل و قدوۂ صاحبدلاں
کان وفا بحر صفا مقتدا	عین حیا فقر لقا بیش روا
سہل کش و اہل ہش نیک خو	نام خوش قامہ خوش و خوبرو
نام گرامی اش بدل کیمیا	شیخ محمد قاسم بجز ابوالوفا
بود مہتاب رخ بس جمیل	برحمۃ اللہ تعالےٰ جلیل
از دل و جانش شدہ صالح مرید	داغ غلامی بجبیں بر کشید
ذاکر او ہست بصبح و مسا	درد و زباں دارد۔ ید۔ ابوالوفا

Marfat.com

قطعہ تاریخ وفات از میاں الہ جوایا شوق سادہ چکی۔

ابو الوفا آں بعہدہ اوفی — ہادی کامل طریق ہدیٰ

صبح گاہاں بادل جامع — بست و ہفت از جمادی الاخریٰ

رخت رحلت ز دار سفلی بست — بتمنائے او شد اعلیٰ

شوق سالش شمر دہاتف گفت — یا گرفتہ بجنت الماویٰ ۱۲۵۲

سیّد نور احمد

منگوال کے رہنے والے تھے۔ خواجہ عبدالرحیم کی اولاد میں سے تھے۔ بہت بڑے بزرگ تھے میاں محمد چھورانوالیہ نے قطعہ تاریخ لکھا۔

فغاں کہ افسر سادات سید نور احمد — شدہ ز مردم گریاں چناں درون جناں

ز سال فصل وے عقل سلیم گفت ایں سال — چراغ ہند بگوئش یا چراغ جہاں ۱۲۵۳ ۱۲۵۳

سیّد حافظ الٰہی بخش

سید حافظ نوراللہ صاحب کے فرزند ارجمند تھے۔ اور خلیفہ تھے۔ نوشاہی لکھتے ہیں

شاہ الٰہی بخش حافظ خوبرو — فاضل و کامل ماہ رس نیک خو

عین علم معرفت عین سخا — ہست نوشاہی دلیل ذکر ہو

آپ کی وفات بروز شنبہ بتاریخ ۲۳ رمضان ۱۲۵۳ھ کو ہوئی قطعہ ملاحظہ ہو

غوث دوراں جناب الٰہی بخش — وقت رحلت نمودنا مصحف حرف

سال فوتش بگفت نوشاہی — رفت اندر جناں سخی با شرف ۱۲۵۳ھ

Marfat.com

سید محمد بقا اللہ

خواجہ عبدالرحیم کے صاحبزادے تھے۔ محمد صالح کنجاہی لکھتے ہیں۔

نیّر اوج دین و ایمان بحر امواج یقین و عرفان دستگیر بے کسان حافظ قرآن صاحب صدق و صفا معرفت سید محمد بقا رحمۃ اللہ علیہ والعطا از علم ظاہر و باطن حظ وافر داشت۔ در صبر و شکر و زہد و توکل عالی شان بود گاہے گاہے بیک شب دو دو رکعت تمام قرآن مجید مے خواند مستجاب الدعوات، صاحب الکرامات والمقامات ناصر الغریب قاتل الاعدا کامل الحیا، حسن الخلق، لطیف اللسان موافق اللہ مخالف الشیطان فرزند حافظ عبدالرحیم است۔ طریق نقشبندیہ از حضرت غلام شاہ داشت۔ و دے از والد خود حضرت غلام علی را ہی کوٹ والا و وے از حضرت شاہ محمد بقا سرہندی و طریق سہروردیہ از حضرت میاں محمد قاسم بوالوفا داشت و مے فرمود ہر چہ یافتم از برکت وے یافتم و نیز گویند اویسی است۔ از جناب غوث اعظم قدس اللہ سرہٗ و حضرت میاں صاحب قصوری وے را بایں الفاظ یاد می فرمود۔ سید محمد بقا تارک الدنیا ولی کامل مکمل فنا فی اللہ بقا باللہ و بایں گدا محمد صالح، خیلی میل خاطر داشت۔ کہ در تحریر نمی آید۔ الحمد اللہ علی ذالک وفاتش روز شنبہ وقت صبح چہارم جمادی الاولیٰ در سال یکہزار و دو صد و پنجاہ و نہ از ہجرت قبرش بابایاں قبر والد بزرگوار خود است۔ نظم

خواجہ در درج صدق و صفا	ماہ دری برج حلم و حیا
در دیانت زہے بلند مقام	شاہ عالی بکشور اسلام
خواستن کرد چوں بوقت دعا	می نطلبید جز خدا ز خدا
در دلش جز بغیر حق نیافتہ راہ	بجز از لا الٰہ الا اللہ
قول او فعل او ہم للہ	فانی از خویشتن بقا باللہ

Marfat.com

برگزیدہ ز عاشقان خدا — یعنی آں پیشوائے سید لقا
در بہشت بریں بود شاداں — رحمۃ اللہ علیہ والغفراں

قطعہ تاریخ وفات از میاں اللہ جوایا شوق۔

چار ہی از جمادی الاوّل — روز شنبہ بوقت صبح دماں
اختر برج عقل سید لقا — شد ازیں خاکداں تیرہ نہاں
سال تاریخ آں خجستہ خصال — دانی گوہر شرافت داں ۱۲۵۹ھ

از غلام محی الدین کنجاہی۔

ز وصف حضرت سید لقا چہ میگویم — کہ بود خصلت و خلق محمدی ذرّہ وے
بگفت سال رحیلش چو جستم از ہاتف — ہزار رحمت حق باد جاوداں بروے
دریغ حسرت و افسوس رفت زیں عالم — مہ سپہر ولایت جناب سید بقا
دل شکستہ من گفت سال تاریخش — ستون محکم اسلام اوفتاد از پا ۱۲۵۹ھ

سید عباد اللہ شاہ

خواجہ عبدالرحیم صاحب ساکن بگھوال کے فرزند ارجمند تھے۔ صالح کنجاہی لکھتے ہیں۔

پیر زمانہ در زمانہ خود یگانہ رفیع القدر عالی جاہ حضرت سید عباد اللہ علیہ رحمۃ برادر کلاں سید محمد لقا است ارادہ بحضرت غلام شاہ دارد اما فیض از والد خود یافت۔ عالم خلیق و حافظ و زاہد اہل حال و صاحب اقبال بود۔ در آں زماں باوے کسے در رتبہ مساوات نداشت۔ وفاتش روز سہ شنبہ ماہ ذی الحجہ در سال یکہزار و دوصد و شصت و شش از ہجرت بود قبرش نزد والد خود۔ قطعہ تاریخ وفات از حافظ غلام محی الدین کنجاہی این است

اہل دل سید عباد اللہ — بود خوش خو بشیب و شباب صفی

Marfat.com

گفت تاریخ نقل او عقلم — رُخ سیادت وہم چراغ نبی
۱۲۶۶ھ — ۱۲۶۶ھ

از محمد بخش موہلہ والا۔

آہ افسوس شاہ سید عبادُاللہ — نقل کردند زیں فنا فی اللہ

سال خوش چراغ دیں بجو — عالم از علم بود اہل اللہ
۱۲۶۶

غازی عبداللہ

حضرت اسد اللہ والغازی شیر خدا بیر شاہ قلندر غازی عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ حافظ محمد حفیظ کے دوسرے فرزند ارجمند تھے۔ آپ موضع ٹھٹھہ موسے میں پیدا ہوئے۔ آپ ہما ئے اوج کبریا اور شہباز ہما اعلیٰ تھے۔ آپ کی تمام عمر مجاہدات شاقہ میں گزری۔ آپ کی پیدائش کے وقت آپ کے جدِ امجد حافظ محمد جمیل زندہ تھے۔ آپ سے بے شمار کرامات ظہور میں آئیں۔ آپ علاقہ کھڑی میرپور میں چلے گئے۔ وہیں وفات پائی۔ آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔
میاں محمد صاحب مصنف سیف الملوک کے پیر و مرشد تھے۔

شیخ ذاکر ولد شیخ سعدی

شیخ اللہ داد سری مدفون گنندرہ قریشاں کی اولاد میں سے تھے۔ قاضی فضل حق وزیر آبادی ان کے متعلق لکھتے ہیں۔

تارک الدنیا بود۔ اگرچہ در عہد بادشاہ گردی ہا در میر پور اقامت کردند ایام بدیں صبر و قناعت بسر می بردند۔ در بدایت حال خانہ مختصرے در گجرات جائے سکونت اہل و عیال خود نی داشتند۔ از تنگی مکان چارپائی ہا ہنگام روز در دہلیز خانہ خود می نہادند در ایام بادشاہ گردیہا فوج سنگھاں نہنگ مشرب در گجرات درود نمودند۔ و در شہر کمال

مردم دست درازی می کردند یکے ازاں فریق چارپائی از دہلیز مبارک برداشتہ بردہ وآنحضرت بعجز وانکساری درباب واپس چارپائی درخواست کرد مؤثر نشد۔ آنحضرت بجلالت طبعی مصرعہ قصیدہ خمریہ برزبان آوردہ باشارت انگشت سراز تن ایشاں جدا ساختند چارپائی از دستش بیفتاد و ہمراہیاں او فراری شدند۔ وماجرا پیش رئیس قوم اظہار نمودند۔ رئیس مذکور با مجمع کثیر بوجوہ نذر و نیاز بطور شبگیر بخدمت حاضر بودہ عفو تقصیرات کنانیدہ و درحق خود درخواست دعائے گذار۔

شیخ اللہ حاصلاں والہ کے رہنے والے تھے۔ بہت بڑے عالم دین اور عارف باللہ تھے۔ ان کی کرامات لوگوں کو زبانی یاد ہیں۔

پیر شیر غازی چکوڑی متصل کنجاہ کے بزرگ تھے۔ انہی کے نام سے اس گاؤں کا نام چکوڑی شیر غازی مشہور ہے۔

حافظ فتح اللہ ہنڈالہ کے رہنے والے تھے۔ مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

میاں نور جمال سید تھے۔ موضع نور جمال کے رہنے والے تھے۔ اپنے وقت کے بہت بڑے عارف اور بزرگ تھے۔ لوگوں کو آپ سے عقیدت تھی۔

سید محمد حسن سید محمد حسن بن خدا بخش ساہنپالوی فقیر کامل روحانیت میں حضرت نوشہ سے مستفیض تھے۔ روزینہ غیب میں ان کو روزانہ ایک جوڑا ملتا تھا۔ (شریف التواریخ شرافت)

حافظ سعد اللہ موضع ڈھلیاں کے رہنے والے تھے۔ مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔ مشہور ہے کہ اپنے وقت کے جید عالم اور کامل صوفی تھے۔

Marfat.com

سید حافظ روح اللہ سید محمد امین کے صاحب زادے تھے۔ نیک اخلاق، صوفی مشرب اور اپنے وقت کے امام الاصفیاء تھے۔

سید غلام علی شاہ سید غلام علی شاہ بن سید قدم الدین شاہ صاحب جلالی بزرگ تھے۔ لوگ ان کی بددعا سے خائف رہتے تھے۔ اکثر لوگوں کو آپ کی دعا سے اولاد نصیب ہوئی۔

سید نظام الدین سید نظام الدین بن سید سبحان علی نوشاہی مدفون ساہنپال شریف صاحب کرامت و تصوف بزرگ تھے۔

میر شاہ حضرت میر شاہ علم ظاہری سے بالکل ناآشنا تھے۔ لیکن علم معرفت سے مالا مال تھے۔ کٹھالہ کے رہنے والے تھے۔ جلدی لکھن وال چلے گئے۔

سید محمد شاہ آپ کوٹ جوراں ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ حکیم احمد دین صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ آپ ذکر نفی اثبات کر رہے تھے۔ کہ اپنے بدن کے جوڑ جوڑ علیحدہ ہو گئے۔ لوگ یہ واقعہ دیکھ کر ڈر گئے۔

حافظ شادی

ملتانی بزرگ تھے۔ خالصہ عہد میں قلعہ دار ضلع گجرات میں آئے۔ قریشی الاصل تھے۔ جناب بہاؤالدین ذکریا ملتانی کی اولاد سے تھے۔ ان کا مزار قلعہ دار میں موجود ہے۔ بڑے نیک پرہیزگار اور شب بیدار بزرگ تھے۔ ان کا اتقا اور پرہیزگاری بہت مشہور ہے۔

Marfat.com

مولوی صدرالدین

مولوی صدرالدین اپنے وقت کے جید عالم تھے۔ مولوی محمد صالح گجراتی کے شاگرد تھے۔ قلعدار ضلع گجرات میں کچھ عرصہ رہے۔ بعد میں جہلم چلے گئے۔ اور وہیں فوت ہوئے۔ آپ کی اولاد سے جید عالم پیدا ہوئے۔ جن میں مولوی برہان الدین خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ ان کی وفات ۱۲۶۸ میں ہوئی۔ قطعہ تاریخ از غلام محی الدین کنجاہی۔

سال فوت جناب صدرالدین — یاد مرحوم رحمت رحمان ۱۲۶۸ھ

حافظ خان محمدؒ

موضع قلعہ دار کے مشہور عالم دین تھے۔ قریشی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ قادری سلسلہ سے منسلک تھے۔ ۱۲۷۴ھ میں وفات پائی۔ ان کی بہت سی کرامات تذکرہ اسلاف و اخلاف میں درج ہیں۔

قطعہ تاریخ وفات حافظ خان محمد قلعہ داری از علامہ سید احمد ناظم

تخت نشین گشت بملک سرمد — شاہ دین مولانا خان محمد
در سیل خمیس دوم غرۂ شعبان — ہفتاد و چہار یک ہزار و دو صد

از مولوی جان محمد ساکن بیگووالہ

بود است مرد خان محمد قلعہ دار — در مجمع فواضل کالشمس نورت
یاد بایزید وقت و جنید زمان ولی — ہادی پیشوائی رہ دین آخرت
برداشت دل ز دار فنا سوئے انجہان — تا بتارہ جملہ عالم با قلب فجرت
تاریخ سال وصل چو پرسیدم از خرد — با قلب سوز گفت اری الشمس کورت
بار دگر بگوش در آمد ندا ز غیب — تاریخ او برآمد از دین آخرت ۱۲۷۴ھ
در دیں خوب لو بجمعہ رحمات خویش — سال وفاتش آمد از گنج آخرت ۱۲۷۴ھ

Marfat.com

حافظ عبداللہ شاہ

آپ بمقام سیالکوٹ ۱۸۵۷ء کو پیدا ہوئے۔ جناب قاضی صاحب کے خلیفہ تھے۔ موضع بوکن ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ انیس سال علوم ظاہری کی تعلیم میں گزارے۔ مولوی علم الدین سیالکوٹی کے خاص شاگردوں میں سے تھے۔

۱۸۸۴ء میں اپنے والد چراغ علی کی معیت میں جناب قاضی صاحب کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ چوراسی سال کی عمر میں ۵ دسمبر ۱۹۴۱ء کو بدھ کے دن بمقام چک نمبر ۱۵ شمالی ضلع گجرات میں فوت ہوئے۔ بڑے زاہد و عابد تھے۔

مولوی شکر اللہ

صالح کنجاہی لکھتے ہیں۔

حضرت مولوی شکر اللہ علیہ الرحمۃ در علم و عمل بہرہ تمام داشت۔ کہ از یاد طالبان را تعلیم می کرد وفاتش در سال یکہزار و دو صد دہ بود۔ از ہجرت قبرش در چک عمر است قطعہ تاریخ از مولوی غلام محی الدین کنجاہی۔

تبارکش از غیب آمد ندا — فرد ہی شد و شمس دیں علا

بخوان باز تاریخ تقلش چناں — ابد باد خوش مسکن دے جناں ۱۲۸۰ھ

یہ بزرگ چک عمر کے بزرگ حضرت شیخ عبداللہ کے جد امجد تھے۔ شجرہ نسب یوں بیان کیا جاتا ہے۔ شیخ عبداللہ بن صدر الدین بن حافظ محمد بن حافظ شکر اللہ۔ راقم کو آپ کے مزار پر فاتحہ خوانی کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔

Marfat.com

سیّد خان عالم

حضرت نور شاہ صاحب کے صاحبزادے تھے۔ اپنے وقت کے جید عالم اور بہت بڑے صوفی تھے۔ ۱۲۸۱ میں وفات پائی۔ مولوی جان محمد صاحب بگیو والیہ نے متعدد قطعات تاریخ لکھے۔

چوں کہ شد در خلد آں رحمت مآب — حور و غلماں کرد پابوسش شتاب
گفت رضواں کیست صاحب چیست سال — میر سیّد خان شاہ دادش جواب ۱۲۸۱

ایضاً

شاہ سوارے بلا وقرب خدا — بعد غیرش بپا پیادہ نوشت
آفتاب سپہر آل نبی — بادر کامل برج پاک سرشت
اعنی آں خان شاہ سید پاک — عالم و فاضل زہشت بہشت
کیشتش بو خلیل و دین حیا — خامہ نقش بخوش کلام نوشت
مولد مسکنش بہ کیرانوالی — ہائے در سش مثل بہشت بہشت
تاکہ می داشت بہرہ از جان پاک — جز عمل نیک ہیچ بغیر نہ کشت
سال تاریخ آں بنا رج الہ — گفت ہاتف سوار شد بہ بہشت ۱۲۸۱ھ

ایضاً

بود است سید خان محمد زیں سرائے — در نکرہم شریعت ہادی و پیشواء
میبود بر زمانش عنقار صبح و شام — سال وفات از شد عنقار زیں ادا

محمد صالح کنجاہی

کنجاہ کے مشہور عارف باللہ عالم خطیب اور شاعر تھے سلسلہ نقشبندیہ

ہیں غلام محی الدین قصوری سہروردیہ میں خواجہ محمد قاسم ابوالوفا ساکن گولیکی اور خواجہ بقا باللہ ساکن منگوال کے مرید تھے ۱۳۰۷ھ میں وفات پائی۔

غلام محیّ الدّین کنجاہی

محمد صالح کنجاہی کے صاحبزادے تھے خواجہ عبدالرسول قصوری کے مرید تھے۔ اپنے وقت کے عالم اور ماہر تاریخ گو تھے۔ مجمع التواریخ ان کی مشہور کتاب ہے۔ تفصیلی حالات مقالہ غلام محی الدین کنجاہ وفات ۱۲۸۴ھ میں ہوئی۔

تاریخ مولوی غلام محی الدین کنجاہی از شیخ عبداللہ ساکن عمر چک

۱۲۸۴ھ حافظ سالم کمال از دین | آہ کہ آمادہ شد بخلد بریں ۱۲۸۴ھ

۱۲۸۴ھ شیخ سال و اصل گو بس زیں | آہ جاں غلام محی الدین ۱۲۸۴ھ

سید حافظ قل احمد

جناب سید حافظ الہی بخش صاحب کے فرزند اور خلیفہ تھے۔ بہت بڑے عالم بھی تھے۔ آپ کی علمی تحریریں میری نظر سے گزری ہیں۔ نوشاہی لکھتے ہیں۔

شیخ قل احمد مکرم عارفے | عالم و حافظ بعرفاں واصلے

شد مجدد عصر خود عالی مقام | علم نوشاہی از و شد کاملے

آپ نے ۱۳ ربیع الآخر ۱۲۸۶ھ کو وفات پائی۔ قطعہ ملاحظہ ہو۔ از غلام سرور لاہوری ؎

قل احمد بود چوں ہمنام احمد رفت ازاں آخر | بوقت فاتحہ در مجلس ختم الرسل احمد

چو جست از ساقی دل سرور سرمست تاریخش | ندا شد یافت جام بیخودی جبذ دی گل احمد

سید مکھن شاہ آپ بھی سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق کے صاحبزادے تھے۔ درویش صفات تھے۔ موصوف صاحب کشف و کرامت تھے۔

غلام رسول

حضرت غلام رسول کے بڑے صاحبزادے تھے۔ علم ظاہری میں یگانہ تھے۔ عمر کا ایک حصہ مجاہدات میں گزرا۔ اعلیٰ درجہ کے خوش نویس خطاط بھی تھے۔ آپ کی عمر کا ایک حصہ حالت جذب میں گزرا۔ حضرت قاضی سلطان محمود پر شفقت فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے ۲۸ جمادی الآخر ۱۲۸۶ھ کو بدھ کے دن وفات پائی قطعہ تاریخ ملاحظہ ہو۔

آنکہ بُد حضرت غلام رسول — تابع شرع احمد مقبول
از دل وجاں مطیع امر خدا — نور اللہ قبرہ دو سرا
مثل او نیست در جہان ثانی — روح اللہ روحہ سامی
شب آدینہ وقت بعد ما — شد ز دار الفنا بسوئے بقا
بست و ہشت از جمادی الثانی — کہ بفردوس رفت آں نامی
سال ترحیل آں گزیدہ بسر — بغفور است اے خجستہ سیر ۱۲۸۶ھ

آپ کا مزار مبارک موضع برنالہ قبرستان کلاں کے جانب شمال مغرب واقع ہے۔

غلام مصطفیٰ و غلام عبد اللہ

یہ دونوں حضرات حضرت غلام رسول صاحب کے حقیقی بھائی تھے۔ اوّل الذکر حضرت قاضی سلطان محمود کے دادا تھے۔ آپ دونوں علوم ظاہری و باطنی سے حصہ وافر رکھتے تھے۔ حضرت غلام مصطفیٰ صاحب ۲۸ محرم الحرام ۱۲۶۰ھ بمطابق ۱۸۴۴ء کو چاشت کے وقت فوت ہوئے۔ قطعہ تاریخ ملاحظہ ہو۔

حیذ صحیح واجد رب فضل و کرم — بود — کہف درا و غربا و کوہ — سخا و جود

Marfat.com

چو از غلام حضرت ہم اسم و اسم داشت ، شیر عزیں زاد وصالش سہا نمود ۱۲۶۰ھ

ایضاً

رفت از جہان غلام غلامان مصطفےٰ در بست و ہشت ماہ محرم ازیں سرا
گویا فگند پردۂ ظلمت دریں جہاں ماہے بغرب گشت بوقت ضحیٰ نہاں

چھوٹے بھائی عبداللہ ۱۲۸۹ھ میں فوت ہوئے۔ قطعہ ملاحظہ ہو۔

میاں عبداللہ کہ بود مرد خدا کرد ترحیل زیں جہان فانی
سال تاریخ آں مبارک فال بود دائم بذکر رحمانی ۱۲۸۹

دونوں بھائیوں کے مزار موضع اداں میں موجود ہیں۔

سید عبداللہ شاہ گجراتی

گجرات کے رہنے والے کامل صوفی تھے۔ ۱۲۹۲ھ کو فوت ہوئے۔ مولوی شیخ عبداللہ صاحب نے قطعہ تاریخ لکھا جس کے ہر مصرع سے تاریخ کامل ہے۔ ہر شعر کے بنقطہ الفاظ سے تاریخ ہے۔

جناب شاہ عبداللہ پیر و مرشد و ہادی بجنت قرب جد امجد آمد عام در احسان
بطبع شیخ از سال وصال او جواب آمد باصحاب کرم آمد مطالب دو ارم شاداں

سید فضل شاہ

موضع چک عبدالخالق کے رہنے والے تھے۔ مولوی شیخ عبداللہ سے دوستانہ رہا۔ مولوی صاحب موصوف نے ایک طویل خط فارسی نظم میں انہیں لکھا جس میں ان کے اوصاف بیان کیئے۔

جناب سبزہ باغ پیغمبر جناب الالہ گلزار حیدر
ز بزم مصطفےٰ تابندہ اختر ز درج مرتضےٰ پاکیزہ گوہر

وجودش نور چشم بنشست و جا است ‌ ‌ ‌ ز بودش دیدهٔ زهره منور
وفا با ذات او چون گل و قند ‌ ‌ ‌ حیا با جان او چون شیر و شکر
نجابت خانه‌زاد دود مانش ‌ ‌ ‌ شرافت خانه‌زادش راست چاکر
بفضل شاه ایوان رسالت ‌ ‌ ‌ به الطاف عباد الله یکسر
تو ایمن باشی و محفوظ و محفوظ ‌ ‌ ‌ بمال و جان فرزند و برادر
پس از شوق ملاقات و مقالات ‌ ‌ ‌ پس از عرض سلام پاک و اطهر
سلام غنچهٔ بستان الفت ‌ ‌ ‌ سلام چون شمیم ورد احمر
سلام چون غناب جهو شان خوش ‌ ‌ ‌ سلام نے جواب نامه دلبر
سلام با پر پروانه همدوش ‌ ‌ ‌ سلام با لب بلبل برابر
سلام رنگ او چون لاله گل ‌ ‌ ‌ سلام بوئے او چون مشک عنبر
هویدا باد و پیدا بر ضمیرت ‌ ‌ ‌ ضمیر پاک رشک بام خاور
سخن فهمانه ذلك دوست قاصد ‌ ‌ ‌ فرستادیم ما نامه مکرر
جواب خط ما بر رخ نوشتی ‌ ‌ ‌ دریدی نامه چون بال کبوتر
بر نقصان آمد از خط الفت تو ‌ ‌ ‌ خط ما گشت گویا خط دلبر
همه از سستی و تعطیل و غفلت ‌ ‌ ‌ شده آن کار معلوم از تو ابتر
برانم گر ترا افتد بمن کار ‌ ‌ ‌ نتابم سر اگرچه می درد سر
تو از کار کسان فارغ نه باشی ‌ ‌ ‌ که آری او بکار این محقر
روی تا میر پور بل تا کهکشان ‌ ‌ ‌ برائے انتظام کار دیگر
بفرمایم مرا ای سرد گل رنگ ‌ ‌ ‌ اگر خواهی چو غنچه مشتے از زر
بهای من خلیده سوزن غم ‌ ‌ ‌ ترا مانند عیسی رخت بر خر
چو بلبل را بگل پرواست و پروانه ‌ ‌ ‌ چه پروا سوختن از پروانه را به

چو کافی عاقلاں را شد اشارت | چرا سازم سیاہ چوں خامہ دفتر
دیگر چون قدیمی رفت ازیاد | چہ حاصل گر شکایتہا کنم سر
دگر از تنگ ہم شکوہ دراز است | فرسپارش اگر باشد میسّر
عنان وباگ ڈور آر از تقصیر | قفش را از میانہ چک دہ کمبر
کنون تعمیل ہر یک خوب کردہ | جواب جملہ را بنویس خوشتر
نہ ہر پیغام را آری زیک گوش | بہروں سازی ہمہ از گوش دیگر
الٰہی تا بہ ظلمت خانہ دہر | چراغ و شمع گشتہ از مہ و خور
رخ احباب تو مہتاب انور | دل اعدائے تو پامال سمندر
سلام ما بہ شاہ سید احمدؒ | بعالم شاہ و دیگر سید اکبر
عباد اللہ را سر بوس و دعوات | رسانیدن من داعی احقر

بابا نظام الدین

میاں نظام الدین طور شادیوال کے رہنے والے تھے۔ سید کرم شاہ نوری کنجاہی کے مرید تھے۔ اور ان کے مرید رشید کا نام خواجہ نور محمد مہاری چشتی نظامی ہے۔ ۵ رجب بروز جمعہ کو فوت ہوئے قطعہ تاریخ میاں غلام محمد نے لکھا ہے۔

دریغا ہوئے فوت قطب جہاں | عجب حسرت و درد و افسوس ہے
پھٹا سینہ غم سے ہوا چاک چاک | جہاں کی خوشی ہم سے نابود ہے
مکمل تھے وہ ایسے روشن ضمیر | کہ فیض ان کا عالم میں مشہور ہے
وہ حضرت ہے جس پہ راضی خدا | خدا اور رسول اس پہ خوشنود ہے
مریدان حضرت نہ ہو ویں ملول | کہ اولاد ولیسی ہی موجود ہے
رجب کی تھی پانچویں بروز جمعہ | چلے کوچ کر اب یہ مستور ہے

Marfat.com

حضرت قاضی سلطان محمود

آپ ۱۲۵۶ھ کے قریب اعوان شریف میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام حضرت غلام غوث تھا جن کا ذکر اوپر درج کر دیا گیا ہے۔ ابتدائی تعلیم اور فن خطاطی اور خوش نویسی والد بزرگوار سے حاصل کیا۔ ظاہری علوم کے لئے کئی ایک درسگاہوں سے فیض یاب ہوئے جن میں سے حاجیوالہ، ملکہ، چھنن ضلع گجرات کھائی میں مولوی نور احمد۔ تھوا محرم خاں، غور عشی شمس آباد پشاور میں تحصیل علم کے لئے پہنچے۔ شرح ملا تک کتابیں علامہ سید احمد ناظم ساکن شادیوال سے پڑھیں۔ پچیس چھبیس سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہو گئے۔ علم منطق و فلسفہ پر خاص عبور تھا۔ تعلیم باطنی میں حضرت اخوند کے دست حق پرست پر بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ ان اور بزرگوں سے بھی مستفیض ہوئے۔ علم کشف بہت زیادہ تھا۔ آپ نے یکم شعبان ۱۳۳۷ھ مئی ۱۹۱۹ء بروز جمعہ وفات پائی۔ قطعہ تاریخ۔

چوں مرشد ما و عاشق رب ودود   شد واصل حق ز دہر قاضی بدرود

بر لوح مزار بہر سال تاریخ   کافی است قبر گاہ قاضی محمود ۱۳۳۷ھ

اس کے علاوہ قبلہ قاضی سلطان محمود "کل نفس ذائقۃ الموت" میں مادہ ملتے تاریخ ہے۔ آپ کا مزار پر انوار اعوان شریف میں موجود ہے۔ مولانا عبدالرحمٰن دیوبندی ساکن ہنڈی مرہان نے آپ کا مرثیہ عربی میں لکھا۔ اس میں آپ کے کمالات کا ذکر ہے۔ یہاں بعینہ درج کیا جاتا ہے۔

فمالی اری عالمًا فی الاذان   بجزع و فزع بکل المکان

علی اھل ارض اتت غاشیہ   وصارت سماء وردۃ کالدھان

علی اھل ارض لباس الحداد   واھل السماء بکوا کالمرثان

ذکاء السماء لقد البست   لباس السواد لفجع لغان

وزلزلت الارض زلزالھا   فکادو تمور لوجہ ارھبان

Marfat.com

فناع نعی لعی سلطانها　　حمید الشمائل شیخ الزمان
بدا الصبح من وجهه اذ طلع　　باوقات ارشاده باللسان
بحار المعارف من فیضه　　وسعن مطالب سطری بیان
عجز الدهور بامثاله　　علی مثله ضل عنها الجنان
قد اغتسل مرة کل یوم　　شتا وصیفا وفی کل شان
مجاهد فی الله حق الجهاد　　بلیل لیختم کل القرآن
بکشف القلوب وکشف القبور　　بادنی توجهه باتیان
لهند تقص مفاخرها　　علی فعلها تغسل للرفان
خفیف جناح ملائکته　　علی حول نعشك ویبکی الاذان
بامی الاکف اهالوا التراب　　علیك اذا وخلوك الکنان
ومن قبل دفنك لم احسب　　بان البدور تغیب الاذان
لقد کان فی کل اخلاقه　　مثیل الحبیب جنید الزمان
کان الجمیع من الاولیا　　لذا قد اتی بعدهم فی الاوان
فان الولایة تمت به　　کختم الرسالة آخر زمان
بشعبان وقت ضحی جمعة　　بادل ارخ الی الله حان
لقد فاز فوزا عظیما یقول　　ابو الفیض فی حول غوث الاوان

حضرت محبوب عالم سیدودی

آپ سیدا شریف تحصیل بھالیہ ضلع گجرات کے رہنے والے تھے تحصیل علوم دین کے بعد مدرسہ اسلامیہ کرنال میں ملازم ہو گئے۔ وہاں حضرت توکل شاہ انبالوی

سے ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد ان کے حلقہ ارادت میں آگئے۔ اور ان کے اکابر خلفاء میں شمار ہوتے ہیں۔ ۲۱ رمضان ۱۳۲۵ھ میں وفات پائی۔ مزار پرانوار سیدا شریف میں ہے۔ مولوی سلام اللہ شائق نے قطعہ لکھا۔

چوں جناب مولوی محبوب عالم زندہ دل — شد روانہ جانب فردوس روحش شاد باد
عالم و فاضل فقیہہ و بے بدل مدنی منش — عابد و زاہد شریف و پارسا نیکو نہاد
بر مزارش ابر رحمت روز و شب باشد نزول — می کنم ہر دم دعا از حضرت رب العباد
از ہزارہ مولوی صاحب چراغدین نوشت — جانب شائق کہ گوید سال آں عالی نژاد
از سر انابلیہ از افسوس گفتہ سال او — مولوی محبوب عالم در بہشت عدن باد
۱۳۲۵ھ

محمد اکبر شاہ

پیر محمد اکبر شاہ حسینی موضع بھاگو ضلع گجرات کے بزرگ تھے۔ علوم دین سے بہرہ ور تھے۔

محمد چراغ

والد کا نام پیر محمد عالم نقشبندی مجددی تھا۔ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب مسند آرائے گولڑہ شریف کے مرید تھے۔ اپنے وقت کے جید عالم اور نغز گو شاعر تھے۔ ۱۹۱۸ء کو فوت ہوئے۔ مولوی سلام اللہ شائق ساکن چک عمر نے قطعہ لکھا۔

چراغ خاندان عباس گل شد — بنا ہے بود بہر اہل رحمت
بناز تاریخ وفاتش گفت شائق — بگو ہے ہے چراغ اہل رحمت ۱۹۱۸ء

پیر غلام سرور شاہ

پیر محمد چراغ ساکن چکوڑی کے صاحبزادے تھے۔ حضرت مہر علی شاہ گولڑوی کے مرید تھے۔ زہد و عبادت میں مشغول رہتے۔ ایک مدت تک جاذب

Marfat.com

ہیں رہے۔ فارسی اور اُردو میں شعر کہتے تھے۔ ۱۳۷۱ مطابق ۱۹۵۲ء کو فوت ہوئے
قبر مبارک چکوڑی بھیلووال میں ہے۔ راقم نے قطعہ تاریخ لکھا۔

دریغ از جور قہر آسمانی — خزاں آمد بباغ شادمانی
ز دنیا سوئے عقبیٰ شد روانہ — جنید وقت و ابدال زمانہ
شہنشاہ جہان پارسائی — امیر کشور عقدہ کشائی
بمیدان طریقت شہسوارے — در اقلیم شریعت تاجدارے
امام پیشوائے سالکاں بود — تکلف بر طرف قطب زماں بود
خزاں آمد بباغ کامرانی — پریشان شاد نشاط زندگانی
ز فرط درد و رنج ارتحالش — بفکر آمدہ بس بادِ سالش
کہ احمد چوں ز ہا الف یک نشاں جست — غلام سرور عالی قدر گفت ۱۹۵۲ء
خدا بر مرقدش باران رحمت — ببارد روز و شب بزنا قیامت

غلام محی الدین موضع چوہدووال کے رہنے والے تھے۔ حضرت مہر علی شاہ صاحب ساکن گولڑہ شریف کے مرید صادق تھے۔ حضرت پیر صاحب کو ان سے خاص الفت تھی۔

پیر سلطان احمد عباسی الہاشمی چشتی النظامی پیر سلطان احمد صاحب چوہدووال کے رہنے والے تھے۔ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب کے مرید خاص و صادق تھے۔

سائیں کرم الٰہی مجذوب والد کا نام میاں غلام محمد ساکن گجرات۔ آپ

Marfat.com

صاحبزادہ محمد امین

آپ حافظ نور الدین صاحب ساکن چکوڑی بھیلووال کے اکلوتے صاحبزادے تھے حضرت سیالوی علیہ الرحمتہ کے خلیفہ تھے چشتی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ اپنے والد بزرگوار سے تحصیل علوم دین کے بعد صوفیانہ مشرب اختیار کر لیا۔ ۱۳۲۵ھ کو بمقام چکوڑی بھیلووال (شریف) لاولد فوت ہوئے۔ مولوی نور الدین انور ساکن ہریہ والہ نے قطعہ تاریخ لکھا۔

ہر کسے از ہر دیے با درد دل نالاں رسید | شور و غل ایوان خاکی تا لب کیواں رسید
کور شد زیں حادثہ چرخ کہن ہم نیلگوں | مایہ بکویر تاں ہم اختر تاباں رسید
زیں جہاں پیر طریقت کردہ است عزم سفر | حسرتا واحسرتا ایں درد بے درماں رسید
در طریق حق پہ پیشتی بے نظیر و بے بدل | مابغم ماندیم او در منزلش شاداں رسید
اے مریداں در فراقش جامہ ہا کردند چاک | ہر کہ آمد در چکوڑی خستہ و حیراں رسید
شور لبیک از صف روحانیاں پیہم شنید | چوز دنیائے دنی در منزل جاناں رسید
عقل در سالش و فاتش از سر ہوش ایں بگفت | جبرائیل از طاق گردوں طرفہ گویاں رسید ۱۳۲۵

ایضاً

ہمیں عابدے بے ریا حق پرست | ملک سیرت و آدمی پوست بود
خرد سال رحلت بگوشم بگفت | محمد امین ہم خدا دوست بود ۱۳۲۵
چو پیر طریقت بحکم خدا | یکایک ز دار چکوڑی نہفت
پئے سال تاریخ ہاتف ز غیب | محمد امین زینت الخلد گفت ۱۳۲۵

Marfat.com

سیّد بہار شاہ

بوہر متصل لالہ موسیٰ کے رہنے والے تھے۔ ۱۳۳۲ھ میں فوت ہوئے سلام اللہ شائق نے قطعہ لکھا۔

جائے سیّد بہار شاہ شریف — گل گلزار صاحب لولاک
گلبن گلستان مرتضوی — در سخاوکرم بسے چالاک
مصدر فیض و منبع احسان — پاک بوداست از خس وخاشاک
میل دنیا نداشتے در دل — بود از حسد و بخل سینہ پاک
بازوے دست سیّد سردار — شد بریدہ ز خنجر افلاک
برزمین اوفتاد نخل مراد — برگ میوہ شد ز صرصر پاک
چشم احباب دمبدم جاں بیست — شد دل از مرگ او مصیبت ناک
تیرہ گوں شد تمام روئے زمین — شور و غوغا گذشت از افلاک
ناگہاں کرد جائے عزم سفر — اطلاع شد بے بے دل چاک
ہائے باد بہار آخر شد — گفت تاریخ شائق غمناک"

سیّد حاکم شاہ

مولانا سیّد حاکم شاہ صاحب چشتی نظامی، نقشبندی، مجدّدی ڈرابچالواں میں سجادہ نشین تھے۔ حضرت پیر حیدر شاہ صاحب جلالپوری کے خلیفہ تھے۔ مولوی سلام اللہ صاحب ان کی مدح میں لکھتے ہیں۔

گلبن باغ رسولی سرو بستان علی — جانشین خاص حضرت حیدر مشکل کشا
مصدر فیضان حق آمد وجود پاک او — ناقصاں را پیر کامل کاملاں را مقتدا

Marfat.com

صاحب کشف و کرامت عارف اسرار ہو | آمدہ درگاہ پاکش مہبط نورِ خدا
ہر کہ بیند روئے پاکش یابد از غمہا نجات | زانکہ آمد روئے پاکش شرح لفظ والضحیٰ
ہر یکے انگشت دستش آمدہ مفتاح باب | دست بردارد چو ہنگام مصیبت در دعا
ہیچ گاہ خالی نہ رفتہ از درِ او سائلے | می دہد از بہر ہر یک آنچہ دارد بے ریا
حلقہ مسترشدیں در مجلسِ عالی جناب | می شود افزوں ز مور و مُرغ و صبح و مسا
نیست جائے نام پاکش بر زباں آوردہم | گر دہن سازد وضو از چشمۂ آب بقا
قطب عالم غوث عالم ناز چشت و نقشبند | وارث حضرت مجدد سر نشینِ اولیا
مجمع بحرین آمد سینہ بے کینہ اش | نقشبندی نیز چشتی مسلک آں رہنما
مظہر فیض رسولی منبع رحمت بداں | دمبدم جاری زبانش خاص در حمد و ثنا
چونکہ فرماید نوازشہائے بحال مخلصاں | دارد از لطف عمیمش التجا ایں بینوا
یا الٰہی از کرامتہائے ذات پاک او | بر سرِ ما تا قیامت باد ظلِ ایں ہما
گلشن اولاد احفادش ہمہ سرسبز باد | از خدائے روز و شب ایں ہمے خواہم دعا
در دو عالم یا الٰہی حب پاک اہل بیت | ہمچو جان در جسم بندہ باد تا روز جزا
روزِ محشر اے خداوند زمین و آسماں | کلفت خجلت نہ بیند شائقِ مسکیں گدا
دارم امید اجابت از منور لایزال | ایں دعائے از طفیل شافعِ روزِ جزا

سید جوایا شاہ

سید جوایا شاہ کلیوال سیداں کے رہنے والے تھے۔ مولوی سلام اللہ شائق کو آپ سے عقیدت تھی۔ ان کو خط لکھا۔

شاہ صاحب جی میری ہے التجا | نام حق کے حق سے مجھ کو بخشوا
علم و دولت ہو مجھے جلدی نصیب | اور زیارت مصطفےٰ بھی عنقریب

در تیرے پر آ کھڑا ہے یہ غلام　　غرض کرتا ہے یہی بس والسلام

یہ اشعار ۱۹۰۶ء میں لکھے گئے۔ آپ کی وفات ۱۳۲۲ھ کو ہوئی۔ تو آپ نے قطعہ لکھا۔

حق طلب حضرت جوایا شاہ　　عارف و پاکباز رحمت حق

گفت شائق این مصرع تاریخ　　مست روز الست ہادی حق ۱۳۲۲

آپ کا روضہ بمقام بوسال موجود ہے۔

سیّد حامد شاہ

سیّد حاکم شاہ کے صاحبزادے بہ صفِ موصوف تھے۔ آپ نے سیّد حاکم شاہ صاحب کی سوانح عمری ۱۳۴۲ھ میں لکھی شائق نے قطعہ لکھا۔

چوں جناب سیّد حامد شاہ فرخندہ لقا　　منبع صدق و مروت معدن حلم و حیا

سر بسر حالات حضرت والا امجد شریف　　سیّد حاکم شاہ صاحب قبلہ گاہ اصفیا

اشرف السادات آمد فخر قبلہ خاندان　　شمع ایوان رسالت سرو باغ مصطفیٰ

کرد تسوید از وے تفریح طبع دوستاں　　نسخہ مطبوع و پاکیزہ بطرز دلربا

سال تصنیف کتابش شائق فرمان پذیر　　گفت گو حالات پیر نقشبندی باصفا ۱۳۴۲

نور الدین گنجوی

حافظ نور الدین بن حافظ عمر بخش قادری نوشاہی ساکن گنجہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ بموجب مؤلف ناظم کتاب خزینۃ الفقر ۱۳۵۲ کو فوت ہوئے۔

مولوی ابراہیم قادری

موضع ڈڑوہ کے رہنے والے تھے۔ فرقہ نوشاہیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ والد کا نام مولوی حافظ محمد رمضان تھا۔ ۱۲۶۸ھ میں مسجد میں جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ راقم احمد حسین نے قطعہ لکھا۔

ہاں ببیں چارہ ساز رنج حکیم — ایں چہ رنج اندر است طبع سلیم
چیست دردے کہ برد لطف و قرار — شاید از مار دان شدہ است ندیم
ہاں رواں شد ز ما کنوں مردے — کہ از مرگش دل جہاں دو نیم
زاہد و عابد و ستودہ خصال — رونق جاہ خاندان قدیم
نیک خو نیک مرد خوش گفتار — پاک طینت محمد ابراہیم
آنکہ از حق خلق پاکیزہ از حسن خلق — داد اہل جہاں را تنظیم
داشتے وقت گفتگو شاید — در دلہاں موج کوثر و تسنیم
آہ بود اندریں جہاں مردے — کہ بجستن مثال او ست عدیم
عمر او شد بسر بدرویشی — گرچہ میداشت عزت و تکریم
داشت در فقر خود بعزت جاہ — فر شاہنشہیت بہ زیر گلیم
دامن او پُر از خزینۂ غیب — جیب او گر تہی بد از زر و سیم
خبر مرگش بگوش عالم رفت — لرزہ آمد بہ تخت عرش عظیم
ہر یکے گفت درد و حیف دریغ — رفت از دہر رونق اقلیم
حال زار غلام جیلانی مثال او ست — کس نہ فہمد کہ بر تر است فہیم
سال فوتش بگفت ہاتف غیب — رفت زیں جائے محمد ابراہیم

۱۲۶۸ھ

Marfat.com

محبوب عالم

چھاپانوالی کے رہنے والے تھے۔ سجادہ نشین تھے۔

غلام محی الدین جلالپوری

آپ جلال پور جٹاں کے رہنے والے تھے قلندریہ نسم کے قادری مشرب صاحب حال بزرگ تھے۔ حضرت قاضی صاحب کے دل و جان سے مداح تھے۔ ۲۹ جولائی ۱۹۵۲ء کو فوت ہوئے۔ ان کے علاوہ حضرت قاضی سلطان محمود صاحب کے اور بھی قابلِ قدر خلفاء تھے۔

پیر خادم حسین

ملکھووال کے رہنے والے تھے۔ حضرت قاضی صاحب کے خلیفہ تھے۔

مولانا سیّد غلام مصطفٰی نوشاہی

آپ سید علامہ محمد شاہ صاحب نیک اختر کے فرزند ارجمند تھے۔ ۱۳۰۷ھ کو پیدا ہوئے۔ علم و فضل اور معرفت کے باب میں اپنے بزرگوں کی نشانی تھے۔ فارسی اردو و پنجابی میں شعر کہتے تھے۔ اور بڑے پرگو شاعر تھے۔ تاریخ گوئی میں خاص دسترس تھی۔ آپ کے دس عدد ضخیم بیاض ہم نے خود دیکھے ہیں۔ جو سید شریف احمد صاحب شرافت کے پاس موجود ہیں۔ آپ کی تصانیف کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ نہایت پاکباز بزرگ تھے۔ آپ کے مفصل حالات سید شریف احمد صاحب شرافت نے ذکر نوشاہی کے نام سے شائع کر دیئے ہیں۔ آپ نے ۱۹۶۵ء مطابق ۱۳۸۴ھ کو وفات پائی۔ راقم احمد حسین احمد نے متعدد قطعات تاریخہائے وفات لکھے۔ سیدی غلام مصطفٰی بھی مادۂ تاریخ ہے

قطعہ ملاحظہ ہو۔

غلام مصطفےٰ نوشاہ ثانی — کہ بود اندر جہان مرد یگانہ
ز بزم دوستاں چوں ناگہانی — یکایک سوئے عقبیٰ شد روانہ
بگوشم ہاتف غیبی ندا زد — بگو اندر کمالش والہانہ
بہجری شمع فضل دین سالش — دگر نیکو سپہر غوث زمانہ ۱۹۶۵ء

مولوی حبیب اللہ

مولوی حبیب اللہ صاحب امرتسر کے رہنے والے تھے۔ زمیندارہ ہائی سکول میں مدرس رہے۔ ایم۔اے ریاضی تک تعلیم تھی۔ اس ملازمت میں آپ کی عارفانہ زندگی لوگوں کے لیے لاجواب نمونہ تھی۔ آپ علوم اسلامی سے مکمل طور پہ بہرہ ور تھے۔ حضرت محبوب عالم صاحب علیہ رحمت ساکن سیدا شریف کے دست حق پرست پر بیعت کر کے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ توکلیہ میں شامل ہو گئے۔ اور مجدد کے مقام تک پہنچے۔ آپ کے کمالات و خرق عادات و کرامات کا تذکرہ نہایت وسیع ہے۔

راقم الحروف قریشی احمد حسین احمد نے خود متعدد کرامات و کمالات دیکھ کر حلقہ ارادت مندوں میں شامل ہونے کی آرزو کی۔ اور آپ نے نہایت شفقت مہربانی سے اپنے خادموں میں شمار کر لیا۔ یہ چندان کی تمام زندگی آپ کی نظر پُر فیضان کا نتیجہ ہے۔ آپ کے کمالات لکھنے سے میرا قلم قاصر ہے۔ آپ نے اکتوبر سنہ ۱۹۶۲ء ۱۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۸۱ھ کو وفات پائی۔ اور گجرات میں مدفون ہوئے۔ قطعہ تاریخ راقم نے لکھا۔

قد ارتحل الحبیب الی حبیب — امیر القوم فی القوم النجیب
فقال بموت یا زغد عام وصل — لقد وصل الحبیب الی حبیب

آپ کا سلسلہ بیعت راقم نے اس طرح تحریر کیا۔ اور بزرگان نقشبندیہ سے استعانت

Marfat.com

چاہیئے۔

الٰہی بیکسم بس حال زارم — تباہ حالم پریشاں روزگارم
نمے بینم بعالم شادمانی — پریشاں شد بہار زندگانی
بدرگاہت بیارم این دعائے — ز قعر دل بحسرت التجائے
بحق اولیائے نقشبندی — مرادہ در دو عالم سربلندی
پئے شاں مشکلم آساں گرداں — مراد دل نشاط جاں گرداں
خداوندا بذات کبریائی — بحق اوج شان مصطفائی
بحق حضرت بوبکر صدیق — بہ سلماں پارسی از روئے تحقیق
بحق آں امام شاہ قاسم — بحق جعفر صادق مجسم
بحق بایزید آں پیر بسطام — بحق بوالحسن خواجہ نیکو نام
بحق خواجہ قاسم گورگانی — بحق بو علی غم خوار جانی
بحق خواجہ یوسف پیر ہمداں — بحق عبد خالق شاہ دوراں
بحق خواجہ عارف شاہ چرفاں — بحق خواجہ محمود دوراں
بحق شاہ علی رامتینی — بحق بابا سماسی یقینی
بحق شاہ کلاں ما امیرے — بہاؤالدین شہ گردوں سریرے
بحق شاہ علاؤالدین نامی — پئے یعقوب چرخی گرامی
بحق شاہ عبیداللہ احرار — بحق خواجہ زاہد در شاہوار
بحق خواجہ درویش محمد — بحق خواجہ املنگی ممجد
بحق باقی باللہ پارسائے — بحق شیخ احمد رہنمائے
بحق خواجہ معصوم نامی — بحق خواجہ سیف الدین گرامی
بحق خواجہ عابد نقشبندی — بحق خواجہ محسن دلپسندے

Marfat.com

بحق خواجہ نور محمد — بحق جان جاناں پیر امجد
بحق آں غلام شاہ علی شاہ — بحق بوسعید آں صاحب جاہ
بحق شاہ شریف عالی مقامے — بحق خواجہ محمود نامے
بحق خواجہ محبوب عالم — بحق شاہ حبیب اللہ عالم
بحق حسن یوسف اتقائے — معلٰی مرشدے عالی لقائے
نظر بر احمد خستہ دروں کن — بحال زار و ابتر سرنگوں کن
الٰہی عاقبت محمود گرداں — حیات دو جہاں مسعود گرداں
الٰہی دولت ایماں عطا کن — بما الطاف و رحمت بے بہا کن
باحمد ذوق و شوقِ زندگی دہ — متاع و دولت تابندگی دہ

ان دنوں آستانہ عالیہ جس پر پیر صاحبزادہ محمد یوسف فرزند ارجمند حضرت حبیب اللہ صاحب مسند نشیں ہیں۔ اور بندہ احمد حسین احمد کے لئے فیوض و برکات کے دریائے رحمت کھلے ہیں۔

قاضی عبدالحق

جلالپور جٹاں کے بزرگ تھے۔ قادری سلسلہ میں منسلک تھے۔ ۱۳۸۰ھ میں وفات پائی۔ گجرات کے مشہور صنعت کار جناب صدیق ظفر نے ان کا شاندار روضہ بنوا دیا ہے۔ اور ہر سال عرس کا انتظام بھی کیا ہے۔ حافظ آفتاب درانی نے طویل مرثیہ لکھا ہے۔ قطعہ تاریخ ملاحظہ ہو۔

شد جدا از ما ولی پاک آہ — در جوار رحمت یزداں مکین

آپ کی مدح میں صدیق ظفر کے اہتمام سے کافی قطعات لکھے گئے۔ جو ظفر صاحب نے گلہائے عقیدت کے نام سے شائع کرا دیئے ہیں۔

Marfat.com

قاضی محبوب عالم

حضرت قاضی سلطان محمود صاحب کے چھوٹے بھائی محمد مسعود کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی پیدائش ۱۳۰۹ھ کو بمقام اعوان شریف میں ہوئی۔ آپ کی والدہ شیر خوردگی میں فوت ہوگئیں۔ لہذا ان کی پرورش قاضی سلطان محمود صاحب کی اہلیہ محترمہ کے ہاں ہوئی قاضی صاحب موصوف نے اپنے بچوں کی طرح پرورش کی۔ اپنی ران پر سلایا کرتے تھے۔ درس میں مثنوی مولانا روم کی تعلیم دی۔ آپ علم و حکمت اور حسنِ اخلاق کی تمام خوبیوں سے آراستہ ہیں۔ اور بزرگان سلف کی یادگار ہیں۔ راقم پر خاص طور پر شفقت فرماتے ہیں

سخن ہدیہ آرم بہ محبوب عالم — مگر لطف بخشش بیاز بحالم
جبین نواز مہر محمود ما ہے — بیادش بود نغمہ ہائے خیالم

سیّد شریف احمد شرافت

اعلیٰحضرت غلام مصطفےٰ نوشاہی کے صاحبزادے ہیں۔ بڑے خلیق مہربان ملنسار اور مرنجاں مرنج قسم کے انسان ہیں۔ خلق و مروّت سے بزرگانہ شان نمایاں ہے۔ علم و فضل کے بحر بیکراں ہیں۔ ڈیڑھ سو کے قریب علمی کتابوں کے مصنّف ہیں۔ جن میں سے شریف التواریخ۔ تاریخ عباسی وغیرہ معرکہ کی چیزیں ہیں۔ راقم الحروف احمد حسین احمد کے نہایت مہربان شفیق اور مخلص دوست ہیں۔ اللہ میاں ان کا سایہ عاطفت ہمیشہ رکھے۔ بزرگوں کی نشانی ہیں۔

آخر میں خاندان نوشاہیہ کا سلسلہ بیعت یہاں درج کیا جاتا ہے جو مولوی سید الحق ساکن ہرلانوالی نے نظم کیا۔

الٰہی انت ربی ذو تعالی — رحیمٌ قادرٌ مولی الموالی

Marfat.com

پیر ولایت شاہ صاحب

آپ دانیوال کے سیّد خاندان سے ہیں۔ ابتدائی تعلیم گجرات میں مسجد جلال شاہ میں پائی۔ حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری علیہ الرحمۃ کے خلیفہ تھے۔ چالیس سال سے درس حفظ قرآن جاری کر رکھا ہے۔ جس کا خرچ اپنی جیب سے برداشت کرتے ہیں۔ نہایت پاکیزہ صفات بزرگ ہیں۔ زاہد، اطاعت گزار ہیں۔ آپ کے صاحبزادے تمام کے تمام حافظ اور عالمان دین ہیں۔ جن میں سے صاحبزادہ محمود شاہ صاحب، سیّد حامد شاہ صاحب اور سیّد احمد شاہ صاحب خصوصیّت سے قابل ذکر ہیں۔ عالم بھی اور زاہد بھی۔ تمام خاندان تبلیغ اسلام کے لئے کوشاں ہے۔

پیر ولایت شاہ صاحب حال ہی میں ۳۱ جولائی ۱۹۷۰ء ۱۳۹۱ھ کو بروز جمعہ بوقت عین نماز جمعہ نماز کی حالت میں فوت ہوئے ہیں۔ جنازہ میں بہت زیادہ ہجوم تھا۔ راقم نے نماز جنازہ میں حاضری دی۔ اخی المکرم کیپٹن محمد رمضان تبسّم قریشی نے قطعہ تاریخ لکھا ہے

چوں گزشتہ روح صوفی از فنا ۔۔۔ بہ در جنّت با بادہ اولیاء

مرحبا گفتند و استقبال کرد ۔۔۔ متقی سیّد ولایت شاہ بیا ۱۳۹۱ھ

مولوی نعمت اللہ

موضع چھینہ کے رہنے والے ہیں۔ درس نظامیہ کے فارغ التحصیل ہیں آج کل لالہ موسیٰ میں تعلیم کے لئے ایک شاندار جامع مسجد تعمیر کرائی۔ اور اس میں رشد و ہدایت کی تبلیغ میں کوشاں ہے۔ آپ کے علم معرفت کا فیضان دور دور تک پھیل رہا ہے عملیات کے ماہر ہیں۔

Marfat.com

قدیم قادر بر رؤف — معین للعباد بکل حالی
وصلی اللہ علی نبیه خیر خلق — بنوره یهتدی اهل الضلالی
علی خلفاء والصحب اجمع — واهل البیت کانوا خیر آلی
صلوٰۃ دائماً وسلام ادنیٰ — علی ارواحهم بالاتصالی
بحرمت فضل مولانا علی — ولیک ذی المناقب المعالی
ومولانا حسن بصری سبعه — لاهل البحر احسن ذوالوصالی
واهل الکرم کان ابو محمد — حبیب بالریاضة لاشتالی
وقدوة اولیا داؤد طائیؒ — نصیر اللہ اشرف بالمقالی
ابی المحفوظ هو معروف کرخی — فناء بالبقا فی ارتحالی
سری السقطی العالی علی — عظیم الخلق فی خیر الخصالی
ابی القاسم جنید غوث وقت — لاهل الظلم کالصبح الجلالی
امام الاصفیاء شیخ شبلی — وحید الدهر من فضل الکمالی
وعبد الواحد بوالفضل دال — من اللہ العزیز بکل حالی
ویوسف بوالفرح طرطوس حسنا — علاء الدین احسن بالجمالی
کثیر الفیض فی المخلوق حقا — علی بوالحسن بالخیر والی
مبارک بوسعید مخزمی — هو المولیٰ من المولیٰ الموالی
وغوث اللہ محبوب الالٰهی — هو عبد القادر الضیغم مثالی
وسیف الدین عارف رحمة اللہ — علیه وآله فی کل حالی
صفی الدین صوفی نور ربی — فمنصور بنصرة ذوالجلالی
ابی العباس احمد قطب وقت — حمید الدین مامن للرجالی
ونور الدین مسعود محمد — معین المستعین بکل حالی

Marfat.com

وصالح بوالحسن کرم علی — محب اللہ من اہل النوالی
جمال الدین اکبر سید شاہ میر — ہو عبد اللہ حسن ذی الفضالی
وشمس الدین اعظم فی الخلائق — ہو المعروف اکمل بالوصالی
وفی الاُچ محمد غوث شیخ — قوی الحکم فی الحالی ومالی
وحقانی مبارک سید القوم — ہو الضیغم من الافعال قالی
وچشتی مجمع البحرین معروف — امین فی الخلائق بالوکالی
سلیمان کریم ابن الکریم — ہو المقبول بالاقبال قالی
ونوشہ گنج بخش حجة اللہ — ہو الحاجی محمد ذی اللآلی
ولاوینا الی سبل الرشاد — ولی اللہ برخوردار عالی
وسیدنا جمال اللہ حافظ — ولی کامل فی ساہنپالی
وختم الاولیاء حیات شاہ — ہو المستغرق الذات التعالی
ونور اللہ نورا من الہ — ہو البحر المشحن باللآلی
وفی الخلق الٰہی بخش اکرم — من المتاخرین بکل حالی
وفضل احمد شہیر مثل نوشہ — بظاہر باطن بالاتصالی
دلیل العارفین آمین شاہ — امیر الملة الاہل الکمالی
محمد شاہ سیدنا رحیم — بذکر اللہ قائم فی اللیالی
ومولانا وشیخی سند عالی — وفالح ظلمتی بدر المثالی
مغیثی فی المصائب والحوادث — معینی بالہدایة والوصالی
ضیائی حیلتی فی الدین ودنیا — واہل العین واہل شین وحالی
محقق وقلتنا نور من الا — غلام المصطفیٰ یحیی المحفالی
ہو المحضور فی المحضر بصدق — فکرمہ بقربتہ لایزالی

Marfat.com

شریف الاشرفا شریف احمد — فبلغ الٰہی بالکمالی
فرب اغفرلنا ذنباً عظیماً — وہب من لدنک من النوالی
فیارب ترحم انت مولیٰ — کریم قادر فی کل حالی
انا ادعوا بنور شیوخ شجرہ — الٰہی انت تعلم کل حالی
حشرنا یوم محشر کل ناس — بسلسلتھم الی یوم الزوالی
وعبد الحق ادعوا یا الٰہی — قیامی فی الطریقہ والکمالی
شیوخ القادری کانوا شفیعا — وعبد الحق چشتی بالملالی

سید فضل حسین شاہ

آپ کھیٹرانوالہ ضلع گجرات کے مشہور اہل اللہ خاندان سے ہیں۔ آپ کے دادا سید منور شاہ اور محمد شاہ سے علم معرفت و تصوف آپ کے خاندان میں ہے۔ خاندانی عارف ہیں۔ قادری سلسلہ میں منسلک ہیں۔ نہایت پرہیزگار انسان ہیں۔

سائیں چپ

سائیں گوراں ونہ کا مرید ہے۔ ٹھٹھہ عالیہ کا رہنے والا ہے۔ پہلے ٹھیکیداری کرتا تھا۔ بعد میں فقر کا دم بھرنے لگا۔ مدت تک خاموش رہا۔ کسی سے بات نہیں کرتا تھا اس نسبت سے لوگ اسکو سائیں چپ کہتے تھے۔ اب یہ سلسلہ چھوڑ کر پھر ٹھیکیداری کرتا ہے۔ قصیدی غوثیہ کا عامل ہے۔ راقم الحروف کے چچا بزرگوار علامہ مولوی محمد عالم صاحب سے قصیدہ غوثیہ خوش خط لکھوایا۔ جو وہ ہر وقت اپنے پاس رکھتا ہے۔ علامہ موصوف نے قصیدہ مزیدار لکھا جو یہاں درج کیا جاتا ہے۔

کتبت قصیدۃ الغوث المعظم — بعون اللہ ربی ذوالجلالی

کتبت لزاہد قد فاز فوزاً — وقد ترک الکلام مع الرجالی
وقد ترک البلاد و ما علیہا — فیعبد فی الصحاری والظلالی
وقد ترک القصور مع الریاض — وقد ترک النکاح و کل حالی
وقد ترک الاقارب اجمعیہم — وقد رب بالولی لکل والی
وقد ترک الطعام بابتلاد — فیکفی بالقلیل من الحلالی
تفرد لبعد ذالک سار سیر — بفیضان العباد کا الغزالی
فیذکر ربہ فی کل حین — باطراف النہار مع اللیالی
یقال باسمہ شیخ سکوت — علی بسکوۃ الاعلی المعالی
کتبت و ما اخذت علیہ اجر — ولست باخذ من خف مالی
او ابری من کتابتہ جمیعاً — علی الملک المہیمن ذی الجلالی
کتبت بحبہ للہ محضاً — اذا جاء السوال علی السوالی
سمعت و ما رایت بہ لعین — نظمت کما سمعت اللالی
وانی عالم من قلعہ دار — دعا الخیر ارجو کل حالی
فارسلہ الیک برحمۃ اللہ — فخذ منہ بلا قیل و قالی

سائیں کرم علی شاہ صاحب

صاحب سنگھ کے زمانہ میں گجرات محلہ چوک مہاناں میں ایک معروف عارف بزرگ گزرے ہیں۔ علم و حکمت کی دولت سے آراستہ تھے۔ اور باشرع بزرگ تھے ان کے تفصیلی حالات کہیں سے دستیاب نہیں ہو سکے البتہ ان کے پڑپوتے حافظ عبدالحمید صاحب کے پاس ان کی لائبریری دیکھی ہے جن سے ان کا عالمانہ شکوہ مترشح ہوتا ہے۔ نیز ان کے چند تبرکات کی زیارت کی ہے جن سے ان کی عظمت

واضح ہوتی ہے۔ عارف کامل ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑے عالم دین تھے آپ نے ۱۲۷۰ھ میں وفات پائی۔

رضی اللہ والنبی عنہ ۱۲۷۱

چو کرم علی شاہ نیکو سرشت | ہمہ کار دنیا بدنیا بہشت
کہ ناگاہ ہاتف بمن مژدہ داد | بادہ ساغری داو ساقی بہشت
چو جام جہاں بین تاریخ او | دریں ساغری شاعری فر بہشت ۱۲۷۱ھ

ایضاً

بروح کرم علی باد فضل حق صد بار | کہ بود سالک صاحب حق نماز گزار
بایں وسیلہ تاریخ او بہ دل آید | خدا پرست بنشیند وگر بیار چہار ۱۲۷۱ھ

ایضاً

مظہر فقر و صفا کرم علی شیریں کلام | گشت چوں بازار ایماں عازم ملک دوام
از پے تاریخ لطف حق عطا کردہ | تاج غفراں چتر رحمت فرق مقام ۱۲۷۱ھ

ایضاً

مصدر سر خدا بود چہ فرشتہ بخوے | نام او کرم علی شاہ شفیق من و تو
چوں خدا نزول او کرد در رضوانی | سال تاریخ برو آرزو تو ۱۲۷۱ھ

ایضاً

لالہ پر شد زداغی | برفت آں بلبل رنگیں زباغی
شہی کرم علی نامش علی بیں | نمود از کار ایں عالم فراغی
چو تاریخش بتابد ہمچو خورشید | ایں خون از سراغی

حضرت کالو شاہ صاحب

حضرت سائیں کرم علی شاہ صاحب کے صاحبزادے تھے۔ علم و حکمت کی دولت سے اپنے والد کی طرح آراستہ تھے، اپنے والد بزرگوار سے فیض پایا اور عرفانیوں میں نام پیدا کیا۔ معاصر بزرگ آپ کا بہت احترام کرتے تھے، ان کے خاندانی کتب خانہ میں ہم نے ان کے ہاتھ کی متعدد تحریریں دیکھی ہیں۔ جن سے ان کے علم و فضل کا اندازہ ہوتا ہے۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی۔

مولوی عبدالمجید صاحب

حضرت کالو شاہ صاحب کے صاحبزادے تھے۔ گجرات میں جلد سازی کا کام کرتے تھے۔ رزق حلال کو وسیلہ نجات ٹھہرایا۔ روحانیت سے پورا پورا لگاؤ تھا۔ اور اپنے بزرگوار کے صحیح جانشین تھے۔ فروری ۱۹۶۸ء میں وفات پائی ان کے صاحبزادے مولوی حافظ عبدالحمید آج کل بزرگوار مسجد میں متولی ہیں۔ اور بزرگوار کے جانشین ہیں۔ خلق و مروّت کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔ راقم الحروف کے مہربان دوستوں میں سے ہیں۔

Marfat.com

بزرگانِ نوشاہی ہاشمی

بزرگانِ نوشاہیہ ہاشمیہ کے حالات جناب سیّد ابوالکمال برقی نوشاہی نے اس کتاب کی تدوین کے بعد ارسال کئے. کتاب کی کتابت ہو چکی تھی۔ لہذا ان کو سنین وار مناسب مقامات پہ درج کرنا مشکل ہے۔ لہذا بطورِ ضمیمہ آخر میں درج کئے جاتے ہیں۔ حالات و واقعات کی تمام تر ذمہ داری برقی صاحب پہ ہے۔

احمد

Marfat.com

حافظ سید محمد ہاشم شاہ دریادل نوشاہی

آپ کا اسم گرامی محمد ہاشم شاہ اور خطاب مستطاب دریادل ہے۔ آپ امام سلسلہ نوشاہیہ مجدد اعظم حضرت سید نوشہ گنج بخش قادری کے فرزند ارجمند تھے۔

علوم دینیہ کی تحصیل آپ نے حاجی حسین دیوالوی، علامہ محمد تقی، مولوی عبداللہ لاہوری اور آفتاب پنجاب علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی سے کی مفتی غلام سرور لاہوری لکھتے ہیں۔ کہ آپ نے علوم ظاہریہ میں اس قدر کمال حاصل کر لیا تھا۔ کہ اپنے وقت کے محدثین اور فقہا میں ممتاز تھے۔

نزہتہ الخواطر میں ہے۔ کہ آپ اپنے والد ماجد کے مرید تھے۔ حضرت سید محمد ہاشم سخاوت، شجاعت، کرامات و خوارق، زہد و تقوی اور مہمان نوازی میں شہرہ آفاق تھے کثرت مہمان نوازی اور سخاوت کی وجہ سے لوگ انہیں دریادل کہتے تھے۔ حضرت نوشہ گنج بخش نے ان کو اپنی زندگی میں ہی اپنا ولی عہد نامزد کر دیا تھا۔ (فیض الفقر فارسی خطی) مفتی غلام سرور لاہوری لکھتے ہیں۔

بعد از پدر عالی قدر بر سجادۂ مشیخیت قائم شدہ بسیار طالبان حق را بحق رسانید (خزینۃ الاصفیا ص ۱۹۴)

یعنی اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد وہ مسند سجادگی پر متمکن ہوئے۔ اور بیشمار طالبان حق کو فیضیاب کیا۔

آپ کی ذات گرامی ظاہری اور باطنی علوم کا سرچشمہ تھی۔ سید محمد حیات برخورداری نے لکھا ہے۔ کہ سید شاہ عصمت اللہ نے بھی آپ سے چند اسباق پڑھے تھے۔ حضرت سید محمد ہاشم دریادل کے درس حدیث میں عام طلباء کے علاوہ علماء اور فضلاء بھی شریک ہوتے تھے۔ آپ صاحب تصانیف بھی تھے۔ مندرجہ ذیل کتب آپ کی تصانیف سے موجود ہیں۔

Marfat.com

۱۔ الصحیفۃ الکاملۃ عربی ۲۔ الاصول عربی ۳۔ مجموعہ احادیث و آثار۔ ۴۔ مقامات قادریہ۔ ۵۔ القول المقبول۔ ۶۔ شرح احادیث نبویہ۔ ۷۔ حاشیہ صدرا۔ ۸۔ حاشیہ خیالی (ملاحظہ ہو تذکرہ سعیدیہ و تذکرہ مشائخ قادریہ)

حضرت سید ہاشم، محدث اور فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ پایہ کے طبیب جلیل القدر صوفی اور عظیم الشان مبلغ اسلام تھے۔ آپ کے ہاتھ پر آتش پرستوں کی ایک جماعت نے توبہ کر کے اسلام قبول کیا تھا۔

انوار نوشاہیہ میں آپ کی تاریخ وفات ۲۲ ذی الحجہ سنہ ۱۰۹۲ھ درج ہے۔ لیکن ایک قلمی بیاض میں بجائے ۲۲ ذی الحجہ ۱۵ ذی قعدہ سنہ ۱۰۹۲ھ لکھا ہوا ہے۔

آپ کا مزار اقدس موضع رنمل شریف تحصیل پھالیہ میں روضہ عالیہ حضرت نوشہ گنج بخش سے شرقی جانب چبوترہ پر واقع ہے۔

قطعہ تاریخ وصال از سید ابوالکمال برق نوشاہی سجادہ نشین ڈوگہ شریف

پیر ہاشم شاہ سجادہ نشین ۔۔۔ شیخ عالم وارثِ نوشاہِ دیں
آں محدث اعظم و قطب زماں ۔۔۔ عارفِ حق دستگیر بے کساں
ناصرِ ملت امامِ اصفیاء ۔۔۔ عاشقِ حق مخزنِ جود و سخا
عالم و فاضل فقیہہ رازداں ۔۔۔ نائب نوشاہِ عالم بے گماں
گشت چوں آں ماہِ تاباں زیرِ خاک
وصلش آمد، "وارثِ نوشاہ پاک" ۱۰۹۲ھ

ولہٗ

باز گفتم وصل آں عالی وقار ۔۔۔ "اُو کلیم متقی زندہ گار" ۱۰۹۲ھ

؎ گلدستہ نوشاہیہ صفحہ ۶۵

حضرت سیّد محمدؒ سعید شاہ دُولا نوشہ ثانی

حضرت محمدؒ سعید شاہ دولا نوشہ ثانی محدثِ اعظم حضرت سیّد محمد ہاشم شاہ دریادل کے فرزند اور سیّد نوشہ گنج بخش قادری کے پوتے تھے۔ علم و فضل میں ممتاز اور کشف و کرامات میں یکتائے روزگار تھے۔ آپ حضرت نوشہ گنج بخش کے تیسرے سجادہ نشین تھے۔ آپ کی بزرگی اور کمالات کا شہرہ دور دور تک پہنچ گیا تھا۔

پیوستہ در حضور خدا و رسول اوؐ — زاں معتقد شدند وُرا ملکِ روم شام

جناب سیّد محمدؒ حیات برخورداری تذکرہ نوشاہی میں لکھتے ہیں۔

محمدؒ سعید از بنایۂ مشاہیر حضرت نوشہ جیو سجادہ نشین ست یعنی حضرت محمدؒ سعید رحہ جناب نوشہ گنج بخش کے نامور پوتے اور سجادہ نشین ہیں۔ (رسالہ اعجاز)

تذکرہ نوشاہی اور ثواقب المناقب میں مرقوم ہے۔ کہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ نے علامہ رضی الدین کنجاہی کو آپ کے فضل و کمال اور سجادہ نشین ہونے کی بشارت دی تھی۔ جو حرف بحرف پوری ہو کر رہی۔ اور اس کے نتیجہ میں آپ کے عہد میں سلسلہ نوشاہیہ کو بڑا فروغ حاصل ہوا۔

خصائص و فضائل آپ عابد، زاہد، متقی اور صاحبِ کشف و کرامات تھے۔ حلقۂ ارادت بڑا وسیع تھا۔ آپ بے حد مہمان نواز اور سخی تھے۔ بقول شاہ عمر بخش برخورداری دس من آٹا دو گندم اور ایک گائے آپ کے لنگر کا یومیہ خرچ تھا۔ آپ عالم باعمل حافظ قرآن مفسر، محدّث اور فقیہہ تھے۔ عامۃ الناس کے علاوہ علماء اور فضلاء بھی آپ کے حلقہ بگوش تھے۔ علامہ عبد اللہ غزنوی، محمد قاسم شامی، شیخ امیر علی کابلی، مفتی خیر اللہ ازرؒ جیسے متبحر عالم آپ کی کفش برداری پہ نازاں تھے۔

معمولات آپ ہمیشہ صبح کی نماز کے بعد درس قرآن مجید دیتے تھے۔ اور ہر جمعرات کو نماز

ظہر کے بعد وعظ فرماتے تھے۔ تہجد کے بعد صبح تک ذکر فکر اور مراقبہ میں مشغول رہتے تھے۔

تبلیغ اسلام آپ کے ہاتھ پر بے شمار لوگوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ تذکرۃ المشائخ میں ہے۔ کہ پنڈت بیلی رام ساکن ٹھرچک۔ بدری، میلا اور تیجارام آپ کی تبلیغ اور کرامات سے متاثر ہو کر مسلمان ہوئے تھے۔

آپ صاحب تصنیف بھی تھے حضرت سید محمد سعید شاہ ڈولا نوشہ ثانی نے ۲۹ ذی قعد ۱۱۴۸ھ کو انتقال فرمایا۔ آپ کا مزار اقدس حضرت نوشہ گنج بخش کے روضۂ عالیہ سے شرقی جانب موضع رنمل شریف میں ہے۔

قطعہ تاریخ وفات

سید عالی نسب روشن جبیں　　پیر ڈولا پاک سجادہ نشیں
ناصر دیں قطب عالم مقتداء　　صاحب دستار شیخ اولیاء
چوں بجنت رفت آں مرد رشید　　گفت ونُقلش برق خورشید وحید ۱۱۴۸ھ

ایضاً

برق سالِ انتقال آں مرد پاک　　گو جناب وارث نوشاہ پاک ۱۱۴۸ھ

فقیہہ اعظم حضرت سید محمد ابراہیم شاہ نوشاہی

حافظ سید محمد ابراہیم شاہ نوشاہی حضرت سید محمد سعید شاہ ڈولا کے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ بڑے بلند پایہ صوفی اور صاحب تصرف بزرگ تھے۔ چودہ سال کی عمر میں علوم و فنون میں فارغ التحصیل ہو کر دستار فضیلت حاصل کی۔ آپ فقیہہ اعظم کے لقب سے مشہور ہیں۔ اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد مسند سجادگی پر متمکن

Marfat.com

ہو کر رشد و ہدایت میں مشغول ہوئے۔

آپ اپنے والد ماجد کے مرید اور خلیفہ تھے۔ بڑے فیاض، مہمان نواز اور صاحب تقویٰ تھے۔ آپ احکام شرعیہ پر بڑی سختی سے پابند تھے۔ آپ نے ایک طویل عرصہ درس و تدریس کا فریضہ بھی انجام دیا۔ آپ اوراد و وظائف اور نوافل پر مواظبت فرماتے تھے۔ آپ نے متواتر بارہ سال روزے رکھے۔ آپ کی تصانیف سے مسائل طریقت (فارسی نثر) اور فتاویٰ ابراہیمی عربی مقبول خلائق ہیں۔

حضرت سید حافظ محمد ابراہیم نوشاہی نے ۱۲۰۲ھ میں بعد از نماز فجر سورہ حشر کا آخری رکوع پڑھتے ہوئے داعیِ اجل کو لبیک کہا۔

آپ کا مزار اقدس گورستان نوشاہیہ رنمل شریف میں اپنے والد کے مزار سے جنوب مغرب میں چبوترہ پر واقع ہے۔

قطعہ تاریخ وفات

سید ابراہیم نور کبریا — مخزنِ عرفان قطب الاتقیا
چون بگفتم ہاتفا وصلش بجو — گفت: سید افضل الفقہا بگو ۱۲۰۲ھ

حافظ سید خان محمد ملک شاہ نوشاہی

آپ حضرت سید محمد ابراہیم شاہ کے فرزند ارجمند تھے۔ ۱۳ رجب ۱۱۷۰ھ میں پیدا ہوئے۔ بیاض حضرت نظام الدین اور شجرہ خاندان حضرت نوشہ پیر میں لکھا ہے کہ آپ اپنے والد ماجد فقیہ اعظم کے مرید اور خلیفہ تھے۔ آپ علم و فضل میں ممتاز اور زہد و ریاضت و کشف و کرامات میں یگانۂ آفاق تھے۔

آپ فقیہ اور محدث تھے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں آپ نے تمام کتب درسیہ

سے فراغت حاصل کر لی تھی۔ آپ نے کئی سال دار الولایت نوشاہیہ رنمل شریف میں درس و تدریس کا فریضہ سر انجام دیا۔ آپ کے عہد خلافت میں حضرت نوشہ گنج بخش کا روضہ مبارک رنمل شریف میں تعمیر ہوا آپ نے یکم محرم ۱۲۷۸ھ میں انتقال فرمایا۔ مزار اقدس رنمل شریف ضلع گجرات میں ہے۔

قطعہ تاریخ وصال

از سید ابو الکمال برقؔ نوشاہی سجادہ نشین ڈنگہ شریف ضلع گجرات

آں محمد ملک شاہ حق نما — عارف حق صدر بزم اتقیا

برقؔ بد خورشید عالم بیمثال — "زاہد خورشید عالم" ۱۲۷۸ھ انتقال

اولاد: آپ کے تین فرزند تھے۔ اوّل سید حسن محمد شاہ عارف۔ دوم سید حافظ قطب شاہ۔ سوم سید حافظ عظیم اللہ محدث۔ تینوں علم و فضل میں ممتاز اور عارف کامل تھے۔

حافظ سید حسن محمد شاہ عارف نوشاہی ہاشمی

آپ حضرت سید حافظ خان محمد ملک شاہ نوشاہی کے فرزند ارجمند تھے۔ ۷ صفر المظفر ۱۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ بڑے ذہین تھے۔ ۹ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ اپنے والد صاحب کے مرید اور خلیفہ تھے۔ آپ کئی سو نفل یومیہ پڑھتے تھے۔ آپ سے بیشمار کرامات کا ظہور ہوا۔ آپ فارسی اور عربی کے شاعر تھے۔

وفات: آپ نے ۱۴ شعبان المعظم ۱۲۶۴ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ مزار اقدس گورستان نوشاہیہ رنمل شریف میں ہے۔

قطعہ تاریخ وفات

از سید ابو الکمال برقؔ نوشاہی

امام اولیاء شاہ مکرم — محمد حسن شاہ عارف معظم

معظم بود چوں آں شاہ والا — وصالش برقؔ گو "روح معظم" ۱۲۶۴ھ

از سیّد غلام مصطفےٰ برخوردار ی ساہنپالی

چوں بجنّت برفت شاہ حسن — حور و غلماں بگفت مجبوبی
انتقالش بجست نوشاہی — ہاتفم گفت "آہ مرغوبی" ۱۲۶۴ھ

قطب التکوین حضرت سیّد غلام شاہ نوشاہی ہاشمی

حضرت سیّد غلام محمد شاہ نوشاہی حضرت سیّد حسن محمد شاہ عارف کے فرزند اکبر تھے۔ ۲۹ ربیع الاوّل ۱۲۱۹ھ بروز دوشنبہ دارالولایت نوشاہیہ رنمل شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے چچا حافظ سیّد عظیم اللہ نوشاہی سے حاصل کی حدیث اور فقہ اپنے والد ماجد سے پڑھی۔ منطق اور فلسفہ کی کتابیں مولوی کریم بخش سے پڑھیں۔

علوم ظاہریہ کی تحصیل کے بعد اپنے والد ماجد کی بیعت ہو کر سلوک قادریہ میں کمال حاصل کیا۔ آپ کے فضل و کمال کا بڑا شہرہ تھا۔ جموّں، کشمیر، پونچھ اور ضلع ریاسی کے ہزاروں آدمی آپ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے۔

علاقہ راجوری کے کئی ہندو قبائل آپ کے ہاتھ پر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

خصوصیات آپ مادر زاد ولی تھے بچپن میں ہی آپ سے کرامات کا صدور ہونا شروع ہو گیا تھا۔ آپ متبع سنت اور عابد تھے۔ روزانہ پانچ سو نفل ادا کرتے تھے۔

وفات آپ نے اپنی وفات سے دو ماہ پہلے اپنے انتقال کی خبر اپنے احباب کو دے دی تھی۔ ۱۲ ربیع الاوّل ۱۲۸۱ھ بروز دوشنبہ نماز فجر ادا کرتے ہوئے آخری رکعت کے دوسرے سجدے میں نعرہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی داعی اجل کو لبیک کہا۔

آپ کا مزار اقدس موضع ٹھیکریاں شریف ضلع ریاسی میں گورستان گیلانیاں میں ہے۔ جہاں آپ اپنی وفات سے چند ماہ پہلے تشریف لے گئے تھے۔

غواص بحر ہویت سرکار بحر العلوم نوشاہی ہاشمی

اسم گرامی سید نصیر الدین اور خطاب مستطاب بحر العلوم ہے۔ آپ شاہ اللہ دتہ کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ آپ کو پیار کی وجہ سے اسی نام سے پکارتی تھیں۔

ولادت حضرت سید سرکار بحر العلوم قدس سرہٗ مورخہ ۲۲ ربیع الاوّل ۱۲۵۴ھ میں دربار حضرت نوشہ گنج بخش واقعہ رنمل شریف ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔

خصوصیات آپ مادر زاد ولی اللہ تھے۔ علم وفضل اور کشف وکرامات میں یگانہ آفاق تھے۔ بڑے بارعب اور وجیہہ تھے۔ آپ سیف اللسان تھے۔ جو بات آپ کے منہ سے نکلتی وہ پوری ہو کر رہتی تھی۔

معاصرین علماء اور اولیاء آپ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ سائیں جمعہ خاں آف کوٹھہ کلاں، سید گلاب شاہ اور سائیں فضل مجذوب آپ کے خلفاً سے شہرۂ آفاق بزرگ تھے حضرت میاں محمد بخش، سائیں کالا مجذوب اور میاں محمد یوسف مجذوب نے کئی بار آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اکتساب فیض کیا۔

کرامت کی جمیع اقسام کا آپ سے ظہور ہوا۔ جو آج تک زبان زد خاص و عام ہیں۔

حضرت سرکار بحر العلوم شریعت حقہ کی بہت زیادہ پابندی کرتے تھے۔ اور اپنے حلقہ نشینوں کو بھی شریعت کی پیروی کرنے کی سختی سے تلقین کرتے تھے۔ آپ پنجگانہ نمازیں مسجد میں ادا کرتے تھے۔ اور نماز میں امامت کے فرائض خود ہی سرانجام دیتے تھے۔

وفات سید الکاملین حضرت سید سرکار بحر العلوم قدس سرہٗ نے مورخہ ۳ ذی الحجہ ۱۲۸۰ھ بوقت عشاء تین بار اللہ اکبر کہہ کر انتقال فرمایا۔ مزار اقدس گورستان نوشاہیہ چکسواری میں ہے

Marfat.com

قطعہ تاریخ وفات

از سید غلام مصطفٰے نوشاہی برخورداری ساہنپالی المتخلص بہ نوشاہی

ولی خدا پاک روشن ضمیر   بجنت عروجش بشد بہ سریر
زترحیل آں پیر نوشاہیہ!   بگو آہ آں سالک بے نظیرہ ۱۲۹۴ھ

مورخہ ۳ ذوالحجہ کو ہر سال آپ کا سالانہ عرس نہایت شان و شوکت سے منعقد ہوتا ہے۔ اور بیساکھ کے آخر میں چک سواری شریف میں بھی آپ کا عرس کیا جاتا ہے۔

قطب الاقطاب سید چراغ محمد شاہ قدس سرہٗ

حضرت سید چراغ محمد شاہ قدس سرہٗ سرکار بحر العلوم کے فرزند ارجمند مریاد اور خلیفہ تھے۔ آپ مورخہ ۱۰ ربیع الاول ۱۲۹۶ھ میں دار الولایت نوشاہیہ رنگل شریف میں پیدا ہوئے۔

آپ پیکر جود و ایثار، پابند شریعت عالم علم لدنی اور عارف کامل تھے۔ آپ کی ذات گرامی سے سلسلہ عالیہ نوشاہیہ کو بہت زیادہ فروغ حاصل ہوا۔

آپ پنجابی زبان کے قادر الکلام شاعر تھے۔ سی حرفی نوشہ گنج بخش اور چند دیگر اشعار آپ کی یادگار محفوظ ہیں۔

تلاوت قرآن مجید آپ کا محبوب عمل تھا۔ علاوہ ازیں نوافل اور وظائف قادریہ پر مواظبت فرماتے تھے۔

آپ کی کرامات آج تک زبان زد خاص و عام ہیں۔ آپ بلند پایہ طبیب بھی تھے۔

تصانیف | حضرت قطب الاقطاب کی مندرجہ ذیل تصانیف موجود ہیں۔

(۱) ملفوظات حضرت بحر العلوم (۲) شرح صد سی مسئلہ (۳) شجرہ شریف نوشاہیہ

(۴) سی حرفی حضرت نوشہ گنج بخش (۵) مجربات قادریہ (۶) آداب طریقت

وفات آپ نے مورخہ ۹/۱۰ مارچ ۱۹۴۷ء کی درمیانی شب میں چار بجکر دس منٹ پر تین بار باآواز بلند کلمہ شریف پڑھ کر داعی اجل کو لبیک کہا۔ مزار اقدس چک سواری شریف میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

وفات سے چند لمحے قبل آپ کے گیارہ ارشادات

۱۔ حضرت حکیم سید پیر عالمشاہ فرزند اکبر کو فرمایا۔ کہ چک سواری والوں کے ساتھ ہمیشہ اچھا برتاؤ رکھنا۔

۲۔ سید ابوالکمال برق نوشاہی فرزند ثانی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میرے بیٹے میری وفات میں اب چند لمحے باقی ہیں۔ اب مجھے کسی علاج سے فائدہ نہ ہوگا۔ اس لئے مجھے کوئی دوا نہ دی جائے۔

۳۔ فرمایا میرے غسل کے پانی میں بیری کے پتے ڈال لینا۔

۴۔ فرمایا مجھے جلدی ہی دفن کر دینا۔ اور لوگوں کا انتظار کر کے تجہیز و تکفین میں دیر نہ کرنا۔

۵۔ فرمایا بزرگوں کی اطاعت، محبت اور شریعت محمدیہ کی پیروی کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا

۶۔ فرمایا موضع تنگدیو والے دوکاندار کے چار پیسے میرے ذمہ ہیں۔ وہ ادا کر دینا۔

۷۔ فرمایا اپنی والدہ کی خدمت میں کوتاہی نہ کرنا۔ نیز اسے کہہ دو۔ کہ وہ اپنے حقوق مجھے بخش دے۔

۸۔ فرمایا آپس میں ہمیشہ اتفاق سے رہنا۔

۹۔ سید ابوالکمال برق فرزند ثانی کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میرے بیٹے ہمیشہ دینی امور میں مصروف رہنا۔

۱؎ گلدستہ نوشاہی صہ ۱۳۲ ۱۲

Marfat.com

۱۰۔ فرمایا قرآن مجید کی تعلیم و تدریس کا سلسلہ ہمیشہ جاری رکھنا۔
۱۱۔ فرمایا مسافروں اور مہمانوں کی خدمت میں کوتاہی نہ کرنا۔ ؎۱

تاریخ وصال

از سید غلام مصطفیٰ صاحب المتخلص بہ نوشاہی برخوردار کی ساہنپالی۔

حسرت و صد حیف ولی زماں	رفت بفردوس ز فانی جہاں
برکت او بود بآفاق بس	رحمتِ او بود بعالم عیاں
عزت و تعظیم بعالم فزوں	فیض بہر اہل یقیں داد آں
صابر و شاکر بعبادات بود	ذاکر سبحاں بہر دم زباں
منبع برکات و حیا و سخا	حافظ آداب طریقت چناں
من چہ کنم مدحتِ عالی جناب	رتبہ اعلیٰ ز ہمہ صوفیاں
چار پسر داشت بزرگ و وحید	ہست یکے برق معظم بخواں
مرقدِ او چک سواری شریف	ہست ضلع میرپور اندر زماں
رحمتِ حق بارہ بقبر شریف	صبح و مسا زائرِ آں مرد ماں
وصل بہ نوشاہی عاجز بماند	گفت "زمحبوب چراغِ جہاں" ۱۳۶۶ھ

ایضاً ولہٗ

چراغ شاہ سید قطبِ عالم	ز دنیا شد بجنت خیر و سالم
خدا رحمت کند بر پیر کامل	دعا با شد زما بر شیخ عامل

چوں نوشاہی بفکرش گشت محبوس
ندا از غیب شد منظور قدوس ؎۱
۱۳۶۶ھ

؎۱ گلدستہ نوشاہی ص ۱۳۳

سیّد ہیبت شاہ شہید نوشاہی

آپ حضرت نوشہ گنج بخش کے پوتے سیّد محمد سعید شاہ دولا کے فرزند ارجمند تھے۔ صاحب کرامات کثیرہ تھے۔ مزار اقدس اگردیہہ ضلع گجرات میں ہے۔ صداقت کنجاہی نے آپ کی شہادت پر ایک طویل قطعہ ہے مقطع ملاحظہ ہو

سالِ تاریخ شہادت را بجُوں کردم رقم :. لالۂ فردوس شد آں زادۂ کوہ و وقار ۱۱۲۶ھ (ثواقب المناقب)

سیّد سلطان محمد نوشاہی

آپ حضرت دولا پاک کے فرزند ارجمند تھے۔ اور بڑے قوی الجذبہ بزرگ تھے۔ مزار اقدس رنمل شریف میں ہے۔

حضرت سیّد فقیر اللہ غازی نوشاہی

سید فقیر اللہ شاہ غازی سیّد محمد سعید دولا کے فرزند تھے۔ آپ کی سینکڑوں کرامات آج تک مشہور ہیں۔ ہر سال ہاڑ کے مہینہ میں آپ کا عرس منعقد ہوتا ہے۔ مزار اقدس موضع سحر پھچھو خاں ضلع میرپور میں ہے۔[1]

حضرت سیّد عبد الرّسول نوشاہی ہاشمی

آپ حضرت سیّد محمد سعید دولا کے فرزند ارجمند تھے۔ علم و فضل اور کشف و کرامات میں یگانۂ آفاق تھے۔ مزار اقدس گورستان نوشاہیہ رنمل شریف میں ہے۔

حضرت سیّد شاہ عظمت اللہ نوشاہی

آپ حضرت سیّد محمد ہاشم شاہ دریا دل کے فرزند ارجمند اور خلیفہ تھے۔ بڑے صاحب یمن و برکت تھے۔ سیّد محمد حیات برخوردار لکھتے ہیں: "عظمت اللہ کہ بعد از وصال پدر ایشاں بر سجادہ ہدایت تمکن شد و بسیار کس از ایشاں بہرہ مند شدند۔ (تذکرہ نوشاہی)

علامہ صداقت کنجاہی لکھتے ہیں: "دوم نونہال نامی شاہ عظمت اللہ کہ ہنگام جلوس بر وسادہ سجادہ لمعات تجلیات مانند نخلِ طور بر جبہہ او تافت۔ (ثواقب المناقب) مولوی محمد اشرف منچری لکھتے ہیں: ؎

دوم عظمت اللہ کہ بعد از وصال مصلّی نشیں شد۔ بوجہ کمال (کنز الرحمت)

آپ نے ۱۱۹۵ھ میں انتقال فرمایا۔ مزار اقدس گورستان نوشاہیہ رنمل شریف میں ہے۔

قطعہ تاریخ وصال از سیّد ابو الکمال برق نوشاہی

سیّد والانسب سلطانِ دین عظمت اللہ شاہ سجادہ نشین

---

[1] گلدستہ نوشاہی صہ ۲۸۳

Marfat.com

وارثِ شاہ ہاشم دریا دلے — ہادیِ راہِ ھدایت کاملے
نیرِ تاباں طریقت ذی جمال — قطبِ عالم ست کاسات اوصال
بردِ وصلِ آں شہِ فرخ شیم — گفت ہاتف گو زکیؔ ذی حشم ۱۰۹۵ھ

حضرت حافظ سیّد قمر الدین نوشاہی ہاشمی

حافظ سیّد قمر الدین نوشاہی قطبِ زماں سیّد سبحان علی نوشاہی کے فرزند اور خلیفہ تھے۔ عالم، فاضل، حافظ، عارف، طبیب اور خوش نویس تھے۔
روضۃ المجیبین فارسی، دستور العلاج فارسی، مثنوی نیرنگِ عشق اور مثنوی مولینا روم آپ کی خطی مکتبہ نوشاہیہ ڈوگہ شریف میں محفوظ ہیں۔ آپ نے ۱۱ بھادوں ۱۲۵۶ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ کا مزار اقدس پنڈ عزیز ضلع گجرات میں زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔[1]

حاجی سیّد فضل حسین شاہ نوشاہی ہاشمی

آپ حکیم سیّد شاہ محمد نوشاہی ہاشمی کے فرزند تھے۔ علم و فضل اور زہد و ریاضت میں ممتاز تھے۔ آپ مفتی سلیم اللہ لاہوری کے شاگرد تھے۔ ۱۹۲۴ء میں حج کی سعادت سے مشرف ہوئے تھے۔ آپ ۱۳۲۸ھ میں ایک عظیم الشان دواخانہ کی بنیاد رکھی تھی۔ جو آج تک قائم ہے۔ آپ اردو اور پنجابی کے شاعر بھی تھے۔ شجرۂ طریقت نوشاہیہ منظوم مجربات نوشاہی اور سی حرفی حضرت نوشہ گنج بخش آپ کی یادگار موجود ہے۔ آپ کا مزار اقدس پنڈ عزیز ضلع گجرات میں ہے۔[2]

سیّد حسن محمد نوشاہی ہاشمی

آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی سیّد بنے شاہ تھا۔ آپ بڑے با کمال بزرگ تھے۔ مزار اقدس رنمل شریف میں ہے۔ آپ صاحبِ تصانیف بھی تھے۔ مندرجہ ذیل کتابیں آپ کی یادگار موجود ہیں۔ تحائف اصفیا منظوم مطبوعہ، سوانح عمری حضرت نوشہ گنج بخش، ارمغانِ تصوف فارسی نثر، ہیر رانجھا، مرزا صاحباں، سسّی پنوں فارسی نظم علاوہ اس کے آپ کی تصنیف سے ایک فارسی مثنوی بھی ہے۔

حضرت سیّد نظام الدین نوشاہی ہاشمی

سیّد نظام الدین نوشاہی ہاشمی حضرت سیّد سبحان علی ہاشمی کے دوسرے فرزند تھے۔ علم و فضل، زہد و ریاضت اور کشف و کرامات میں ممتاز تھے آپ فارسی کے شاعر اور خوشنویس تھے۔ آپ کی خطی بیاض سیّد نظام الدین مکتبہ نوشاہیہ ڈوگہ شریف میں موجود ہے۔ آپ کا حلقہ ارادت

---
[1] گلدستہ نوشاہی ص ۲۲۴ ۱۲ [2] گلدستہ نوشاہی ص ۲۲۹ ۱۲

Marfat.com

بڑا وسیع تھا۔ آپ کا مزار اقدس گورستان نوشاہیہ رنمل شریف میں ہے۔

سید محمد حسن مجذوب نوشاہی

حضرت مولوی سید محمد حسن نوشاہی حضرت سید نواب دین نوشاہی ہاشمی کے فرزند ارجمند تھے۔ آپ بڑے متبحر عالم اور بلند پایہ صوفی تھے آخر عمر میں آپ پر جذب غالب آگیا تھا۔ آپ کا مزار اقدس پنڈ عزیزہ ضلع گجرات میں ہے۔

قطب زماں حضرت سید فضل عالم نوشاہی

آپ امام الاولیاء حضرت سید نظام الدین نوشاہی ہاشمی کے دوسرے فرزند تھے۔ آپ جلیل القدر صوفی اور بلند پایہ عالم تھے۔ آپ شاہ جی کے لقب سے ملقب تھے سینکڑوں لوگ آپ کے حلقۂ ارادت میں داخل تھے۔ آپ کی اکثر کرامات آج تک زبان زد خاص و عام ہیں۔ آپ مزار اقدس گورستان نوشاہیہ رنمل شریف میں ہے۔

حضرت سید پیر محمد نوشاہی

سید پیر محمد نوشاہی سید فضل عالم عرف شاہ جی کے فرزند اکبر تھے۔ ۱۲۸۲ھ میں دار الولایت نوشاہیہ رنمل شریف میں پیدا ہوئے آپ بڑے زاہد اور صوفی تھے۔ پنجابی اور فارسی کے شاعر تھے۔ آپ خوشنویس بھی تھے آپ کی تصانیف سے قصہ ملاں و ملنگ، شجرہ شریف نوشاہی، سی حرفی یادِ فقیر مناقب حضرت نوشہ گنج بخش اور دیگر کئی کتابیں موجود ہیں۔ آپ نے ۱۳۰۷ھ میں داعیِ اجل کو لبیک کہا۔ مزار اقدس گورستان نوشاہیہ رنمل شریف میں ہے[1]

سید محمد انور شاہ نوشاہی ہاشمی

سید محمد انور شاہ نوشاہی ہاشمی حضرت سید ذو زبیر محمد شاہ کے فرزند اکبر ہیں۔ عصر حاضر میں زہد و ریاضت اور عبادت میں یکتائے روزگار ہیں۔ آپ کے فرزندِ ارجمند حکیم سید الطاف الحق نوشاہی بھی پابندِ شریعت اور بلند پایہ صوفی ہیں۔

سائیں فتح محمد نوشاہی

سائیں فتح محمد نوشاہی حضرت سلطان شیر سچیاری نوشاہی ساکن ڈڈوہ شریف ضلع گجرات کے مرید اور خلیفہ تھے۔ آپ ضلع گجرات کے شہرۂ آفاق بزرگ حضرت خدا بخش نوشاہی مدفون بنڈی آدان ضلع گجرات کی اولاد سے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ بڑے عابد، زاہد اور صائم الدہر تھے۔ آپ نے چالیس سال صرف ایک پیالہ دودھ سے افطار کی۔ آپ نے دوبارہ قبر کے چلے کاٹے تھے۔ آپ کا مزار موضع سید ابراہیم میں زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

حضرت سید احمد دین شاہ نوشاہی

قطب التکوین سید غلام شاہ نوشاہی کے فرزند تھے صاحب یمن و برکت اور عابد زاہد تھے۔ علم و فضل اور کشف و کرامات میں یکتائے روزگار تھے۔ آپ اپنے والد ماجد کے

---

[1] گلدستہ نوشاہی صد ۲۷۹ ۱۲

Marfat.com

مرید اور خلیفہ تھے حضرت سید احمد دین شاہ نے قرآن مجید اپنے ماموں سید عمر بخش رسول نگری سے پڑھا۔ اور اس کے بعد لاہور میں آٹھ سال دینی علوم کی تحصیل کرتے رہے۔ ۱۳۰۴ھ میں رنمل شریف سے چکسواری شریف میں اپنی سکونت منتقل کرلی آپ پنجابی کے شاعر بھی تھے۔ ایک سی حرفی آپ کی یادگار باقی ہے۔

آپ نے ۹ ربیع الاول ۱۳۱۷ھ میں انتقال فرمایا مزار اقدس حضرت بحر العلوم کے مزار پاک سے غربی جانب چک سواری شریف میں ہے۔[۵]

حضرت سید فضلشاہ قلندر نوشاہی

مست بادۂ الست حضرت سید محمد فضل شاہ قلندر نوشاہی حضرت سید احمد دین شاہ کے فرزند ارجمند تھے۔ آپ رنمل شریف ضلع گجرات میں پیدا ہوئے تھے تعلیم دینی اپنے والد ماجد اور سرکار بحر العلوم سے حاصل کی تھی۔ آپ اپنے نانا سرکار بحر العلوم کے مرید اور خلیفہ تھے۔ بڑے صالح متقی اور صاحب علم و فضل تھے۔ بیعت ہونے کے بعد آپ پر جذب اور مستی کا غلبہ ہوگیا تھا۔

حضرت سید فضل شاہ قلندر سے بیسیوں کرامات کا ظہور ہوا ہے۔ آپ نے اپنی وفات سے تین روز پہلے ارشاد کیا تھا۔ کہ گورستان نوشاہیہ میں ایک قبر کھودی جا رہی ہے۔ میں نے جب اُن سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے بتایا کہ یہ تمہاری قبر ہے۔ چنانچہ تیسرے روز آپ کی وفات ہوگئی اور اسی مقام پر آپ کو دفن کیا گیا۔ آپ نے ۹ محرم الحرام ۱۳۳۶ھ میں کلمہ شریف پڑھتے ہوئے داعی اجل کو لبیک کہا۔

قطعہ تاریخ وفات از سید ابو الکمال برق نوشاہی سجادہ نشین ڈوگہ شریف ضلع گجرات

فضلشاہ قلندر مست ذی جاہ — کہ از سر حقیقت بود آگاہ
ز وصلش برق از ہاتف چوں پرسید — بگفتا گو: ولی سید فضل شاہ ۱۳۳۶ھ

فضلشاہ قلندر مست و مجذوب — بجنت رفت چوں آں نیک اسلوب
چوں پرسیدم ز وصلش ... ہاتف — بگو: قیوم اعظم قطب محبوب

قطعہ تاریخ وفات از سید غلام مصطفٰے نوشاہی برخوردار ی

چوں شاہ فضل حسین از اقربا دور — بفردوس بریں شد شاد مسرور
چو نوشاہی تفکر کرد تاریخ — بجنت گفت رضوان حُبِّ مغفور ۱۳۳۶ھ

وفات کے بعد کیفیت وجد

حضرت سید فضل شاہ قلندر کو وفات کے بعد جب غسل دے کر چارپائی پر رکھا گیا۔ تو آپ کے مرید سائیں فضل دین نے ایک کافی پڑھی تو آپ کے جسد اطہر پر وجد طاری ہوگیا۔ اور

[۵] گلدستہ نوشاہی ص ۱۷۷ ۱۲

Marfat.com

آپ ماہی بے آب کیطرح تڑپنے لگے۔ اور زبان مبارک سے ھُو حق کی صدا آنے لگی سینکڑوں آدمیوں نے آپ کی یہ کیفیت دیکھی بلکہ تا دمِ تحریر ہذا کئی آدمی بقید حیات موجود ہیں جو اس واقعہ کے عینی شاہد ہیں ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

حضرت سید فضل شاہ قلندر نوشاہی قدس سرہٗ کا مزار اقدس گورستان نوشاہیہ چک سواری شریف میں اپنے والد ماجد کے مزار سے غربی جانب چبوترہ پر ہے۔[۱]

حضرت سید معصوم شاہ نوشاہی

آپ حضرت سید سرکار بحر العلوم قدس سرہٗ کے دوسرے فرزند ہیں۔ مادر زاد ولی اللہ تھے۔ آپ کا اسم گرامی خوشی محمد تھا۔ لیکن آپ سید معصوم شاہ کے نام سے مشہور ہیں۔ یکم محرم الحرام ۱۳۰۴ھ میں آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ مزار اقدس گورستان نوشاہیہ مُطّل شریف ضلع جہلم میں ہے۔ جہاں ہر سال نہایت تزک واحتشام سے آپ کا عرس منعقد ہوتا ہے۔

آپ کے مزار سے انوار ولایت درخشاں ہیں اور سینکڑوں حاجتمند فیضیاب ہورہے ہیں۔

سید سبحان علی نوشاہی ہاشمی

آپ قطب زماں سید خان عالم شاہ نوشاہی ہاشمی کے فرزند ارجمند تھے۔ علم وفضل اور کشف وکرامات میں یگانۂ آفاق تھے۔ ہزاروں لوگ آپ کے حلقۂ ارادت میں داخل تھے راجہ شیر جنگ نے موضع رحما پور کی نصف اراضی آپ کو بطور جاگیر دی تھی۔ آپ مستجاب الدعوات تھے۔

آپ کا مزار موضع بنڈعزیز ضلع گجرات میں ہے۔

حضرت سید نور علی مجذوب نوشاہی ہاشمی

حضرت سید نور علی نوشاہی سید خان عالم شاہ کے فرزند تھے۔ حضرت میاں محمد بخش مصنف سیف الملوک نے تذکرہ مقیمی میں لکھا ہے۔

کہ آپ مست مجذوب اور صاحب حال ولی تھے۔

آپ کو علاقہ کے راجگان نے کچھ اراضی بطور جاگیر دی تھی۔ جو موضع بلوارہ میں آج تک آپ کی اولاد کے تصرف میں ہے۔ آپ نے ۲۵ رمضان المبارک ۱۲۳۶ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا مزار اقدس موضع سموال شریف ضلع میرپور میں ہے۔[۲]

سید ابو الکمال برق نوشاہی

آپ کا اسم گرامی غلام رسول شاہ کنیت ابو الکمال اور تخلص برق ہے آپ اپنی کنیت اور تخلص سے ہی مشہور ہیں۔

سید ابو الکمال برق قطب الاقطاب حضرت سید چراغ محمد شاہ نوشاہی کے فرزند دوم تھے۔ آپ ۲ محرم الحرام ۱۳۴۳ھ بروز جمعۃ المبارک دار الفیض نوشاہیہ چک سواری شریف میرپور آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے۔

---

[۱] گلدستہ نوشاہیہ ص ۱۸۱ ۱۲ [۲] گلدستہ نوشاہی ص ۲۲۰ ۱۲

Marfat.com

آپ نے چھ سال کی عمر میں اپنے والد ماجد سے قرآن مجید ختم کیا اور مولوی غلام حسین کلیالوی سے کریما، پند نامہ اور پہلے پارہ کا ترجمہ پڑھا۔ اس کے بعد دار العلوم نقشبندیہ علی پور، مدرسہ محمدیہ چونڈہ، دار العلوم حنفیہ غوثیہ سیالکوٹ اور بعض دیگر مدارس میں عربی و فارسی کی کتابیں پڑھیں۔ علوم ظاہری کی تحصیل کے بعد آپ نے ۹، ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۵۸ھ کی درمیانی شب بوقت گیارہ بجے شب اپنے والد ماجد سے بیعت کی اور ان کے زیر سایہ سلوک قادریہ کے منازل طے کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آج کل ڈوگہ ضلع گجرات متصل دولتانگر مقیم ہیں۔

سید معروف حسین شاہ عارف نوشاہی

آپ کا اسم گرامی سید معروف حسین شاہ اور تخلص عارف ہے۔ قطب اقطاب حضرت سید چراغ محمد شاہ نوشاہی کے چوتھے فرزند ہیں۔ آپ ۲۰ جون ۱۹۳۶ء بروز ہفتہ چک سواری شریف میں پیدا ہوئے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے برادر بزرگ سید ابو الکمال برقؔ نوشاہی اور والد ماجد سے حاصل کی ۱۹۵۴ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔

میٹرک کے بعد آپ نے دینی علوم کی طرف توجہ دی چنانچہ فارسی کی کتابیں آپ نے مفتی اعجاز ولی خاں رضوی، حافظ محمد عظیم نوشاہی، سید عبد القادر ایم اے، مولوی محمد یوسف لاہوری، قاضی عبد الغفور اور مولانا مکی احمد خان سے پڑھیں۔ عربی، صرف، نحو، منطق، کلام، ادب، فلسفہ، اصول، فقہ، حدیث اور تفسیر کی کتابیں آپ نے علامہ عبد الحی مردانوی، مولانا اللہ بخش چشتی، مولانا عبد المتین سرحادی، حافظ محمد یوسف چشتی، مولوی نور محمد چشتی اور علامہ شاہ محمد عارف اللہ قادری سے پڑھیں۔

علوم دینیہ کی تحصیل کے بعد آپ نے سید ابو الکمال برقؔ نوشاہی کی بیعت ہو کر خرقہ خلافت حاصل کیا سید معروف حسین شاہ عارف نوشاہی علم و فضل اور زہد و ریاضت میں یکتائے روزگار ہونے کے علاوہ شاعر، مصنف اور بہترین مبلغ اسلام ہیں۔ آپ کے ہاتھ پر بہت سے یورپین غیر مسلم اسلام لا چکے ہیں۔

۱۹۶۳ء میں آپ نے بریڈ فورڈ انگلینڈ میں ایک تبلیغی ادارہ قائم کیا جس کا نام جمعیت تبلیغ الاسلام ہے اور دنیا بھر میں اہلسنت والجماعت کی واحد تبلیغی جماعت ہے۔ جو بین الاقوامی سطح پر تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہی ہے۔ آپ نے انگلستان میں کئی مسجدیں تعمیر کیں ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی کئی دینی درسگاہیں بھی وہاں قائم کیں ہیں۔ بریڈ فورڈ میں کئی لاکھ روپے خرچ کر کے آپ نے مسجد تبلیغ الاسلام تعمیر کی ہے آپ دوبارہ حج کی سعادت سے بھی مشرف ہو چکے ہیں۔ پچھلے سال آپ نے مکہ شریف میں "ایک عظیم الشان تبلیغی ادارہ" آل ورلڈ اسلامک مشن" قائم کیا ہے۔ برصغیر پاکستان اور انگلستان میں آپ کے ہزاروں عقیدت مند ہیں۔

Marfat.com

نوگزے بزرگ

پنجاب کے دیہات میں بالعموم اور گجرات کے دیہات میں بالخصوص بعض جگہ بہت لمبی لمبی قبروں کے نشانات ملتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ نوگزوں کی قبریں ہیں۔ ان نوگزوں کے مزارات سے عجیب وغریب روایات وابستہ ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ازمنہ قبل از تاریخ کے انسان ہیں۔ اور ان میں سے بعض پیغمبروں کی قبریں ہیں۔ جن کے اس زمانے میں قد نو نو گز لمبے تھے۔ موجودہ سائنسی اور تحقیقی دور میں لوگ اس عقیدہ کو تسلیم نہیں کرتے۔ آثار قدیمہ کے ماہرین کا کہنا ہے کہ اتنے لمبے قد کے لوگ کوئی اربوں سال پرانے ہو سکتے ہیں۔ ہزاروں سال سے وابستہ تاریخ میں آدم کی اولاد کے قد موجودہ دور سے قدرے لمبے ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا پیغمبروں کی قبروں اور نوگزے لمبے بزرگوں کی قبروں کا تصوّر غلط ہے۔

کچھ لوگ نوگزوں کی توجیہہ کرتے ہیں کہ یہ لفظ حقیقت میں نوغزاہ سے نکلا ہے۔ زمانہ قبل میں لڑائیاں ہوئیں۔ جو لوگ غزوہ میں یا لڑائی میں مارے گئے ایک ایک کر کے ان کو دفن کرنا آسان نہ تھا۔ لہٰذا ایک لمبی خندق کھودی۔ اس میں چار چار پانچ پانچ غازی دفن کر دیئے گئے۔ قبریں ضرورت سے قدرے لمبی ہو گئیں۔ پہلے نوغزوں کی قبروں کے نام سے یاد کی جاتی تھیں۔ جو بعد میں صوتی

Marfat.com

اعتبار سے بگڑ کر نوگزے بن گئے۔ اور ان سے یہ روایات وابستہ ہوگئیں۔ یہ توجیہ قدرے قرین قیاس ہے۔ اگر تاریخ کہیں ان علاقوں میں اسلامی لڑائیوں کی نشاندہی کردے۔ کیونکہ غزوہ اسلامی لڑائی کے لیے وضع ہوا۔ اور اس علاقہ میں قبروں کا عام رواج اسلام کی روایت ہے۔ ہندو لوگ اپنے مردے جلایا کرتے تھے۔ اور جلایا کرتے ہیں۔

بہرحال اس علاقہ میں جن نوگزوں یا نوغزوں کی قبروں کی نشاندہی ہوتی ہے۔ ان کی تھوڑی سی تفصیل اور جو روایات وابستہ ہیں۔ یہاں درج کی جاتی ہیں۔

۱۔ ضلع گجرات میں شمال مشرق کی جانب کڑیانوالہ کی طرف بھڑیلہ شریف ایک جگہ ہے۔ وہاں ایک قبر ستر گز لمبی ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں۔ یہ حضرت آدمؑ کے کسی بیٹے کی قبر ہے۔ بعض لوگ ان کو حضرت نوح کا کوئی بیٹا بتاتے ہیں۔ یہ متضاد آرا مشہور ہیں۔ بعض لوگ خود اس کو پیغمبر گردانتے ہیں۔ اور اس کا نام طہنوف علیہ السّلام بتاتے ہیں۔ قبر کے متعلق روائت ہے۔ کہ ہر سال اس کی پیمائش ہوتی ہے۔ کبھی یہ آدھ گز بڑھ جاتی ہے۔ اور کبھی آدھ گز کم ہو جاتی ہے۔ ہر سال عرس منایا جاتا ہے۔

۲۔ موضع شیخ چوکانی میں بھی ایسی ایک مزار موجود ہے۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ حضرت یوسف علیہ السّلام کے بیٹے کی قبر ہے۔ واللہ اعلم بالصّواب۔

۳۔ موضع جم وچوپالہ کے پاس ایک قبر حضرت طالوخ علیہ السّلام کی بتائی جاتی ہے۔ منشی نادر حسین نادر قریشی ساکن جم روحانی طور پر ان کے عقیدت مند تھے۔ ان کی تعریف میں متعدد نظمیں لکھیں۔ جن میں سے چند اشعار یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

Marfat.com

۴۔ موٹا متصل ٹانڈہ ضلع گجرات میں ایسی ہی ایک قبر ہے۔ صاحب قبر کا نام نقذب طوش بیان کیا گیا ہے۔

۵۔ نجان متصل منادر میں نوگزا مزار ہے۔ صاحب مزار کا نام سلطان فینیش ہے۔ یہ حضرت یوسف علیہ السّلام کی اولاد سے تھے۔

۶۔ موضع چھنمب میں فلسانوش کا مزار ہے۔ یہ بھی یوسف کی اولاد میں سے ہیں۔

۷۔ دیوا میں سلطان صلوادرش کا مزار ہے۔ جو حضرت داؤد علیہ السّلام کی اولاد میں سے ہیں۔

۸۔ ڈبالہ میں نوگزا مزار ہے۔ صاحب قبر کا نام ہرشبا ہے۔ اور موسیٰ علیہ السّلام کی اولاد سے ہیں۔

تفصیل سے حالات مناقب محمودی جلد اوّل صـ۱۹۳، صـ۱۹۴ و جلد سوم صـ۶۴۹ تا صـ۶۵۲ درج ہیں۔

مقامات محمود ۱۹۳

Marfat.com

کتابیات

اس مقالہ کی تدوین کے لئے مندرجہ ذیل کتابوں سے مدد لی گئی ہے۔
فہرست باعتبار حروفِ تہجی ہے۔

۱۔	اذکار نوشاہیہ	سیّد شریف احمد شرافت	مطبوعہ
۲۔	انشای حافظ نوراللہ	حافظ نور اللہ	قلمی
۳۔	اسرار الصدق	قاضی فضل حق وزیر آبادی	قلمی
۴۔	بیاض شیخ عبداللہ	شیخ عبداللہ ساکن چک عمر	قلمی
۵۔	بیاض مولوی سلام اللہ	مولوی اسلام اللہ ساکن چک عمر	قلمی
۶۔	بیاض علامہ محمدؐ عبدالکریم قریشی	علامہ محمدؐ عبدالکریم قریشی قلعداری	قلمی
۷۔	بیاض سیّد شریف احمد شرافت	سیّد شریف احمد شرافت	قلمی
۸۔	بیاض راقم احمد حسین احمد	احمد حسین احمد قریشی	قلمی
۹۔	بیاض نوشاہی	سیّد غلام مصطفیٰ نوشاہی	قلمی
۱۰۔	بیاض سیّد معصوم شاہ	سیّد معصوم شاہ سادہ چک	قلمی
۱۱۔	تذکرہ نوشاہیہ	حافظ محمد حیات نوشاہی	قلمی
۱۲۔	تذکرہ کاملان رام پور	احمد علی شوق	مطبوعہ
۱۳۔	تذکرہ بزرگان کھیپڑ انوالہ	نامعلوم	قلمی

Marfat.com

۱۴-	تذکرہ صدیقیاں	منشی نادر حسین نادر	قلمی
۱۵-	تاریخ خوارزمی	مولف نامعلوم	مطبوعہ
۱۶-	چہار باغ پنجاب	منشی گنیش داس قانونگوی گجراتی	مطبوعہ
۱۷-	چشمۂ ولایت حیات شاہ ولایت	محمد یونس کاظمی	مطبوعہ
۱۸-	حضرت شیخ الہ داد سری اور انکا خاندان	احمد حسین احمد	قلمی
۱۹-	خواجہ ثناء اللہ پیر خرابات	احمد حسین احمد	مطبوعہ
۲۰-	خزینۃ الاصفیا سہروردیہ	مفتی غلام سرور لاہوری	مطبوعہ
۲۱-	ذکر نوشاہی	سید شریف احمد شرافت	مطبوعہ
۲۲-	ذکر خیر	مولوی محبوب عالم سوہدری	مطبوعہ
۲۳-	رسالۃ الاعجاز	مرزا احمد بیگ لاہوری	قلمی
۲۴-	راہِ نجات	صاحبزادہ سید محمد یوسف	مطبوعہ
۲۵-	ریاض الفیضہ	سید فیض الحسن منگووالی	قلمی
۲۶-	سلک الجواہر	منشی نادر حسین نادر	قلمی
۲۷-	سلسلۃ الاولیاء	مولوی محمد صالح کنجاہی	قلمی
۲۸-	سکینۃ الاولیاء	شہزادہ دارا شکوہ	قلمی
۲۹-	سلیم التواریخ	مولوی اکبر علی	مطبوعہ
۳۰-	شریف التواریخ	سید شریف احمد شرافت	قلمی
۳۱-	تاریخ شاہانِ گوجرہ	مولوی عبدالمالک	مطبوعہ
۳۲-	شجرہ خاندان حضرت طاہر بندگی	بابر رفیقی	قلمی
۳۳-	شجرہ میاں جعفر کنجاہی	نامعلوم	قلمی

۴۴۔ فرحت الناظرین	قاضی محمد اسلم	مطبوعہ
۳۵۔ فیض الامین	محمد شفیق	قلمی
۳۶۔ کنز الرحمت	مولوی محمد اشرف منچری	قلمی
۳۷۔ کرامت نامہ حضرت شاہ دولہ	مشتاق رام	قلمی
۳۸۔ کرسی نامہ عرب	حکیم خدا بخش گجراتی	مطبوعہ
۳۹۔ کلیات نظام	مرتبہ کلب علی خاں فائق	مطبوعہ
۴۰۔ گلہائے عقیدت	مرتبہ صدیق ظفر	مطبوعہ
۴۱۔ لمعات چراغ	صاجزادہ ظفر علی عباسی	مطبوعہ
۴۲۔ مقالہ محمد صالح کنجاہی	احمد حسین احمد	مطبوعہ
۴۳۔ مقالہ خاندان نوشاہیہ	احمد حسین احمد	قلمی
۴۴۔ مقامات قطبیہ	قریشی محمد شیر	قلمی
۴۵۔ مقامات محمود	معشوق یار جنگ	مطبوعہ
۴۶۔ مکتوبات مطہرات	صاجزادہ ظفر علی عباسی	مطبوعہ
۴۷۔ مثنوی معارج		مطبوعہ
۴۸۔ وقائع معین الدین پور	لکھن شاہ	قلمی

تمت بالخیر

Marfat.com

Marfat.com

ابوالکلام آزاد کی تصانیف

مسئلہ خلافت
تحریکِ آزادی
شہادتِ حسینؓ
انتخابِ الہلال
حضرت یوسف علیہ السلام
اُمّ الکتاب
ولادتِ نبویؐ
آثارِ سیاست
مسلمان عورت
قرآن کا قانونِ عروج وزوال
طنزیاتِ آزاد
صدائے رفعت

تذکرہ
غبارِ خاطر
کاروانِ خیال
مکالماتِ ابوالکلام آزاد
مکاتیبِ ابوالکلام آزاد
قولِ فیصل
خطباتِ ابوالکلام آزاد
مضامینِ الہلال
اصحابِ کہف
البیرونی اور جغرافیۂ عالم
صبحِ اُمید
ابوالکلام آزاد (فکر و فن)

جواد برادر
۳۱۳۔ ذوالقرنین چیمبرز۔ گپنت روڈ
لاہور ۲

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com